# اِصلاحِ تلفّظ و اِملا



طالب الہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

# اصلاحِ تلفّظ و اِملا

# اُردُو

پروفیسر وسیم فاضلی

جذبات و خیالات کا اظہار ہے اردو ۔ گویا لبِ خاموش کی گفتار ہے اردو
یہ اہلِ وفا' اہلِ مُحبّت کی زباں ہے اک شانہ کشِ گیسوئے خمدار ہے اردو
ہر بات کے' ہر ذکر کے الفاظ الگ ہیں ہر طرح کے مضمون میں ہشیار ہے اردو
ہے بزم میں یہ ساز و دف و چنگ کی آواز تو رزم میں تلوار کی جھنکار ہے اردو
تقریر کا' تحریر کا ہر مرحلہ آسان ہر طرح کے اظہار کو تیار ہے اردو
آغوش ہے وا، اس کی ہر اک قوم کی خاطر اے دوستو! کافر ہے، نہ دیں دار ہے اردو
وہ مِیر ہوں' سودا ہوں کہ ہوں غالب و مومن ہر طرزِ سخن کے لیے تیار ہے اردو
جو جذبے، کسی اور زباں سے نہ بیاں ہوں ان کے لئے شایستہ اظہار ہے اردو
حرفوں میں ہے محبوب کے انفاس کی خوشبو لفظوں میں محبت کا چمن زار ہے اردو
ہے جذبۂ اربابِ محبت کی طرح نرم محبوب کی شیرینیِ گفتار ہے اردو
لفظوں کا خراج اس کو زباں نے دیا ہے ہے جس میں ہر اک پھول و گلزار ہے اردو
یوں اور زبانیں بھی فرو مایہ نہیں ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ شہکار ہے اردو

تعریف میں اردو کی وسیم اور کہوں کیا
اب بھی سبب گرمیِ بازار ہے اردو

# اِصلاحِ تلفُّظ و اِملا

## صحیح بولیے — صحیح لکھیے

طالب الہاشمی

القمر انٹرپرائزز
غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور

خوبصورت، معیاری کتابیں

القمر انٹرپرائزز

اہتمام: محمد سعود اللہ صدیقی





طبع : دوم

مطبع : عرفان افضل پرنٹرز، لاہور

سرورق : ساجد قریشی

تعداد : ایک ہزار

قیمت : -/120 روپے

# فہرست

عنوان | صفحہ

جناب پروفیسر ڈاکٹر تحسین فراقی، صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، لاہور

## اصلاح تَلَفُّظ و اِملا۔۔۔۔۔۔ چند تاثرات

عربی کے دو مشہور مقولے ہیں: ''اَلنَّاسُ بِاللِّبَاسِ'' اور ''جَمَالُ الْاِنْسَانِ فِي اللِّسَانِ'' یعنی انسانی وقار منجملہ اور باتوں کے اچھے اور شائستہ لباس سے وابستہ ہے اور انسان کا جمال اس کی زبان میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موزونیِ لباس و لسانِ اعلیٰ اور برتر تہذیب کے مظاہر ہیں اور اقوام و مِلَل کی شناخت اور پہچان ان سے وابستہ ہے۔

ہماری قومی زبان اردو اگرچہ ابھی تک ہمارے لسانی و گروہی تعصبات اور اربابِ بست و کشاد کی کوتاہ نظری کے باعث صحیح معنوں میں سرکاری زبان کے درجے پر فائز نہیں ہوسکی لیکن یہ بات محققانہ طور پر ثابت ہے کہ ہند ایرانی تہذیب کی مظہر یہ زبان اس وقت دنیا کی دوسری بڑی بولی جانے والی زبان ہے۔ ہر بڑی زبان کی طرح اس زبان میں بے شمار کُتُبِ حوالہ تیار ہوچکی ہیں اور اس کے علمی، تخلیقی اور تنقیدی و تحقیقی سرمایے کا بڑا حصہ بڑے اعتماد کے ساتھ عالمی ادب کے دوش بدوش رکھا جاسکتا ہے۔ ایسی زبان اس امر کی متقاضی ہے کہ اسے صحیح طور پر لکھا بولا جاسکے۔ اس باب میں بعض عمدہ کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ بعض کتب نصابی نوعیت کی ہیں اور بعض کا تخاطب قارئین کے مُتَنَوِّع اور وسیع حلقے سے ہے۔

جناب طالب الہاشمی اردو کے معروف، منجھے ہوئے ادیب ہیں۔ اردو کا وسیع حلقہ ان کی اسلامی موضوعات پر لکھی ہوئی تحریروں کا گرویدہ اور دل دادہ ہے۔ آخر ''تذکارِ صحابیات'' ''رحمتِ دارین کے سَو شیدائی'' ''خیر البشر کے چالیس جاں نثار'' اور ''یہ تیرے پُراَسرار بندے'' جیسی عمدہ اور مقبولِ عام کتابوں کے نام سے کون واقف نہیں؟ یہ سب اپنی جگہ مگر اس عمومی شہرت سے ہٹ کر ان کی شخصیت کا ایک پہلو اور بھی ہے جو بالعموم نگاہوں سے اوجھل ہے اور وہ ہے لِسانی امور سے ان کی غیر معمولی دلچسپی۔ ''اصلاحِ تلفظ و املا'' اِن کے اسی پہلو سے ہمیں متعارف کراتی ہے۔

یہ ہماری قومی بدقسمتی ہے کہ زندگی کے بعض اور شعبوں کی طرح ہم زبان

کے باب میں بھی بے پروا ہوتے جا رہے ہیں۔ بعض کوتاہ بینوں کا خیال ہے کہ لکھی ہوئی چیز اگر پڑھی جا سکے اور سنی ہوئی بات اگر سمجھ میں آ جائے تو بس پھر ٹھیک ہے۔ ان عزیزوں کو اندازہ نہیں کہ زبان کے باب میں اہلِ مشرق کتنے حسّاس رہے ہیں۔ اہلِ مغرب اور خصوصاً فرانسیسی اور اہلِ انگلستان بھی اپنی لسانی عصبیت سے ہرگز دستبردار ہونے کو تیار نہیں۔ ہمارے پڑوسی ملک ایران میں صحتِ زبان کے لیے قومی سطح کا ادارہ موجود ہے جو کسی بھی لسانی توڑ پھوڑ کا بروقت نوٹس لیتا رہتا ہے۔ اہلِ انگلستان نے انگریزی زبان کی ترویج و ارتقاء اس کے توازن و تحفّظ کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں وہ دنیا بھر کی قوموں کے لیے باعثِ رشک ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ ہم نے اردو زبان کو غریب کی جورو اور سب کی بھابی بنا رکھا ہے۔ آرتھر کوسلر نے ایک جگہ لکھا ہے کہ "Wars are fought for words" زبان کے لیے صحتِ الفاظ و املاء کی اہمیت وضرورت ہے، بالغ افراد و اقوام اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔

اسی ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے جناب طالب الہاشمی نے "اصلاحِ تلفظ و املا" کا ڈول ڈالا ہے۔ یہ کتاب اصلاحِ تلفّظ و املاء، اِملاء کی صریحاً غلط اور غلط العام صورتوں اور صحیح صورتوں، اردو کے بعض مُسَلّم تصرّفات، اِمالہ کے مباحث اور عربی مصادر کے اوزان پر اردو الفاظ جیسے نِکات و اُمور کا خوبی سے احاطہ کرتی ہے۔ اصلاحِ تلفظ و املا کے باب میں فاضل مصنف نے بعض لفظوں کی ایک ہی صورت کو صحیح قرار دیا ہے۔ میرے نزدیک ایسے الفاظ کا تلفظ اور املا مختلف فیہ ہے مثلاً زعم، یا گذارش وغیرہ۔ اس باب میں "غلط العام فصیح" کا مقولہ پیشِ نظر رہنا چاہیے۔

میرے خیال میں زَعْم اور زُعْم دونوں درست ہیں مثلاً گذارش کو ہمارے یہاں بالعموم ز کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ اہلِ ایران ذ کے ساتھ لکھتے ہیں۔ چند اور الفاظ میں بھی اسی طرح اختلاف کی گنجائش موجود ہے مگر مجموعی حیثیت سے یہ کتاب اردو ادب کے طلباء اساتذہ اور اہلِ دانش کے لیے یکساں مفید ہے۔ "زبانِ خامہ کی چند عام خامیاں" اس کتاب کا بہت اہم اور دلچسپ باب ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ کی طرح زبان کے مجتہد کے لیے بھی بعض شرائط ہیں اور زبان کے عام قاری کے لیے تقلید و اتباع ہی محفوظ ترین راستہ ہے۔ صحتِ زبان کے لیے طالب الہاشمی صاحب کی اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

بسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم

# سخن ہائے گفتنی

(مؤلِف)

راقم الحروف کو بَدْوِ شعور ہی سے لغت و زبان (اردو) سے شغف رہا ہے۔ اب تک سیرت و تاریخ کے موضوع پر (مختلف کتابوں کی صورت میں) اس کے قلم سے ہزارہا صفحات منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ اس کے باوجود اس کو نہ تو ماہرِ لسانیات ہونے کا دعویٰ ہے اور نہ اردو پر مکمل عبور رکھنے کا۔ اس نے اپنے آپ کو ہمیشہ اردو ادب اور تاریخ کا ایک ادنیٰ طالبِ علم اور خادم سمجھا ہے اور اسی حیثیت میں اس نے یہ کتاب (اصلاحِ تلفّظ و املا) مرتّب کی ہے۔ اس کی ترتیب و تدوین میں اس نے مستند لغات اور اصلاحِ تلفظ کے موضوع پر لکھی جانے والی بعض بلند پایہ اہلِ علم کی تالیفات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں وہ جناب پروفیسر آسی ضیائی، مولانا عبدالوکیل علوی اور جناب پروفیسر حفیظ الرحمٰن احسنؔ سے بعض الفاظ اور محاورات کے بارے میں مشورہ بھی کرتا رہا ہے۔

یہ کتاب مرتّب کرنے کا خیال راقم الحروف کے دل میں اس وقت پیدا ہوا جب اس نے جناب پروفیسر آسی ضیائی کے یہ ارشادات ان کی گرانقدر تالیف ''درست اردو'' کے آغاز میں پڑھے۔

> ''(گزشتہ چند سالوں میں) جہاں ہمارے ملک میں ہر معاشرتی قدر کو توڑ پھوڑ ڈالنے کا رجحان ایک ہمہ گیر سیلاب کی طرح پھیل چکا ہے اور مزید پھیلتا جا رہا ہے، وہاں غریب قومی زبان کس گنتی میں

ہے کہ اس کی بھی گت نہ بنائی جائے اور پھر اس پر فخر نہ محسوس کیا جائے، ساتھ ہی سہل انگاری اور عیش کوشی نے، جہاں بندۂ مزدور تک کو کام چور' مگر حق سے بڑھ کر طلب کرنے پر آمادہ و بے شرم بنا دیا ہے، وہاں اہلِ قلم بھی اس دوڑ میں پیچھے رہ جانا اپنی کسرِ شان سمجھنے لگے ہیں۔ انھیں اپنی ''اغلاط کی پوٹ'' نگارشاتِ نظم و نثر کو شاہ کار منوانے پر تو شدید اصرار ہے مگر اصلاح کے لیے مطالعے اور تحقیق کی محنت شاقّہ اٹھانا غالباً اپنی توہین جانتے ہیں۔ رہے ''پرانی وضع'' کے سنجیدہ ادیب' تو ان کے لیے اس طوفانِ غلط روی میں اپنی پگڑی بچانا ہی دشوار ہوگیا ہے اور روز بروز دشوارتر ہوتا جارہا ہے۔ لہٰذا ان کی اکثریت صبر کے گھونٹ پی کر

''گدائے گوشہ نشینی' تو حافظا' مخروش''

کی تصویر بنی بیٹھی ہے۔''

(درست اردو۔ صفحہ ۱۱)

جناب آسی ضیائی کی اس تحریر سے یہ نتیجہ اخذ کرنا تو صحیح نہ ہوگا کہ ہر بندۂ مزدور کام چور اور اپنے حق سے زیادہ طلب کرنے والا ہے یا ہر صاحبِ قلم (ادیب و شاعر) کی نگارشاتِ نظم و نثر ''اغلاط کی پوٹ'' ہوتی ہیں، لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اردو بولنے یا لکھنے والے پاکستانیوں کی (اگر اکثریت نہیں تو) بہت بڑی تعداد اپنی قومی زبان کی صحت کی طرف سے سخت غفلت برت رہی ہے۔ تلفظ اور املا کی غلطیاں، اہلِ قلم کیا اور دوسرے لوگ کیا (یعنی شعرا' علما' خطبا' طلبہ' معلمین' سیاست دان' ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے آرٹسٹ اور کمپیئر وغیرہ)، سب سے بے تحاشا سرزد ہورہی ہیں۔ اپنی قومی زبان کی صحت کے بارے میں ایک آزاد اور زندہ قوم کی ایسی غفلت شعاری بے حد افسوسناک ہے۔ اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ تقسیم ہند کے بعد، پاکستان میں، اردو زبان و ادب پر چند سال بحرانی کیفیت طاری رہی لیکن جونہی یہ کیفیت ختم ہوئی' اردو زبان و ادب کو غیر معمولی ارتقا نصیب ہوا۔ اس ارتقا کا ذکر چند سال پہلے ادیبِ شہیر ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب (ستارۂ امتیاز)

نے اپنے علمی و ادبی مجلّہ ''نگار پاکستان'' میں یوں کیا تھا:

''اردو پاکستان کی قومی زبان بھی ہے اور سرکاری زبان بھی' لیکن صرف کاغذ پر، عملاً اسے بحیثیت قومی زبان یا سرکاری زبان ابھی تک اپنایا نہیں گیا، لیکن اس کی ترقی کی رفتار میں کمی نہیں آئی۔ کسی خارجی مدد کے بغیر ہر قدم آگے بڑھائے چلی جارہی ہے اور دنیا کی بڑی زبانوں میں شامل ہوگئی ہے، ایسا کیوں ہے؟ جواب یہ ہے کہ اردو اپنے اندر ایسی کشش اور ایسی جاذبیت رکھتی ہے جو دوسرے کو اپنی طرف کھینچے اور اسے اپنا لینے پر مجبور کرتی ہے۔''

(نگار پاکستان۔ اکتوبر ۹۸ء۔ صفحہ ۴)

اس ارتقا کا اندازہ اردو اخبارات و رسائل اور مختلف موضوعات پر شائع ہونے والی لاتعداد کتابوں سے کیا جاسکتا ہے (مختصر ضخامت کی اس کتاب میں ارتقا کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں) اب رہی صحتِ تلفظ و املا کے معاملے میں غفلت شعاری' تو اس کا سلسلہ گزشتہ نصف صدی سے تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اگست ۵۲ء میں ماہنامہ ''فاران'' کراچی میں نامور ادیب اور شاعر علامہ اسد ملتانی مرحوم کا ایک معرکہ آرا مقالہ ''تلفظ کی غلطیاں'' کے عنوان سے شائع ہوا تھا (یہ مقالہ اس کتاب میں شامل کردیا گیا ہے) اس چشم کشا مقالے میں صحتِ تلفظ کے بارے میں جس تغافل اور غلط روی کی نشان دہی کی گئی ہے' گزشتہ پچاس سالوں میں، اس میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہوگیا ہے۔

اس افسوسناک صورتِ حال میں جو اسباب و عوامل کارفرما ہیں' ان میں سے بیشتر تو علامہ اسد ملتانی نے اپنے مقالے میں تفصیل سے بیان کردیے ہیں، مگر زبان میں بگاڑ کا سب سے بڑا سبب جو اس مقالے میں بیان نہیں کیا جاسکا' وہ پاکستان ٹیلی ویژن کا طرزِ عمل ہے--- اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن اس مقالے کی اشاعت کے کوئی تیرہ سال بعد اس ملک میں آیا۔ ٹیلی ویژن کو تو قومی زبان کے معاملے میں قوم کا مُعلّم ہونا چاہیے تھا لیکن افسوس کہ کچھ تو اس وقیع ادارے کے اربابِ حل و عقد کی لاپروائی اور کچھ ٹیلی ویژن پروگراموں میں حصہ لینے والے

''معززین'' کی غیر ذمّہ داری کہ وہ اپنی قومی زبان کا حلیہ جان بوجھ کر بگاڑ رہے ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن دیکھنے والے کروڑوں افراد میں اردو زبان سے گہرا لگاؤ یا دلی محبت رکھنے والے بے شمار لوگ شامل ہیں، وہ جب دیکھتے ہیں کہ ٹیلی ویژن پر صحتِ تلفّظ کا مطلق کوئی خیال نہیں رکھا جاتا اور ہر روز بیسیوں الفاظ کا تلفّظ غلط کیا جاتا ہے (بلکہ بعض ڈراموں میں زبان کو دانستہ بگاڑا جاتا ہے) تو ان کو بے حد کوفت ہوتی ہے۔ یہ کوفت شدید سے شدید تر ہو جاتی ہے، جب ان تلفّظ کی غلطیاں کرنے والوں میں ڈراما آرٹسٹوں' کمپیئروں اور نیوز کاسٹرون کے ساتھ بڑے بڑے دانشور علما' خطبا' شعرا' ڈاکٹر (پی ایچ ڈی) معلّمین اور سرکاری افسر بھی نظر آتے ہیں۔ ایسے مظلوم الفاظ، جن کا تلفّظ غلط کرنا روز کا معمول بن چکا ہے' بے شمار ہیں (ان کی تفصیل آپ اگلے صفحات میں دیکھیں گے) یہاں ان کی صرف سو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

| صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ |
|---|---|---|---|---|---|
| مُثبَت | مَثبُت | اَضلاع | اِضلاع | تجرِبہ | تجرُبہ |
| مُعتَدبِہ (بِ ہ) | مُعتَدَبہ | اُسوہ | اَسوَہ | حَسَنہ | حُسنہ |
| وِفاق | وَفاق | اِبلاغ | اَبلاغ | مُتوجِّہ | مُتوَجَّہ |
| اِدارہ | اَدارہ | تفرِقہ | تفرَقہ | بَاہَر | بَاہِر |
| مُحترَم | مُحتَرِم | عُنصُر | عَنصَر | مُجدِّد | مُجدَّد |
| مُحترَمہ | مُحتَرِمہ | حَجم | حُجم | زَعم | زُعم |
| شِکَست | شَکِست | دِفاع | دَفاع | مُلک | مَلک |
| واضِح | واضَح | مُتّحِد | مُتّحَد | اِفطار | اَفطار |
| مُطلَق | مُطلِق | تَوام | تُوام | شائع | شایَعا |
| خودکُشی | خودکَشی | جِدوجہد | جَدوجہد | قِراءت | قِرأت |
| بیخ کُنی | بیخ کَنی | مُتفِقہ | مُتفَقہ | مُعتَمَد | مُعتَمِد |
| مُطالَعہ | مُطالِعہ | اِتفاق | اِتفّاق | اِزدِواج | اَزدَواج |
| مُنتخَب | مُنتخِب | اِنتخاب | اَنتخاب | مُشاہَدہ | مُشاہِدہ |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مُباحثہ | مُباحِثہ | مُعاوَضہ | مُعاوِضہ | مُعالَجہ | مُعالِجہ |
| مُخالفت | مُخالِفت | مُحاسَبہ | مُحاسِبہ | مَوقِف | مُوقف/مُوَقّف |
| مُمانعت | مُمانِعت | مُداخلت | مُداخِلت | مَنفعت | مُنفعت |
| اِستِصواب | اِستَصواب | مُتواتر | مُتَواتِر | مُتوازی | مُتوازِی |
| اُصُول | اَصُول | رُسُوم | رَسُوم | زَوال | زِوال |
| نِظام | نَظام | مِزاج | مَزاج | مُطیع | مَطیع |
| تَشَیُّع | تَشِیُّع | اِستِفادہ | اِستَفادہ | رُؤسا | رَؤسا |
| عُلَما | عَلَما | وُکَلا | وَکَلا | غُربا | غَربا |
| اُدَبا | اَدَبا | جُہَلا | جِہلا | رُفقا | رَفقا |
| فُصَحا | فَصَحا | شُہَدا | شَہدا | حُکَما | حَکما |
| وَقت | وِقت | زَک | زِک | عَرَبی | عَرْبی |
| مُتاثّر | مُتاثِر | مُتعجّب | مُتعجِب | مَذمّت | مُذمّت |
| مُسکِت | مُسکَت | مُشتعِل | مُشتعَل | مُعاہَدہ | مُعاہِدہ |
| مَشقّت | مُشقّت | مَصلحت | مُصلحت | مُصالحت | مَصالحت |
| مُنقطِع | مُنقطَع | نِزاع | نَزاع | وَقار | وِقار |
| مُختصر | مُختصِر | مَنطِق | مُنطق | مُنشیات | مَنشیات |
| واپَس | واپِس | وابَستہ | وابِستہ | وُقعت | وَقعت |
| وَساطت | وِساطت | واقِع | واقَع | نِکات | نُکات |
| نَشاۃِ ثانیہ | نَشاۃِ ثانیہ | رُویّہ | رَوِیّہ | اِفشا | اَفشا |
| اِفاقہ | اَفاقہ | اِغوا | اَغوا | اِخلاق | اَخلاق |
| بے نیل مرام | بے نیل و مرام | غَلَط | غَلْط | غَلَطی | غَلْطی |

ٹیلی ویژن پر بعض صحابۂ کرام، صحابیات، تاریخی شخصیات اور مقامات کے اسما اور دینی اصطلاحات کے تلفظ میں بھی فاحش غلطیاں کی جاتی ہیں۔ جب اونچے درجے کے تعلیم یافتہ (پی ایچ ڈی) صاحبان کروڑوں لوگوں کے سامنے قُصَیّ، لُؤَیّ، اُمّ سُلَیم عبداللہ بن جحش، ثُوَیبہ، شُرَحبِیل، عَمرو، بنو نَضِیر، شِعبِ ابی طالب، ذُوالحُلَیفہ اور اُسوۂ حَسَنہ

(مشتے نمونہ از خروارے) کا تلفظ قُصَیٌ، لوئی، اُمِ سُلیم، عبداللہ بن جحش، ثوبیہ، شرجیل، عُمرو، بنو نُضَیر، شَعبِ ابی طالب، ذُوالحَلیفہ، اُسوہَ حَسنہ کریں تو اہلِ علم ناظرین و سامعین کو جس قدر کوفت ہوتی ہے، ٹیلی ویژن کے اربابِ حل و عقد شاید اس کا اندازہ کرنے سے قاصر ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی نشریات میں بھی تلفظ کی صحت کا کَمَاحَقّہٗ، خیال نہیں رکھا جاتا اور آئے دن مضحکہ خیز غلط الفاظ سننے میں آتے ہیں۔

اب رہے اردو کے اخبارات و رسائل ...... تو سچی بات یہ ہے کہ جہاں وہ زبان کی قابلِ قدر خدمت کر رہے ہیں، وہاں (ان میں سے بعض) تلفظ اور املا کی صحت کی طرف سے بے اعتنائی برت رہے ہیں۔ ہمارے بعض صحافی بھائیوں (یا اہلِ قلم) کے قلم سے عجیب و غریب قسم کی غلطیاں سرزد ہو رہی ہیں (حیرت ہے کہ ان صحافیوں میں بعض کہنہ مشق بزرگ بھی شامل ہیں) ان کی تحریروں میں غیظ و غضب کی جگہ غیض و غضب، مَوقِف کی جگہ مُوَقَّف، تلاطم کی جگہ طلاطم، چیخ پکار کی جگہ چیخ و پکار، خورونوش کی جگہ خوردونوش، گرم مسالا کی جگہ گرم مصالح، چاق چوبند کی جگہ چاق و چوبند، بے نَیلِ مرام کی جگہ بے نیل و مرام، بچکانہ کی جگہ بچگانہ، علانیہ کی جگہ اعلانیہ، زخار کی جگہ ذخار، سان گمان کی جگہ سان و گمان، پروا کی جگہ پرواہ، وتیرہ کی جگہ وطیرہ، سوچ بچار کی جگہ سوچ و بچار، کارروائی کی جگہ کاروائی، مکتبِ فکر کی جگہ مکتبۂ فکر، تربیت کی جگہ تربیّت، برخاست کی جگہ برخواست، معرکہ آرا کی جگہ معرکتہ الآرا، گزارش کی جگہ گذارش (وعلیٰ ہذالقیاس) دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ........... اور جب مختلف محاوروں اور ترکیبوں کے غلط استعمال پر نظر پڑتی ہے تو حیرت میں اضافہ ہو جاتا ہے ..........

مثلاً برا ماننا کی جگہ برا منانا، ہامی بھرنا کی جگہ حامی بھرنا، استفادہ کرنا کی جگہ استفادہ حاصل کرنا، سمجھ میں نہ آنا کی جگہ سمجھ نہیں آتی، ایصالِ ثواب کیا گیا کی جگہ ایصالِ ثواب پہنچایا گیا، آرام ہو جائے گا کی جگہ آرام آ جائے گا، درد ہو رہا ہے کہ جگہ درد ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی اغلاط صرف خبروں وغیرہ ہی میں نہیں بلکہ اداریوں اور شذرات میں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔ اس سلسلے میں اخبارات و رسائل کے مدیران سے مؤدّبانہ گزارش ہی کی جا سکتی ہے کہ وہ ایسی احتیاطی تدبیر فرمائیں

جن میں زبان کی غلطیوں سے (حتی الوسع) بچا جا سکے۔

یہ کتاب (کسی بھی حیثیت میں) اردو بولنے، اردو پڑھنے اور اردو لکھنے والے تمام طبقات (اُدَبا، شُعَرا، خُطَبَا، معلّمین، متعلّمین، مقرّرین، مصنّفین، مُولّفین، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے آرٹسٹوں، نیوز کاسٹروں اور دوسرے محبّانِ اردو) کی خدمت میں اس غرض سے پیش کی جارہی ہے کہ وہ اپنی تحریروں، تقریروں، خطبوں اور گفتگو کو (جہاں تک ہو سکے) اغلاط سے محفوظ رکھ سکیں۔ اس میں جناب اَسد ملتانی مرحوم کے (مذکورہ بالا) مضمون کے علاوہ جناب حامد علی خان مرحوم کا ایک مفید مضون ''املا کی غلطیاں'' بھی شامل کردیا گیا ہے (یہ مضمون آج سے تقریباً باون سال پہلے ماہنامہ ''مخزن'' لاہور میں شائع ہوا تھا)۔ کتاب میں ایسے سینکڑوں الفاظ کی نشان دہی کی گئی ہے جن کا تلفّظ یا املا غلط کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک باب میں تقریباً ڈیڑھ سَو ایسے محاوروں اور ترکیبوں یا مفرد الفاظ کی مثالیں بھی دی گئی ہیں، جن کا غلط استعمال بالعموم کیا جارہا ہے۔ اردو زبان میں عربی کے بے شمار (دوسری سب زبانوں سے زیادہ) الفاظ مستعمل ہیں۔ ان الفاظ میں بہت سے مصدر ہیں جو کبھی حاصل مصدر اور کبھی مصدر کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ عربی میں مختلف افعال کے مصادر کثیرالتعداد وزن رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں ان میں سے ۵۶ اوزان کے ذیل میں الفاظ کی ایک معقول تعداد درج کردی گئی ہے، تاکہ ان کا صحیح تلفظ کیا جا سکے۔ یہاں یہ عرض کرنا بے محل نہ ہوگا کہ صحتِ تلفّظ کے لیے الفاظ کے اِعراب (حرکات و سکنات) اور ان کے معانی ومحلِ استعمال کو مدِنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ مماثل الفاظ میں زبر، زیر اور پیش کے فرق سے، معنی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی لفظ کے اِعراب یا تلفّظ کے بارے میں شک ہو تو اسے منہ سے نکالنے سے پہلے کسی مستند لُغت کی طرف رُجُوع کرنے سے ہرگز ہچکچانا نہیں چاہیے۔ (زیرِ نظر کتاب کو گرامر یا لُغت کی کتاب نہ سمجھا جائے)۔

سہو و خطا سے کوئی شخص مبرّا نہیں۔ اگر کسی معزز قاری کو اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو ان سے بصد ادب التماس ہے کہ وہ ازراہِ کرم مؤلّف کو اس غلطی سے آگاہ فرمائیں (تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے دور کیا جا سکے)۔ یہ مؤلّف پر ان کا

احسان ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ اس کتاب کے بعض مندرجات سے کسی قاری کو اختلاف ہو، اگر وہ اپنا نقطہء نگاہ قوی دلائل کے ساتھ پیش کریں تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

وباللہ التوفیق

خاکسار طالب الہاشمی

۲۶ اپریل ۲۰۰۱ء



## ضروری وضاحت

لفظ ''املا'' کی تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے۔ فصحائے اردو میں سے بعض نے اسے مذکر استعمال کیا ہے اور بعض نے مونث۔ مشہور شاعر حضرت تسلیم نے اس شعر میں املا کو مذکر باندھا ہے

عالم وحشت میں جب لکھا کوئی خطِ فراق
ربط بگڑا میری انشا کا غلط املا ہوا

اس کے برعکس جناب رشک نے اس شعر میں ''املا'' کو مونث باندھا ہے۔

نامہ جاناں ہے یا لکھا مری تقدیر کا
خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے

اس کتاب میں ''املا'' کا استعمال مذکر اور مونث دونوں صورتوں میں ہوا ہے۔ بعض ماہرِ لسانیات کے نزدیک ''املا'' کی تذکیر کو ترجیح حاصل ہے مگر پنجاب کے بیشتر اہل قلم اسے مونث ہی بولتے اور لکھتے ہیں۔

# تَلَفُّظ کی غلطیاں

(اسد ملتانی مرحوم)

کسی زبان بولنے میں سب سے ضروری بات یہی ہوتی ہے کہ ہر لفظ کو صحیح صحیح ادا کیا جائے۔ مطلب تو ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بھی پورا ہو جاتا ہے لیکن صحیح تلفّظ کے بغیر زبان، زبان نہیں رہتی۔ عام گفتگو، تقریر، نظم خوانی، داستان گوئی، ریڈیائی نشر، غرضکہ ہر قسم کے بیان میں صحتِ تلفّظ سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ مضمون اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو، غلط تلفّظ اس کا لطف زائل کر دیتا ہے۔ کیسی ہی دلچسپ تقریر ہو رہی ہو، مُقَرِّر کی زبان سے کوئی غلط تلفّظ اہلِ ذوق کو اس طرح ناگوار گزرتا ہے جس طرح کباب کھاتے وقت دانتوں میں ہڈی کا ٹکڑا آ جائے۔ ایسی غلطی میں اکثر مُقَرِّر کی علمی قابلیت کے متعلق شبہ ہو جاتا ہے، خطابت اور زورِ بیان کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے اور بعض اوقات تو مضمون کی افادیت بھی غیر محسوس طور پر مجروح ہو جاتی ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ انگریزی زبان میں ہم لوگ صحتِ تلفّظ کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ اوّل تو ڈکشنریوں میں صحیح تلفّظ عموماً درج ہوتا ہے، پھر کالجوں میں پروفیسر اس کے لیے خاص اہتمام کرتے ہیں، بعدازاں انگریزوں کے ساتھ بول چال میں صحیح تلفّظ کا نمونہ ملتا رہتا ہے، نیز ریڈیو بالخصوص بی بی سی لندن سے معیاری تلفّظ سن کر تلفّظ درست کیا جاسکتا ہے۔ اس کے برعکس اردو زبان میں نہ تو صحتِ تلفّظ کے تعلیمی ذرائع موجود ہیں اور نہ اس کی طرف کوئی خاص توجہ کی جاتی ہے۔ جس کا جس طرح جی چاہے، بولتا ہے اور بالعموم کوئی کسی معیار کی پروا نہیں کرتا۔

اردو زبان، پاکستان کی قومی زبان ہے لیکن مشکل یہ آن پڑی کہ کسی علاقہ میں یہ زبان بولی نہیں جاتی، نیز ہندوستان سے جو اردو بولنے والے ادھر آئے ہیں وہ ہیں بھی مختلف علاقوں کے، اور آباد بھی متفرق مقامات پر ہوئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب کسی ایک جگہ کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں کی زبان معیاری ہے۔ خود

ہندوستان میں بھی، جہاں اردو بولی جاتی ہے، وہاں کچھ تو مختلف زبانوں کے خلط ملط ہو جانے سے اور کچھ ہندی زبان کے مصنوعی فروغ کی کوشش کے باعث، معیاری زبان میں بہت کچھ فرق آ گیا ہے۔ ان حالات میں اہلِ پاکستان کے لیے اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ وہ اپنی قومی زبان کے معیاری تلفّظ کے حفظ و بقا کے لئے خاص اہتمام کریں اور صحّتِ تلفّظ کا خاص خیال رکھیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحت کا معیار کیا ہے؟ عام طور پر یہی سمجھ لیا جاتا ہے کہ اہلِ زبان جس طرح بولتے ہیں، وہی تلفّظ صحیح ہے۔ یہ اصول زیادہ تر زبان کے عام مشترک اور بنیادی الفاظ کے متعلق تو درست ہے لیکن جامع اور ہمہ گیر نہیں ہے، کیونکہ اس اصول کے بیان میں یہ بات نظر انداز کردی جاتی ہے کہ خود اہلِ زبان میں بھی مختلف علاقوں' شہروں' پھر شہر و دیہات اور پھر ایک ہی شہر میں مختلف طبقات کے تلفّظ میں فرق ہوتا ہے، مثلاً پڑھے لکھے لوگوں کا تلفّظ اور ہوتا ہے اور اَن پڑھ عوام کا اور' اہلِ علم کا اور اہلِ بازار کا اور۔ درحقیقت ہر طبقے کا ذخیرۂ الفاظ بھی مختلف اور کم و بیش ہوتا ہے۔ جتنا علم کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے، اتنا ذخیرۂ الفاظ بڑھتا جاتا ہے، اس لئے ایک عالم کی گفتگو اور تقریر میں جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں، ایک عامی کے ہاں اتنے الفاظ ہوتے ہی نہیں' لامحالہ ایسے زائد الفاظ کے تلفّظ کی سند عوام سے ملنا ناممکن ہے۔

غرضکہ عام تلفظ کی سند، زبان کے صرف مرّوج اور روزمرّہ کے مشترک الفاظ کے متعلق مل سکتی ہے۔ ان میں اگر دہلی اور لکھنؤ کے یا دیگر مقامی اختلافات بھی ہوں تو کچھ حرج نہیں۔ سب کو مستند سمجھا جائے گا، مثلاً ٹھیرنا کہیے یا ٹھہرنا' پہنا بولیے یا پہنانا' پتھر کو پتھر پڑھیے یا پھتر دونوں درست رہیں گے، لیکن علمی و ادبی الفاظ میں عوام کی سند کافی نہ رہے گی، اس کے لیے اہلِ علم و اہلِ تحقیق کی طرف رجوع اور صحتِ تلفّظ کا کوئی نہ کوئی علمی معیار مقرر کرنا ضروری ہوگا۔

اس سلسلے میں ''**غَلَطُ الْعَامِ صَحِیحٌ**'' کا مشہورِ عام اصول بھی قدرے وضاحت چاہتا ہے۔ غلط العام سے مراد وہ غلط تلفظ ہے جو عام اور خاص' جاہل اور عالم سب میں عام ہوجائے۔ مثلاً نَشتَر جو نیشتر کا مخفف ہے صحیح طور پر نِشتَر ہونا چاہیے

لیکن اہلِ زبان میں نَشتَرَ اس قدر عام ہو چکا ہے کہ اب اس کو صحیح سمجھنا چاہیے۔ (اگرچہ سردار عبدالرب نِشتر اپنے تخلص کا اب بھی صحیح فارسی تلفّظ میں استعمال کرتے ہیں)۔ اسی طرح لفظ شکوۓ درست سہی لیکن شِکوہ کو اس قدر قبولِ خاص و عام حاصل ہو چکا ہے کہ اب اس کی جگہ صحیح لفظ شکوے کا استعمال تکلّفِ بیجا کے سوا کچھ نہیں۔ یہ ہیں غلطُ العَامُ صَحِیحٌ کی مثالیں، لیکن وَقت کو وَقّت، صِرف کو صَرف، ہَوَس کو ہوس، نِشَست کو نَشِست، شِکَسْت کو شکَسُت پڑھنا غلط العام نہیں بلکہ غلط العوام ہے، اس لیے یہ غلط تلّفظ کبھی صحیح نہ سمجھا جائے گا، خواہ اہلِ زبان کی اکثریت کی سند ہی اسے کیوں نہ حاصل ہو۔ اہلِ علم کے مقابلہ میں عوام ہمیشہ اکثریت ہی میں ہوا کرتے ہیں لیکن عوام کی ایسی غلطیاں غلط العام کے تحت آ کر صحت کا جامہ نہیں پہن سکتیں۔ غلط العوام کی چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

| صحیح | غلط العوام | صحیح | غلط العوام |
|---|---|---|---|
| مَدْرَسہ | مَدَرَسہ | تَجْرِبہ | تَجُرْبہ |
| دَستخَط | دَسخَط | وَزْن | وَزَن |
| درخواست | درخاس | برخواست | برخاس |

بہر حال! عوام غَلطی کو غَلَطی کہتے ہیں تو یہ غَلَطی ہے

ان چند مثالوں سے یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ روزمرہ سے قطع نظر علمی الفاظ میں اہلِ زبان کا تلفّظ سند کے لیے کافی نہیں۔ ان کے لیے علمی تحقیق کی ضرورت ہمیشہ باقی رہے گی کہ یہ علمی تحقیق صرف غیر زبانوں کے الفاظ نہیں بلکہ خود اردو کے اپنے الفاظ کے لیے بھی ضروری ہے مثلاً اردو کے عام لفظ بہتات کو لیجیے کوئی اسے بَہُت سے مشتق سمجھ کر بَہُتات کہتا ہے اور کوئی اسے بہنا سے نکلا ہوا جان کر بَہتات کہتا ہے۔ جس طرح برسنا سے برسات۔ اب تحقیق ہی سے اس کا صحیح تلفّظ متعین کیا جا سکے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ میدان بہت وسیع ہے لیکن اس مضمون، میں میں چند اشاروں پر اکتفا کرتا ہوں جن سے اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ عام طور پر تلفّظ کی غلطیاں کن کن ذرائع سے زبان میں راہ پاتی ہیں۔

غلطی کا سب سے پہلا باعث تو بعض مقامی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ مثلاً آپ نے ہوا

حلق و زبان کی ساخت وغیرہ کے مجموعی اثر سے بعض حروف صحیح طور پر ادا ہی نہیں ہوسکتے، مثلاً پنجاب میں ق کو ک ہی پڑھا جاتا ہے اور پورب میں ش کو س۔ اہلِ پنجاب اقبال کو ''اکبال'' اور قلم کو ''کلم'' کہنے پر مجبور ہیں اور پورب والے منشی کو منسی اور روشن کو روسن کہنے پر۔ یہی سبب ہے کہ شین قاف درست ہونا تلفظ کے صحیح ہونے کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ انگریز کی زبان میں ت یا ط کا حرف نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ تم کو ٹم اور طوطا کو ٹوٹا کہنے پر مجبور ہیں۔ اہلِ ایران کے ہاں ٹ ڈ اور بائے مخلوط کی آواز ندارد ہے، چنانچہ ایران کے ایک بڑے شاعر کو اردو میں کہنا پڑا

از زلفِ سیاہ تو بدل دُوم پری ہے
درخانہٴ آئینہ گتا جُوم پری ہے

یعنی یہ دل دھوم پڑی ہے اور گھٹا جھوم پڑی ہے۔ عربی میں بھی ان حروف کے علاوہ پ، چ اور گ کی آوازیں موجود نہیں، اس لئے انھیں پاکستان کو باکستان، کراچی کو کراشی اور افرنگ کو افرنج کہنا پڑتا ہے۔ (اہلِ مصر میں البتہ گ کی آواز پائی جاتی ہے چنانچہ وہ قُل کو گُل اور قم کو گُم کہنے لگے ہیں)

لہٰذا جب کوئی انگریز، ایرانی، عربی، افغان، پنجابی یا بنگالی اردو زبان میں بات کرے گا، وہ متعدد حروف کے غلط تلفظ پر مجبور ہوگا۔ اس سلسلہ میں یہ عجیب بات شاید کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ ملتانی اور سندھی زبان میں آوازوں کی اتنی کثرت ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والے دنیا بھر کے الفاظ کا صحیح تلفظ کرسکتے ہیں، لیکن دنیا کے کسی اور مقام کے لوگ ملتانی اور سندھی کے تمام حروف و الفاظ صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتے۔ سجاد سرور نیازی صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ وہ لندن میں ڈاکٹر جیمز ماہر السنہ عالم کے لکچر میں شریک تھے۔ دورانِ تقریر میں مختلف ملکوں کے حروف کی بحث کرتے ہوئے انھوں نے افریقہ کے کسی قبیلے کی ایک آواز نقل کی اور کہا کہ آپ میں سے کوئی اس آواز کو نہ دہرا سکے گا۔ نیازی صاحب نے اٹھ کر نقل اتار دی تو ڈاکٹر جیمز بے ساختہ بول اٹھے کہ کیا آپ ملتان کے رہنے والے ہیں؟ نیازی صاحب نے اعتراف کیا تو ڈاکٹر صاحب بولے کہ میں جانتا ہوں کہ صرف ملتانی زبان ایسی ہے جس میں تمام دنیا کے حروف اور آوازیں موجود ہیں۔

خیر یہ ایک جملہ معترضہ درمیان میں آ گیا۔ کہنا یہ تھا کہ بعض لوگ فطرتاً خاص حروف کے ادا کرنے سے معذور ہوتے ہیں۔ غیر ملکی لوگوں کے علاوہ خود اہلِ زبان کے بعض طبقے بھی کچھ حروف ادا نہیں کر سکتے، مثلاً بہت سے ہندو خ کو کھ' ز کو ج اور غ کو گ سے بدل کر بولتے ہیں۔ لہٰذا وہ خواجہ کو کھاجہ' بزاز کو بجاج اور غریب نواز کو گریب نواج بولنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ان کے علاوہ بہت سے پڑھے لکھے اہلِ زبان، غالباً عادتاً، بعض غیر زبانوں کے الفاظ کا صحیح تلفظ نہیں کر سکتے۔ پنجاب میں تو قادِر کو قادَر اور نادِر کو نادَر کہنا عام ہے لیکن میں نے دہلی کے اچھے اچھے اہلِ علم حضرات کو مانِع کو مانَع' شافِع محشر کو شافَع محشر' تابِع فرمان کو تابَع فرمان پڑھتے سنا ہے۔ کسی دہلی والے سے غالبؔ کا یہ مصرع پڑھنے کو کہیے۔ ع

مانِع دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں

وہ بے تکلّف "مانَع دشت نوردی" کہے گا۔ مانِع نہ کہے گا، اسی طرح شمْع کا صحیح تلفظ اہلِ زبان میں کم پایا جاتا ہے۔ عوام تو شَمَع کہتے ہی ہیں، خواص بھی "شمِع محفل" کو کچھ "شمَع محفل" کے انداز پر کہہ جاتے ہیں۔ میں نے مشاعروں میں اچھے اچھے شاعروں کی زبان سے یہ غلط تلفظ سنے ہیں۔

یہاں پہنچ کر وہ اہم مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر زبان کے الفاظ جب اردو میں داخل ہو جائیں تو ان کا اصلی تلفظ قائم رہنا چاہیے یا اہلِ زبان کو اس کا تلفظ بدل لینے کا حق حاصل ہے۔ اس سوال پر بڑی بڑی بحثیں ہو چکی ہیں' کچھ لوگ پہلے اصول کے حق میں ہیں اور کچھ دوسرے طریق کی تائید میں۔ اہلِ ادب کو وہ واقعہ یاد ہوگا کہ جب ایک مشاعرے میں خواجہ آتشؔ لکھنوی نے یہ مطلع پڑھا:

دخترِ رز مری مونس ہے مری ہَمدَم ہے
میں جہانگیر ہوں، وہ نور جہاں بیگَم ہے

تو اعتراض ہوا کہ لفظ بیگُم ہے نہ کہ بیگَم اور اس لیے ہمدم کا قافیہ نہیں بن سکتا۔ خواجہ آتشؔ نے جواب دیا کہ جب ترکستان جائیں گے تو بیگُم کہہ لیں گے، یہاں سب بیگَم ہی بولتے ہیں۔

اس کے برعکس عربی کے لفظ صُبح کو عام طور پر صُبَح یا صُبْح، فتح کو فَتَح یا فتح اور قُطب کو قُطُب یا قُطَب بولا جاتا ہے لیکن اہلِ ادب کبھی اس عام تلفظ کو درست قرار نہیں دیتے اور نظم میں ہمیشہ عربی زبان ہی کا تلفظ برقرار رکھتے ہیں۔

جہاں تک میں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے، دونوں طرف کے دلائل کو جانچنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ غیر زبانوں کے جو الفاظ اردو میں اس طرح گھُل مل گئے ہیں کہ ان کا تلفظ بالاتفاق بدل چکا ہے، ان کا اصلی تلفظ بحال کرنے کی کوشش بے جا زبردستی ہے۔ ذیل کے الفاظ اس کی مثال میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔

| سنسکرت | اردو | انگریزی | اردو |
|---|---|---|---|
| چَندَر | چاند | کیپٹن | کپتان |
| سمدر | سَمُندر [۱] | لینٹرن | لالٹین |
| آشا | آس | سپرز اینڈ مائنرز | سفرمینا |
| وَرش | برس | بینک | بنک |
| **فارسی** | **اردو** | **عربی** | **اردو** |
| شادباش | شاباش | منار | مینار |
| دست پناہ | دسپنا | مصالح | مسالے |
| راست | راس | سُوَال | سَوال |
| شُدبُود | شُدبُد | بِغیر | بَغیر |
| خُوش (بروزنِ کُش) | خُوش | رِضا | رَضا |

علاوہ ازیں بعض لفظ اصل تلفظ میں بحال رہتے ہیں لیکن تصرّف میں آ کر بدل جاتے ہیں، مثلاً اردو میں نَظَر، خَبَر کا تلفظ اصل عربی کے مطابق ہے لیکن جمع کی صورت میں نَظرِیں اور خَبرِوں بن جاتا ہے اور یہی درست سمجھنا چاہیے۔

میرے ایک فلسفی دوست ہُوبہُو کو عربی الاصل قرار دیتے ہوئے ہُوَ بِہُوَ پڑھا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا تکلّف نہ تو جائز سمجھا جاسکتا ہے اور نہ رواج پاسکتا ہے۔

[۱] عام بول چال میں سمندر کی "م" کو بالفتح بولا جاتا ہے (سَمَندَر) (ماہر القادری)

ایسے دخیل الفاظ کے علاوہ غیر زبانوں کے باقی تمام الفاظ کا اصلی تلفّظ بحال رکھنا چاہیے، خاص طور پر علمی و ادبی الفاظ میں عوام النّاس کے تلفّظ کا تتبع صحیح نہ ہوگا۔

بنابریں، عوام کے غلط تلفّظ سے قطع نظر کرتے ہوئے، دیکھنا یہ ہے خواص میں بہت سے الفاظ کا غلط تلفّظ کیوں کر رائج ہو جاتا ہے؟ اس کے چند وجوہ یہ ہیں:

۱۔ اردو زبان کا بیشتر سرمایہ عربی اور فارسی الفاظ کا ہے۔ ان زبانوں کے رواج کم ہو جانے کے باعث بہت سے تعلیم یافتہ اصحاب عربی اور فارسی کے الفاظ کے صحیح تلفظ سے واقف نہیں رہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جس کے جی میں جو آئے کہہ دیتا ہے۔ مثلاً عربی نہ جاننے والوں کو مُعَنوَن کی صحیح شکل کا علم ہی نہیں ہوتا اور وہ بے تکلف مَعنُوَن پڑھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح مُطَّلَع کو بھی عام طور پر مُطَّلِع اور مُطْلِع محض عربی سے ناواقفیت کی بنا پر کہہ دیا جاتا ہے۔ بَنات جمع بِنْت کو بِنْت پر قیاس کرتے ہوئے بِنات اور نُکتہ کی جمع کو نِکات کے بجائے نُکات پڑھا جاتا ہے۔ مُہَذَّب کو مُہَذِّب کہنا بھی اسی قبیل سے ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو تَوَجُّہ کی بنا پر مُتَوَجَّہ، تَبَسُّم کے قیاس پر مُتَبَسَّم، تَواضُع کے لحاظ سے مُتَواضَع اور دُعا کے خیال سے اِستِدُعا کہتے سنا ہے، یہ سب قواعدِ عربی سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح شِکَسْت کو شِکَسْت اور نِشَسْت کو نَشِسْت، دِل دِہی کو دِل دَہی، شورِش کو شورَش پڑھنا فارسی زبان سے واقفیت نہ ہونے کا اثر ہے۔ تعلیم یافتہ لوگ "چاہ کَن را چاہ درپیش" میں عام طور پر "چاہ کَن" کو "چاہ کُن" پڑھ جاتے ہیں۔ اس لاعلمی کا بدترین مظاہرہ اس وقت ہوا جب شہنشاہِ ایران پاکستان تشریف لائے۔ اس موقع پر اردو میں بالعموم اور انگریزی میں بالخصوص شَہَنشاہ کو شَہِنشاہ ہی لکھا اور پڑھا گیا، حالانکہ شاہانِ شاہ کا مخفف ہونے کے باعث شَہَنشاہ درست ہے اور شَہِنشاہ غلط اور بے معنی۔

۲۔ عربی زبان سے ناواقف ہونے کے بعد قرآن پاک کی تلاوت سے بیگانہ ہو جانے کے باعث بھی بہت سے عربی الفاظ کا صحیح تلفظ زبانوں پر نہیں رہا۔ مثلاً "قِصَصِ ہند" کو اکثر لوگ بھی قِصہ کے خیال سے قِصَص پڑھتے ہیں حالانکہ جس نے "نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ" پڑھ رکھا ہو اس سے یہ

غلطی سرزد نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح لفظ سَمْت کو عام طور پر سِمَت بولا جاتا ہے۔ حالانکہ ـــــــــ ''سَمْتَ الرّاس'' پڑھنے کے بعد سِمَت زبانوں پر نہ چڑھنا چاہیے۔ صَبْر، فَجْر، حُکْم، عَصْر، جَبِیْن، صَدْر، اَمْر وغیرہ بہت سے عام الفاظ کے تلفّظ کی اصلاح صرف تلاوت کی مزاولت سے ہوسکتی ہے۔

سید نذیر نیازی صاحب نے سنایا کہ ایک مشہور ادیب نے باتوں میں ''رَبُّ الْعَالَمِیْن'' کہا۔ جب توجہ دلائی گئی کہ قرآن مجید میں ''رَبِّ الْعَالَمِیْن'' [۱] آیا ہے تو بولے کہ ہاں مگر اب ''رَبُّ الْعَالَمِیْن'' بھی عام ہوگیا ہے!

۳۔ بعض اوقات کسی عام پبلک ادارے کی غلطی بھی غلط تلفّظ کے عام کرنے کا باعث بن جاتی ہے، مثلاً بعض سینما گھروں اور ہوٹلوں کے نام میں لفظ نَشَاط کو نِشَاط لکھ دیا گیا ہے۔ یہ نام اس قدر جلی حروف میں لکھے جاتے ہیں اور اشتہار کی غرض سے اس قدر عام کیے جاتے ہیں کہ خاص وعام کی زبان پر ان کا غلط تلفّظ چڑھ جاتا ہے اور لوگ غیر محسوس طور پر اسی کو صحیح سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

کراچی کے ڈاکخانہ، ٹرام کی تختیوں اور دکانوں کے سائن بورڈوں پر صَدْر کو انگریزی میں ہر جگہ صَدَر (Saddar) لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے عام بول چال میں بھی صَدَّر یا زیادہ سے زیادہ صَدَر کہا جاتا ہے، اگر ہر جگہ لفظ صَدْر صحیح طور پر درج ہوتا تو لوگوں کے تلفّظ کی بڑی حد تک خود بخود اصلاح ہوتی رہتی۔

۴۔ غلط تلفّظ پھیلانے میں بڑے بڑے شاعروں، مقرّروں، ادیبوں اور خطیبوں کا بھی نمایاں حصہ ہے۔ اچھے اچھے اہلِ علم اس بارے میں غیر محتاط پائے گئے ہیں۔ مشاعروں اور جلسوں میں ان کا غلط تلفّظ طالبِ علموں اور عوام کے لیے سند بن کر رائج ہو جاتا ہے۔ مثلاً آتِش کو آتَش، تِشْنَگی کو تَشْنَگی، سَراب کو سُراب، جَبیں کو جُبیں، نِقاب کو نَقاب میں نے مشہور شاعروں کو پڑھتے سنا ہے۔

میں نے ایک دوست کی زبان سے ''جُوق در جُوق'' سن کر انھیں متنبّہ کیا کہ صحیح لفظ جَوق بر وزنِ طَوق ہے۔ کچھ دنوں کے بعد انھوں نے ایک جلسہ میں خواجہ حسن نظامی

[۱] جو شخص بھی رَبُّ الْعٰلَمِیْن بولتا ہے وہ صحیح بولتا ہے۔ اس ''صحت'' پر طنز کس لیے؟ سورۃ فاتحہ میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن جو آیا ہے وہ اس لیے ہے کہ ''لِ'' حرف جار نے رب کو مکسور بنا دیا۔ (ماہر القادری)

کی زبان سے جُوق در جُوق سن کر اپنے غلط تلفظ کی تائید حاصل کرلی۔

بعض الفاظ کا تلفّظ تو میں نے گزشتہ پچیس تیس برس کے اندر بدلتے دیکھا ہے۔ مثلاً ہم پہلے ''ذمہ وار'' ہی سنتے اور پڑھتے تھے مگر معلوم نہیں کس نے اس صحیح لفظ کو ''ذمہ دار'' میں بدلنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ یہ تلفّظ اتنا عام ہوگیا کہ اب ذمہ وار پڑھنا غیر مانوس معلوم ہوتا ہے، اگرچہ محتاط اہلِ زبان اب بھی ''ذمہ وار'' اور ''ذمہ واری'' ہی بولتے ہیں۔

۵۔ غلط تلفظ کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ایک لفظ کی آواز سے دوسرے لفظ میں دھوکا ہو جاتا ہے۔ مثلاً مَجاز (ضِدِ حقیقت) اور مُجاز (صاحبِ اجازت) دو بالکل مختلف لفظ ہیں۔ بہت سے لوگ حاکمِ مُجاز کو حاکمِ مَجاز کہہ جاتے ہیں اور یہ غلطی اس حد تک پہنچتی ہے کہ ''آپ اس کے مُجاز نہیں ہیں'' کے بجائے ''آپ کو اس کا مَجاز نہیں ہے'' کہہ دیا جاتا ہے۔

لفظ مُقام اور مَقام کے مفہوم میں بھی فرق ہے۔ مُقام سے مراد ٹھہرنا اور مَقام کے معنی ہیں ٹھہرنے کی جگہ۔ مثلاً ع

خستہ شوی از مُقام

میں مَقام پڑھیں تو غلط ہوگا اور:

اس میں دو چار بہت سخت مَقام آتے ہیں

میں مُقام کہنا نادرست ہے، یہ فرق عام طور پر معلوم نہیں ہوتا اور پڑھنے میں غلطی ہوجاتی ہے۔

اسی طرح عربی کے لفظ ''فَضَا'' کو فِضّہ (چاندی) کے دھوکے میں ''فِضا'' پڑھا جانے لگا ہے، یہاں تک فارسی کے ہم آواز لفظ ''فزَا'' کو بھی اچھے اچھے لوگ ''فِزا'' کہنے لگے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تلفظ فَضَا اور ''افزا'' کے مخفف ''فزا'' دونوں کے لیے غلط ہے۔

میں نے دہلی کی بعض مجلسوں میں جب لفظ ''نَشو ونَما'' پڑھا ہے تو بعض اچھے اچھے شاعروں نے دہرا کر ''نَشوونُما'' کا لقمہ دیا، لیکن میں نے جب اس کے باوجود ''نَما'' دہرایا تو خاموش ہوگئے اور پھر کسی دوسرے موقع پر میں نے خود انھی کو ''نَما''

پڑھتے سنا۔ ظاہر ہے کہ عربی کے لفظ نَما میں (جو نمو اور نامیہ سے ہے) فارسی کے لفظ نُما (قطب نُما، رہنما) کا دھوکا ہوتا ہے۔

عربی میں راس کی جمع رُءُوس (بروزنِ جلوس) آتی ہے اور رئیس کی جمع رُؤَسا (بروزنِ حکما) لیکن اچھے پڑھے لکھے لوگ رُؤسا کو بھی رُءُوس کے خیال میں رُؤسا ہی بول جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا، ہمارے اردو فارسی کے استاد لالہ دِشنداس آنجہانی، جو صحتِ تلفّظ کا بہت خیال رکھتے تھے، رُؤَسا کا صحیح تلفّظ خاص طور پر ذہن نشین کرایا کرتے تھے۔

ہندی کے عام لفظ کُمار، راجکُمار وغیرہ کی آواز پر عربی کے لفظ قِمار، قِمار بازی کو بھی قُمار، قُمار بازی، بدقُمار وغیرہ کہنے لگے ہیں۔

ان دنوں لفظ مُہاجر کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہے۔ لوگ ہندی کے مہا سبھا اور مہاراج کے دھوکے میں اس عربی لفظ کو بھی "مَہاجِر" پڑھنے اور لکھنے لگے ہیں جو صریحاً غلط ہے۔

اس سلسلے میں ایک نہایت تکلیف دہ غلطی ریڈیو پر اور مشاعروں میں سن رہا ہوں۔ وہ یہ کہ "مُسکرا" کے وزن پر "مُصطفیٰ" کو بھی مُصطفیٰ پڑھنے لگے ہیں۔ اس نام کی صحت کے لیے خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔

ایک لفظ سے دوسرے لفظ کے قیاس کرنے میں بعض اوقات دلچسپ نفسیاتی کیفیات کا مطالعہ ہوتا ہے۔ میں نے لکھنؤ کے ایک ہندو دوست کو اثنائے گفتگو میں کہتے سنا کہ "میرے حواس فاختہ ہوگئے" میں نے اس خیال سے کہ شاید زبان سے غلط لفظ نکل گیا ہو، دوبارہ پوچھا تو انھوں نے پھر یہی دہرایا۔ اس پر مجھے محسوس ہوا کہ انھوں نے حواس باختہ ہونا سن رکھا ہوگا مگر باختہ کا مفہوم انھیں معلوم نہ تھا۔ حواس کے ساتھ ہوش کا لفظ مثلاً ہوش و حواس کا استعمال بھی ذہن میں تھا اور ہوش اڑنے کا بھی تصور موجود تھا، لہٰذا ان کے خیال نے یہ فیصلہ کیا کہ "حواس باختہ ہونا" دراصل "حواس فاختہ ہونا" ہے، یعنی ہوش و حواس کا اڑ جانا۔ دیکھیے کہ نفسیاتی طور پر غلط فہمی کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے۔

۶۔ بعض اوقات ایک ہی لفظ مختلف معنوں کی بنا پر مختلف طور پر پڑھا جاتا ہے،

لیکن عوام اس کا فرق نہ سمجھتے ہوئے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے موقع پر غلط استعمال کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً اردو میں لفظ حَمَل معروف ہے۔ اسی کی بنا پر "ذرائع حَمل و نقل" میں "حَمل" (بوجھ اٹھانے) کو بھی لوگ حَمَل پڑھ جاتے ہیں جو تسامح ہے۔ واقعی حَمَل کے عام ہونے کے باعث عوام کا ذہن کبھی قبول نہیں کرسکتا ہے کہ صحیح لفظ حَمل ہے۔

عربی میں مُکَمَّل اور مُکَمِّل دونوں لفظ موجود ہیں اور دونوں کا محلِ استعمال جدا ہے۔ اب کسی عالم کی تقریر میں یہ جملہ سن کر کہ "یہ ضمیمہ فلاں مضمون کا مُکَمِّل ہے" (یعنی فلاں مضمون کی تکمیل کرنے والا ہے) عوام یہی سمجھ لیتے ہیں کہ اس لفظ کا صحیح تلفظ یہی ہے۔ چنانچہ مُکَمَّل کو بھی بے تکلف مُکَمِّل ہی کہتے ہیں۔

لفظ کافر بھی اسی قبیل سے ہے۔ معروف معنوں میں تو اسے کافِر ہی پڑھا جاتا ہے، لیکن اردو میں ایک مخصوص مفہوم کے لیے کافَر بھی رائج ہوگیا ہے۔ مثلاً:

ع چھٹتی نہیں ہے منہ سے، یہ کافَر لگی ہوئی

ع ہوتی ہے سخت کافَر اسکندرے کی ککڑی

ظاہر ہے کہ اس مفہوم میں کافِر پڑھنا بالکل غلط ہوگا۔

۷۔ آخر میں غلط تلفّظ کے ایک اہم ذریعے کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ یہ انگریزی زبان کا واسطہ ہے۔ عربی اور فارسی کے جو نام انگریزی کے ذریعے ہم میں رائج ہوئے ہیں، وہ تو ایک طرف خود اپنی زبان کے بعض نام بھی بگڑ چکے ہیں۔ مثلاً پنجاب کے مشہور شہر جہلم کو انگریزی میں جھیلم لکھا جاتا ہے اور پاک پتن کو پاک پٹن۔ انگریزی کے فروغ کے باعث تعلیم یافتہ حضرات کی زبان پر بھی یہی تلفّظ چڑھ گیا ہے، یہاں تک کہ محکمہ مساحت کے تیار کردہ اردو نقشے میں بھی "پاک پٹن" ہی لکھا گیا ہے۔

بحیرۂ روم کے مشہور جزیرے کا نام "مالطہ" ہے۔ کیونکہ "ٹ" کا وہاں کی زبان میں وجود ہی نہیں، لیکن انگریزی زبان کی مہربانی سے یہ "مالٹا" مشہور ہوگیا۔ یہاں تک کہ اس کی نسبت سے وہاں کی مخصوص نارنگی کو بھی "مالٹا" ہی کہنے لگے ہیں۔

اس سے زیادہ تعجب انگیز اور افسوسناک لفظ "سوڈان" ہے۔ یہ لفظ عربی زبان

کا ہے۔ اس کی اصل وہی ہے جس سے سودا، سواد اور اسود وغیرہ الفاظ نکلے ہیں۔ گویا ''سودان'' کے معنی ہیں کالوں کا ملک۔ عربی زبان میں ''ڈ'' کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ مگر بھلا ہو انگریزی زبان کے توسّط کا کہ ہمارے اخبارات تو ایک طرف رہے، دارالمصنفین کی علمی کتابوں تک میں ''سوڈان'' ہی لکھا جاتا ہے۔

''مالٹا'' کو ''مالطہ'' کہنا شاید آپ کا ذوقِ مانوس پسند نہ کرے لیکن ''سودان'' کو سوڈان کہنا تو کسی طرح گوارا نہ ہونا چاہیے۔

کس قدر تکلیف ہوتی ہے جب اردو میں مصر کے شہر رشیدیہ کو انگریزی تلفّظ Rosetta کی بنا پر روزیٹہ' شام کے تاریخی شہر عکہ کو Acre کی بنا پر ایکر یا ایکرے اور شمالی ایران کے بحیرہ قزوین کو Caspian کی بنا پر کیسپین ہی لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔

مانا کہ انگریزی زبان بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے الفاظ قبول کرنے کے لیے اردو کا دامن وسیع ہے، مانا کہ اس کے ذریعے یورپ کی زبانوں کے الفاظ بہم پہنچ سکتے ہیں، لیکن اسلامی زبانوں کے الفاظ کا اس کے ذریعے بگڑ کر ہم تک پہنچنا یقیناً گوارا نہیں ہوسکتا۔ اس سلسلے میں اسلامی ممالک کے ساتھ براہِ راست روابط کی کمی بھی بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔ یہ بات کس قدر افسوسناک ہوتی ہے کہ اسلامی ممالک کے کسی شخص یا شہر کا نام انگریزی خبررساں ایجنسیوں کے ذریعے ہمارے ملک میں پہنچتا ہے اور یہاں ہر اخبار میں اسے مختلف انداز میں لکھا جاتا ہے۔ چند برس ہوئے عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری کا نام یہاں پہنچا تو کسی اخبار نے اسے اعظم پاشا' کسی نے عظام پاشا اور کسی نے عظام پاشا لکھنا شروع کیا۔ بہت عرصے کے بعد یہ نکتہ محقّق ہوا کہ اصل نام عزام پاشا ہے۔ اسی طرح آج کل شمالی افریقہ کے مشہور شہر کو کوئی ٹیونس' کوئی تونس اور کوئی طونس لکھ رہا ہے۔ وہاں کے رہنما حبیب بورقیبہ کو انگریزی تلفّظ کی بدولت مضحکہ انگیز طور پر برغبا اور برغیبہ وغیرہ لکھا جاتا رہا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اردو کا کوئی علمی ادارہ یا کوئی معیاری اخبار اسلامی ممالک سے یا کم از کم ان کے مقامی سفارت خانوں سے، ایسا رابطہ پیدا کرے کہ مقامات اور اکابر کے ناموں کا صحیح تلفّظ دریافت کرکے پیش کر سکے، تاکہ باقی

اخبارات اور ادارے اس تلفظ کو اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکیں۔ بہر حال اسلامی ممالک سے پاکستان کے بڑھتے ہوئے روابط کے پیشِ نظر امید ہو چلی ہے کہ اب انگریزی کا توسّط زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گا، اور رہے گا بھی تو غلط تلفظ کا موجب نہ بنے گا۔

میں نے مختصر طور پر چند ایسی صورتوں کو طرف توجہ دلائی ہے جن سے اردو زبان میں غلط تلفظ رواج پا رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی زبان کے صحیح تلفظ کی اہمیت کو محسوس کیا جائے اور سب سے پہلے تو اردو لغات میں الفاظ کا صحیح تلفظ دینے کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔ اس کام کے لیے محققین کی ایک مجلس مقرر ہو جو مختلف فیہ تلفظ کی جانچ پڑتال اور صحیح تلفظ متعین کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی مجلس کا قیام درحقیقت حکومت کے کرنے کا کام ہے، لیکن جب تک ایسا نہیں ہوتا، علمی ادارے اجتماعی طور پر اور اہلِ علم انفرادی طور پر کیوں نہ کوشش کرتے رہیں۔

بعدازاں سب سے زیادہ ذمہ داری اسکولوں اور کالجوں کے اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ صحیح تلفظ کی تحقیق اور تعلیم کا خاص خیال رکھیں تو آیندہ نسل کا تلفظ خود بخود درست ہو جائے۔ علاوہ ازیں رہنمایانِ قوم، رہبرانِ مِلّت، مقررین، واعظین اور بالخصوص شعراءِ کرام کو چاہیے کہ تلفظ کے بارے میں بے احتیاطی نہ برتیں، کیونکہ ان کی ذرا سی غلطی بہت سے کانوں میں پڑ کر بہت سی زبانوں پر چڑھ جاتی ہے۔ ان سب سے بڑھ کر ہماری نشر گاہوں میں صحتِ تلفظ کے خاص اہتمام کی ضرورت ہے، کیونکہ یہاں کی غلطیوں کا حلقۂ اثر سب سے زیادہ وسیع ہوتا ہے۔

(ماہنامہ ''فاران'' کراچی۔ اگست ۱۹۵۲ء)

---

فاضل مضمون نگار نے غلط تلفظ کی مثالوں کے ضمن میں ''ذمہ دار'' کو غلط اور ''ذمے دار'' کو صحیح بتایا ہے، مگر انہوں نے یہاں خود ''ذمہ دار'' اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب اسدؔ ملتانی جیسے محتاط اور صاحبِ تحقیق ادیب و شاعر بھی ''ذمہ دار'' ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔ اس لیے اب ''ذمہ دار'' ہی صحیح ہے اور ''ذمے دار'' یقیناً نامانوس ہے۔ (ماہر القادری)

# خلاصہ

جناب اسد ملتانی مرحوم نے اپنے گراں قدر مضمون "تلفّظ کی غلطیاں" میں جن اغلاط کی بطور خاص نشان دہی کی ہے، وہ نیچے درج کی جاتی ہے:

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| وَقَت | وَقْت | صِرُف | صِرْف |
| ہوِس | ہَوَس | نَشِست | نِشَست |
| مَدَرْسَہ | مَدْرَسَہ | دسخط | دستخط |
| غَلَطی | غَلْطی | تجرُوبَہ | تَجْرُبَہ |
| وَزَن | وَزْن | قَادَر | قَادِر |
| نَادَر | نَادِر | مَانَع | مَانِع |
| شارِع محشر | شارعِ محشر | تابِع فرمان | تابعِ فرمان |
| شَمِ محفل | شمعِ محفل | صُبح یا صُبُح | صُبْح |
| فتَح یا فتِح | فتْح | قُطِب یا قُطَب | قُطْب |
| معنوَن | مُعَنْوَن | مَطِلَع یا مُطلِع | مَطْلَع |
| نُکات | نِکات | مُہَذِّب | مُہَذَّب |
| مُتَوَجَّہ | مُتَوَجِّہ | مُتَبَسَّم | مُتَبَسِّم |
| مُتَواضُع | مُتَواضِع | اِستَدُعا | اِسْتِدْعا |
| دِل دِہی | دِل دَہی | شوَرِش | شورِش |
| چاہ کُن | چاہ کَن | شَہَنْشاہ | شَہَنْشاہ |
| قِصَصِ ہند | قَصَصِ ہند | سِمُت | سَمْت |
| صَبَر | صَبْر | فَجَر | فَجْر |
| حُکَم | حُکْم | عَصَر | عَصْر |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| صَدَر/ صَدَر | صُدُر | اَمُر | اَمُر |
| حَمَل و نَقل | حُمل و نَقل | سوڈان | سودان |
| پاک پٹن | پاک پَتن | (جزیرہ) مالٹا | مالطہ |
| ایکرے یا ایکہ | عکہ | ٹیونس | تیونس |
| روزیٹہ (مصر کا شہر) | رشیدیہ | کیسپین | بحیرہ قزوین |
| جُوقِ در جُوق | جَوق در جَوق | آتَش | آتِش |
| تشنگی | تِشنگی | سُراب | سَراب |
| جبین | جَبین | نَقاب | نِقاب |
| حاکِم مجاز | حاکم مُجاز | فِضا (اب غلط العام ہے) | فَضا |
| نَشو و نُما | نَشو و نَما | قُمار، قُمار بازی، بدقُمار | قِمار، قِمار بازی، بدقِمار |
| مُہاجَر | مُہاجِر | مُصطَفیٰ | مُصطَفیٰ |
| نِشاط (غلط العام ہے) | نَشاط | | |

# اِملا کی غلطیاں

(مولانا حامد علی خان مرحوم)

اِملا کی بعض غلطیاں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں یعنی لوگ کسی زبان کے بعض الفاظ کے املا میں کوئی ایسا حرف داخل کردیتے ہیں جو اس زبان میں جس کا وہ لفظ ہے موجود ہی نہیں ہوتا مثلاً اِزدِحام ایک عربی لفظ ہے اور اس کا صحیح املا ہے۔ا۔ ز۔ د۔ حائے حطّی۔ ا۔ م۔ لیکن عام لوگوں نے اسے زائے فارسی یعنی ژ۔ اور بائے ہوّز سے لکھنا شروع کردیا اور اِژدِہام ہی تلفّظ کرنے لگے۔ غالبًا یہ غلطی اس وجہ سے شروع ہوئی ہوگی کہ فارسی لفظ اژدہا اس طرح لکھا جاتا ہے۔ لکھنے والوں نے یہ نہیں سوچا کہ ان دونوں لفظوں میں کوئی معنوی تعلق نہیں ہے اور یہ بھی نہیں سوچا کہ زائے فارسی یعنی ژ خالص فارسی حرف ہے اور عربی میں قطعًا مستعمل نہیں بلکہ اہلِ عرب کے لیے اس حرف کا صحیح مخرج سے ادا کرنا بھی مشکل ہے۔ پھر ''ژ'' ایک عربی لفظ یعنی ''اِزدِحام'' کے املا میں کیونکر شامل ہوسکتی ہے۔

ایک اور عربی لفظ ہے نکہت بہ معنی خوشبوئے دہنِ محبوب۔ اب محض خوشبو کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کو عام لوگ ''گ'' سے لکھ کر نکہت کی بجائے نَگہت اور نِگہت بولنے لگے ہیں حالانکہ ''گ'' عربی حروفِ تہجی میں شامل ہی نہیں۔

ایک ہندی لفظ ہے ''ہامی'' جس سے مراد ہے ''ہاں کہنا'' یا ''اقرار کرنا''۔ ''ہامی بھرنا'' مشہور محاورہ ہے۔ ''ہامی'' کا صحیح املا ''ہاں'' کی طرح ہائے ہوّز سے ہے لیکن لوگوں نے اس میں بھی تصرّف کیا ہے اور اسے حائے حطّی سے لکھ کر عربی کا ''حامی'' بنا دیا ہے۔ محاورہ استعمال کرتے ہیں تو حائے حطی ہی سے حامی بھرنا لکھتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ ایک بے معنی بات ہے۔ عربی لفظ ''حامی'' سے مراد ہے ''حمایت کرنے والا'' اس کا ہندی لفظ ''ہاں'' سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لیے عربی لفظ ''حامی''

اور ہندی لفظ ہامی کے کم از کم املا میں ضرور فرق قائم رکھنا چاہیے ہامی بھرنا کے محاورے میں ہامی کو بائے ہوّز ہی سے لکھنا صحیح ہے۔

املا کی ایک عام غلطی یہ ہے کہ بعض الفاظ کے آخر میں بلاوجہ ایک ہ بڑھا دی جاتی ہے۔ مثلاً پروا' کو لوگ ''پرواہ'' لکھتے ہیں۔ اسی طرح ''بے پرواہ'' اور ''بے پرواہی'' بھی لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ نہ یہ املا درست ہے نہ تلفّظ۔ پروا' بے پروا' اور بے پروائی کو ہ کے بغیر لکھنا چاہیے۔

لفظ قہقہہ پر الٹا عمل ہوتا ہے یعنی لکھنے میں اس کی آخری یعنی تیسری ہ ساقط کردی جاتی ہے اور ''قہقہہ'' کے بجائے ''قہقہ'' لکھا جاتا ہے حالانکہ نہ یہ املا درست ہے اور نہ یہ تلفّظ صحیح املا ہے؛ ق۔ ہ۔ ق۔ ہ۔ ہ۔

بہت سے لوگ بعض عربی حروف کے آخر میں بلاوجہ ایک ہائے مختفی کا اضافہ کردیتے ہیں۔ مثلاً موقع' مرقع' مزرع' مصرع' برقع' وغیرہ۔ ان سب الفاظ کا آخری حرف ع ہے۔ لیکن ع کے بعد معلوم نہیں کیوں ایک ہ بڑھا دی جاتی ہے اور انہیں مَوقعہ' مُرَقّعہ' مَزرَعہ' مِصرَعہ اور بُرقَعہ لکھتے ہیں۔ یہ املا صحیح نہیں۔ ان الفاظ کے آخر میں ع کے بعد کوئی ''ہ'' نہیں۔ اس غلطی سے املا کی ایک اور غلطی پیدا ہوتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ اردو بول چال میں جب ایسے الفاظ کا اِمالہ ہو جن کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو الف کی طرح ہ بھی عموماً یائے مجہول سے بدل جاتی ہے۔ مثلاً ''مکتبہ'' ''مکتبے'' ہو جاتا ہے اور ''درجہ'' ''درجے''۔ امالے کے بعد ان حروف کو تلفّظ کے مطابق یائے مجہول ہی سے لکھنا بھی چاہیے لیکن جن الفاظ کے آخر میں ع ہو ان کا اِمالہ یائے مجہول سے نہیں ہوتا۔ انہیں یوں لکھنا ہی چاہیے ورنہ ان کا تلفّظ مضحکہ خیز ہو جائے گا۔ مثلاً لوگ ''موقع'' کا امالہ کر کے ''موقعے'' لکھتے ہیں۔ مرقع کا اِمالہ کر کے مرقعے لکھتے ہیں۔ اسی طرح برقع' برقعے اور مصرع مصرعے لکھا جاتا ہے۔ یہ اِمالہ نہ صرف خلافِ قاعدہ ہے بلکہ اس سے اِملا کی بھی ایک ایسی غلطی واقع ہوتی ہے جو متعلقہ الفاظ کا حلیہ بدل کر ان کے تلفظ کو بھی عجیب و غریب بنا دیتی ہے۔ اس کے متعلق صحیح قاعدہ یہ ہے کہ جو الفاظ حرف ع پر ختم ہوں' ان کو اِمالے کی صورت میں لکھنے کے وقت ع کے حرف ماقبل کو مکسور کردیا جائے۔ اِمالے سے ''موقع'' املا میں اپنی اصلی

صورت کے قریب رہتے ہوئے موقِع ہو جائے گا۔ خلافِ قاعدہ موقعے (موقِ ع ے) نہیں ہوگا۔ ''مُرَقّع'' ق کے مکسور ہو جانے سے مُرَقِّع ہو جائے گا۔ نہ کہ ''مُرَقّعے'' (م رق ع ے)۔ اسی طرح ''مِصرَع'' رٗ کے مکسور ہونے سے ''مِصرِع'' بنے گا نہ کہ 'ے' کے اضافے سے مصرعے (مِص رعے) وقس علیٰ ہذا۔

(ماہنامہ مخزن لاہور جنوری ۵۰)

اس مضمون میں جن الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے ان کا خلاصہ یہ ہے:

| صحیح املا (یا صحیح تلفظ) | غلط املا یا (غلط تلفظ) |
|---|---|
| اِزدِحام | اِژدہام (اب یہ غلطی غلط العوام بن چکی ہے) |
| نَکہَت | نکہت، نِکہت |
| ہامی بھرنا | حامی بھرنا |
| پروا | پرواہ |
| بے پروا | بے پرواہ |
| بے پروائی | بے پرواہی |
| قہقہہ | قہقہ |
| (اِمالہ کے بعد بعض الفاظ کی صورت) | |
| موقِع | مَوقعے |
| مُرَقِّع | مُرَقّعے |
| مَزرِع | مزرَعے |
| مِصرِع | مِصرَعے |
| بُرقِع | بُرقعے |

(مؤلف)

# چند اہم اِعراب

اِعراب ان علامات کو کہتے ہیں جو صحیح تلفّظ کو ظاہر کرنے کے لیے کسی لفظ میں شامل حروف پر لگائی جاتی ہیں۔ فی الحقیقت صحتِ تلفّظ میں ان کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

چند اہم اِعراب یہ ہیں:

۱۔ فتحہ یعنی زبر: ـَ جس حرف پر لگائی جائے اسے مفتوح کہتے ہیں۔

۲۔ کسرہ یعنی زیر: ـِ جس حرف کے نیچے لگائی جائے اسے مکسور کہتے ہیں۔

۳۔ ضمہ یا ضم یعنی پیش: (ـُ) جس حرف پر لگائی جائے اسے مضموم کہتے ہیں۔

۴۔ شد (ـّ) جس حرف پر ڈالی جائے اسے زور دے کر پڑھا جاتا ہے اور اس حرف کو مشدّد کہا جاتا ہے۔

۵۔ جزم (سیدھا) (ـْ): حرف پر سکون کی علامت۔ دو حرفوں کو ملانے کی علامت بھی ہے۔ جس حرف پر ہو اسے ماقبل کا پیوستہ حرف اپنی علامت زبر، زیر، پیش کے ساتھ متحرک ہو جاتا ہے۔

۶۔ جزم (الٹا) (ٚ): نون غنّہ یا حرکت مغنونہ کی علامت ہے حرکتِ مغنونہ کسی بھی لفظ مفتوح، مکسور یا پیش میں ہوسکتی ہے۔ مثلاً کَنْوَل (فتحہ مغنونہ)، مِنْبَر (کسرہ مغنونہ) مُنْدَر (ضمہ مغنونہ)

۷۔ مد (ـٓ): الف ممدودہ کو کھینچ کر پڑھنے کی علامت ہے مثلاً آج، آگ، آم وغیرہ۔

۸۔ چھوٹا الف (بالا): بعض حروف پر فتح کی جگہ ڈالا جاتا ہے اور انہیں کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً الٰہی، اللّٰہ، لٰہذا وغیرہ

۹۔ چھوٹا الف (زیریں): بعض حروف کے نیچے ڈالا جاتا ہے اور انہیں بھی کھینچ کر پڑھا جاتا ہے مثلاً بعینہٖ، بذاتہٖ وغیرہ۔

اردو کے بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن میں شامل حروف پر بالعموم کوئی علامت

نہیں لگائی جاتی یا ان پر کوئی علامت لگانا غیر ضروری سمجھا جاتا ہے۔ بالخصوص ایسے الفاظ جن میں واؤ مجہول، واؤلین اور یائے مجہول ہو۔ مثلاً چور، مور، شور، موٹا، کھوٹا میں واؤ مجہول ہے، جَور، غَور، دَور (واؤ سے پہلے حرف پر زبر) میں واؤلین ہے، دیئے، بیر، بھیڑ، چھیڑ، چھید میں یائے مجہول ہے۔

## غَلَط تَلَفُّظ کی تین سَو مثالیں

ان الفاظ کا تلفّظ بالعموم غلط کیا جاتا ہے (بالخصوص ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر)

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| آخرکار | آخرِ کار | اِضلاع | اَضلاع |
| آہ وفغاں | آہ و فُغاں | اِعلانیہ | عَلانیہ |
| اَبْدی | اَبَدی | اَغوا | اِغوا |
| اَبلاغ | اِبلاغ | اَفاقہ | اِفاقہ |
| اَبیض | اَبْیَض | اَفراط | اِفراط |
| اُتمام | اِتمام | اَفشا | اِفشا |
| اِخلاق | اَخلاق | اَفطار | اِفطار |
| اَدارہ | اِدارہ | اُفق | اُفُق |
| اَدبار | اِدبار | اَفلاس | اِفلاس |
| اَزالہ | اِزالہ | اَقامت | اِقامت |
| اَزدَواج | اِزدِواج | اَقربا | اَقرِبا |
| اَساتذہ | اَساتِذَہ | اَقلیم | اِقلیم |
| اَستغفار | اِستِغفار | اَکلوتا | اِکلوتا |
| اَسراف | اِسراف | اُمرا | اُمَرا |
| اَسلوب | اُسلوب | آمَن | اَمْن |
| اَسوَہ | اُسوَہ | اُمہات | اُمَّہات |
| اَصابَت | اِصابت | اَنابت | اِنابت |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
| --- | --- | --- | --- |
| اَصُول | اُصُول | اُنَاث | اِنَاث |
| اَنجُمَن | اَنجُمَن | اِنخُلا | اِنخِلا |
| اَنفاق | اِنفاق | اِنفُعَال | اِنفِعَال |
| بَاقَر | بَاقِر | بَاہِر | بَاہَر |
| بچگانہ | بچکانہ | بِھیانک | بَھیانک |
| بَدرَقّہ/ بَدُرقہ | بَدرَقہ | بِرادر | بَرادَر |
| بِساکھ، بِساکھی | بَیسَاکھ، بَیسَاکھی | بَضاعت | بِضاعت |
| بِگولا | بَگُولا | بَل بوتا | بَل بُوتا |
| بَلَند، بلَندی | بُلَند۔ بُلَندی | بُوچھاڑ | بَوچھاڑ |
| بھانجا | بھانجا (بھان جا) | بِھنک | بَھنک |
| بیخ کُنی | بیخ کَنی | بے وَقُوف | بے وُقوف |
| بے نَیل و مرام | بے نیلِ مرام | پَرخچے/ پَرخچّے | پَرخچے |
| پسِ منظر | پس منظر | پنجَم | پنجُم |
| پنساری | پَنْساری | پُوچھ گِچھ | پُوچھ گَچھ |
| تَاثَر | تَاثُر | تَاجَر | تَاجِر |
| تَبرّک | تَبَرُّک | تجرُبہ | تَجرِبہ (تَج رِ بہ) |
| تحمّل | تَحَمُّل | تَدَارک | تَدَارُک |
| تَذکرہ | تَذکِرہ | تَفاوَت | تَفاوُت |
| تَفرقہ | تَفرِقہ (تَف رِقہ) | تَلاوَت | تِلاوَت |
| تَلفّظ | تَلَفُّظ | تَنزَّل/ تَنزّلی | تَنزُّل |
| تَواتَر | تَواتُر | توام | تُوام |
| تَوَکّل | تَوَکُّل | ٹسوے بہانا | ٹَسوے بہانا |
| ٹھاکَر | ٹھاکُر | ثقاہت | ثِقاہت |
| جامعہ مسجد | جامع مسجد | جَبلّت | جِبلّت |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
| --- | --- | --- | --- |
| جَدال و قِتال | جِدال و قِتال | جَدوجہد | جدوجُہد/ جُہد |
| جَدوُل | جَدوَل | جَزیہ | جِزیہ |
| جَلِ جَلالُہ/ شانُہ | جَلَّ جَلالُہ/ شانُہ | جَہالت | جِہالت |
| جِہر | جَہر | جَہنّم | جَہنّم |
| جیب کُترا | جیب کَترا | چَابُک | چابُک |
| چِپقلش | چَپقلش | چِٹخنی | چٹخنی |
| چرخِ گردوں | چرخِ گرداں | چُکا چُوند | چکا چوند |
| چَلغوزہ | چِلغوزہ | چَنگل | چُنگل |
| حُجلہ | حَجلہ | حُجَم/ حَجَم | حَجم |
| حُسنہ (اُسوہ) | حَسَنہ | حَکومت | حُکومت |
| خطِ اُستوا | خطِ اِستوا | خودکُشی | خودکشی |
| | | رَجعتِ قہقری | رَجعتِ قہقری |
| خونچکاں | خونچکاں | دَرود | دُرود |
| دَفاع | دِفاع | رَسوخ | رُسوخ |
| رِقابت | رَقابت | رَکوع | رُکوع |
| رَوَش | رَوِش | رَوّیہ | رَویہ |
| رُؤساء | رُؤَساء | زُعم | زَعم |
| رِزک | زَک | زَکریا | زَکریا |
| زمیندار | زَمیندار | زِوال | زَوال |
| سَاغِر | سَاغَر | سان و گمان | سان گمان |
| سُجود | سُجود | سَنّان | سِنان |
| سُہولت سے سَہو بھیت | سُہولت | سَیاحت | سِیاحت |
| شان گمان | سان گمان | شائعہ | شائع |
| شُجرہ | شَجرہ | شُرف | شَرف |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| شُرکا | شُرَکا | مُشعَرا | مُشعَرا |
| شَکَست | شِکَست | کَشگُوفہ | شِگُوفہ |
| شِگُون | شُگُون | شَمُول | شُمُول |
| شَمُولیَت | شُمُولیَت | صَعُوبَت | صُعُوبَت |
| شَنوائی | شُنوائی | ضَابَطہ | ضَابِطہ |
| صَنفِ نازک | صِنفِ نازک | | |
| صانعہ | ضَائِع | ضَرار | ضِرار |
| ضَرَب | ضَرب | ضَرَبُ المَثَل | ضَربُ المَثَل |
| طَبرِی | طَبَری | طُعام | طَعام |
| طِشتری | طَشتَری | ظَرُف | ظَرف |
| طُولِ عُمرہ | طُولِ عُمرہ | عَارضہ | عَارِضہ |
| ظُہور | ظُہُور | | |
| عَتاب | عِتاب | عَرَبی | عَرَبی |
| عَشرِ عَشیر | عُشرِ عَشِیر | عُمرُو (عُم رُو) | عَمرو (عَمر) واؤ پڑھنے میں |
| علیحِدہ | علیحَدہ | | نہیں آتی |
| عُنقا | عَنقا | عَیادت | عِیادت |
| غَرَض | غَرَض | غَرُوب | غُرُوب |
| غَرُور | غُرُور | غُسّال | غَسّال |
| غلط | غَلَط | غَلطی | غَلَطی |
| غَیتُور | غَیُور | قِرَت | قِرَاءَت |
| کارَستانی | کارِستانی | کُرّہ | کُرہ |
| کِشتی | کَشتی | | |
| کِنارہ | کَنارہ | کُنبہ | کُنبہ (کُن بہ) |
| کِھلبَلی | کَھلبَلی | کھَندت | کھَندِت |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| گرداب | گِرداب | گھمنڈ (گھُ منڈ) | گھمنڈ (گھ منڈ) |
| لامتناہی | لامُتناہی | لاحق | لاحِق |
| لامحالہ | لامحالہ | لزوم | لُزوم (میمنت لزوم) |
| لہو ولعب | لہو ولعِب (لہ و ولعِب) | مآثر | مآثِر |
| ماخذ | مَاخذ | مآخِذ | مآخَذ |
| مبادا | مبادا | مبارِک | مُبارَک |
| مبالغہ | مُبالَغہ | مُتابعت | مُتابَعت |
| متاثر | مُتاثِر | متحد | مُتّحِد |
| متعجب | مُتعجّب | متفقہ | مُتفقہ |
| متمدن | مُتمدّن | متمول | مُتموّل |
| متواتر | مُتواتِر | متوازی | مُتوازی |
| متواضع | مُتواضِع | متوجہ | مُتوجّہ |
| مثبت | مُثبت | مجاور | مُجاوِر |
| مجدد (الفِ ثانی) | مجدِّد (الفِ ثانی) | محاکمہ | مُحاکمہ |
| محترم | مُحترَم | محترمہ | مُحترَمہ |
| محن | مِحَن | مخاطبت | مُخاطبت |
| مخالفت | مُخالَفت | مدافعت | مُدافعت |
| | | مدظلہ | مُدّظلہٗ |
| مدرسہ | مَدرَسہ/مَدرِسہ | مڈبھیڑ | مُڈبھیڑ (بھے ڑ) |
| مذلت | مَذلّت | مذمت | مَذمّت |
| مرثیہ | مَرثیہ | مرفہ الحال | مُرفّہ الحال |
| مزاح | مِزاح | مزار | مَزار |
| مسابقت | مُسابَقت | مَساحت | مِساحت |
| مستعجل | مُستعجِل | مُشکت | مُشکِت |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
|---|---|---|---|
| مُشابہت | مُشابہت | مُشاعَرہ | مُشاعِرہ |
| مُشاہدہ | مُشاہَدہ | مُشافہ | مُشافَہہ |
| مِشغَل | مَشغَل | مُشقت | مَشقّت |
| مُعاہدہ | مُعاہَدہ | مُصالحِت | مُصالحَت |
| مَصحَف | مُصحَف | مَضافات | مُضافات |
| مُضرَت | مُضَرّت | مَطاع | مُطاع |
| مُصرَف | مَصرِف | مُطالِعہ | مُطالَعہ |
| مُطالبہ | مُطالَبہ | مَطیع | مُطیع |
| مُطلق | مُطلَق | | |
| مَطلع | مَطلَع | | |
| مُعالجہ | مُعالَجہ | مُعتمِد | مُعتمَد |
| مُعمّا/مُعمہ | مُعمّا | مُعاہَد | مُعاہِد |
| مَعنُون | مُعنوَن | | |
| مَقابل | مُقابِل | مقدَرت | مَقدِرت |
| مُکالِمہ | مُکالَمہ | تکرمت | تکرُمَت (تک رُمت) |
| مُلک | مُلک | ملَل | مِلَل |
| مُمانعت | مُمانَعت | مَن و عَن | مِن و عَن |
| مُنارہ، مُنار | مَنار، مَنارہ، مِینار | مُناسبت | مَناسَبت |
| مُنافقت | مُنافَقت | مُنتخِب | مُنتخَب |
| مُنحَصر | مُنحصِر | منزَلت | مَنزِلت |
| مُنشیات | مُنَشّیات | مَنطق | مَنطِق |
| مؤخر | مُؤخّر | مُؤخِرالذکر | مُؤخّرالذکر |
| مَنطقہ | منطقہ | منیفعت | منفعت |
| مُنقطَع | مُنقطِع | ناراضگی | ناراضی |

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ | غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
| --- | --- | --- | --- |
| نَامَسَاعَد | نَامُسَاعِد | ناواقفی | ناواقفیت |
| نَذَر | نَذْر | نَزَاع | نِزَاع |
| نَشَاۃِ ثانیہ | نشاۃِ ثانیہ (نَش اَتِ ثانیہ) | نِفاست | نَفاسَت |
| نُکات | نِکات | نِماز | نَماز |
| وَابستہ | وَابِستہ | وَاپِس | وَاپَس |
| واضحہ | واضح | واقعا | واقع |
| وَجدَان | وِجْدَان | وُرَثا | وَرَثا |
| وَزارت | وِزارت | وُساطَت | وَساطَت |
| وَصول | وُصول | وَفاق | وِفاق |
| وِقار | وَقار | وُقعَت | وَقعَت |
| وَقوع۔ وَقوعہ | وُقوع۔ وُقوعہ | وقایا | وقائع |
| وَلادَت | وِلادَت | وَلایت | وِلایت |
| ویدک | وَیدِک | ہَجوم | ہُجوم |
| ہَدایَت | ہِدایَت | ہِراس | ہَراس |
| ہُرَج | ہَرَج | ہِلاک | ہَلاک |
| ہِل چُل | ہَل چَل | ہُلَیلہ | ہَلیلہ |
| ہَمہ شَمہ | ہَماشُما | ہُمَیانی | ہِمیانی |
| یَبوسَت | یُبوسَت | یَکَم | یَکُم |
| یکسانیت | یکسانی | | |
| یُورَش | یُورِش | یُوسَف | یُوسُف |

# اردو املا کے چند اہم اصول و قواعد

''املا'' کے لُغوی معنی ہیں...... پُر کرنا' یاد رکھنا یا لکھوانا اور اصطلاحاً اس کا مطلب ہے رسمِ خط کے مطابق رسمِ خط (رسم الخط) کسی زبان کے لکھنے کی معیاری صورت کا نام ہے اور رسمِ خط کے مطابق صحّت سے لکھنے کا نام املا ہے۔ نامور ماہرِ لسانیات جناب رشید حسن خان کے نزدیک اردو املا کی جامع تعریف یہ ہے۔

> ''اردو کے رسمِ خط کے مطابق' لفظ میں حرفوں کی ترتیب کا تعیّن' ترتیب کے لحاظ سے اس لفظ میں شامل حروف کی صورت اور حرفوں کا متعارف طریقہ' ان سب کے مجموعے کا نام ''املا'' ہے۔
>
> (اردو املا صفحہ ۲۲)

اپنے اس مؤقف کی مزید وضاحت وہ اس طرح کرتے ہیں۔

> ''الفاظ کی صورت نویسی کا تعلق املا سے ہے۔ اس صورت نویسی میں مستعمل روشِ خط کو صورت نویسی کی بنیاد مانا جائے گا اور اسی روش کے تعینات کے مطابق حرفوں کے جوڑ پیوند کی مختلف شکلوں کی معیار بندی کی جائے گی۔ چونکہ اردو میں تحریر کی حد تک مسلّمہ طور پر خطِ نستعلیق کی روش برتی جاتی ہے اس لیے حرفوں کے جوڑ اور لفظوں کی مجموعی صورت نگاری کے لیے اسی روش کو بنیاد مانا جائے گا۔
> لغت میں لفظوں کے اجزاء کے ساتھ ساتھ ان کی ترتیب کا بھی تعیّن کیا جاتا ہے' چونکہ املا' لغت کے انہی تعینات کی صورت نگاری کا نام ہے' اس لیے لفظ میں حرفوں کا تعیّن اور ترتیب بھی خود بخود املا کے دائرے میں آ جاتی ہے۔ لفظ صورت نویسی ان سب پر حاوی ہے۔
>
> (اردو املا صفحہ ۲۲۔۲۳)

اردو املا کے اصول وقواعد اور مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ اس مختصر ضخامت کی

کتاب میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں' ہم یہاں چند اہم اصول و قواعد کا ذکر کریں گے:

۱۔ اردو حروف تہجی میں متعدد حروف ایسے ہیں جو قریب قریب یکساں یا ملتی جلتی آواز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان حرفوں سے مرکّب الفاظ سن کر (آوازوں کی مماثلت کی بنا پر) ان کو احاطۂ تحریر میں لاتے ہوئے (املا میں) غلطی ہو جاتی ہے۔ ایسے حروف کو سات اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ ا۔ ع (الف اور عین) نیز ہمزہ (ء)

چند مثالیں ۱۔ الم۔ علَم' + امل۔ عمل' ۳۔ ارض۔ عرض' ۴۔ فاعل۔ فائل' ۵۔ معجّل۔ مؤجل

اب ان الفاظ کے معانی ملاحظہ ہوں۔

أَلَم — غم' دکھ' رنج
عَلَم — جھنڈا' پھریرا
أَمَل — امید' آرزو' ارمان
عَمَل — کام' مشغلہ' ریاضت' محنت' ہاتھ پاؤں اعضائے جسمانی استعمال کرنا
أَرض — زمین
عَرض — گزارش' التماس' چوڑائی پاٹ
فَاعِل — کام کرنے والا
فَائِل — مسل، لڑی، قطار، کاغذات کا مجموعہ جو سلسلہ وار یا تاریخ وار رکھا جائے
مُعَجَّل — فوراً' جلد' ہاتھوں ہاتھ
مُؤَجَّل — مہلت دیا گیا' کسی وقت پر موقوف رکھا گیا۔

۲۔ ت اور ط

دو مثالیں: ۱۔ تارک...... طارِق۔ ۲۔ تابِع...... طابِع

ان الفاظ کے معانی

تارِک — چھوڑنے والا' ترک کرنے والا

طارِق وہ ستارہ جو صبح کو نکلتا ہے' رات کا سفر

تابِع ماتحت' مطیع' فرماں بردار

طابِع چھاپنے والا' پرنٹر

۳۔ ح۔ ہ

دو مثالیں : ۱۔ حامی  بامی۔۲۔ حلقہ  ہلکا

ان الفاظ کے معانی

حامی حمایت کرنے والا' مددگار

بامی اقرار' ہاں کرنا

حلقہ دائرہ' احاطہ' لوہے' لکڑی یا کسی اور چیز کا گول کنڈا' مجلس' جماعت' علاقہ

ہلکا کم وزن' سبک' کم ظرف' گھٹیا' بے عزت' حقیر

۴۔ ث' س' ص

تین مثالیں : ۱۔ کثرت ...... کسرت ۔۲۔ حسین ...... حصین ۔۳۔ رسد  رصد

ان الفاظ کے معانی

کثرت زیادتی' افراط' بہتات

کَسرت ورزش' مشق' مہارت

حَسین خوب صورت

حَصِین مضبوط' محفوظ

رَسَد راشن' زادِ راہ' جنس غلہ' حِصّہ' نصیب' ذخیرہ جو قافلے یا لشکر کے ہمراہ ہو

رَصَد دیکھنا' مشاہدہ (نجومِ فلکی کا)

۵۔ ذ' ز' ض' ظ

چار مثالیں : ۱۔ نذیر ...... نظیر۔ ۲۔ آذر ...... آزر۔ ۳۔ غیض ...... غیظ

۴۔ ظن ...... زن

ان الفاظ کے معانی

نذیر ڈرانے والا' اللہ کا خوف دلانے والا

نظیر مانند' نمونہ' مثال

آذر　　ایرانی شمسی سال کا نواں مہینہ جو جنوری میں آتا ہے۔ آگ، چنگاری

آزر　　حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام

غیض　　ناقص' ادھورا' ناتمام بچہ جو وقت سے پہلے پیدا ہو جائے

غَیظ　　سخت غصہ' غصے کی تیزی' قہر

ظَن　　گمان' خیال' اندیشہ

زَن　　عورت

۶۔ ق۔ ک

دو مثالیں : ا۔ نُقطہ ...... نُکتہ۔ ۲۔ قَمَر ...... کَمَر

ان الفاظ کے معانی

نُقطہ　　بِندی' صفر' مرکز

نُکتہ　　باریکی' تہ کی بات' لطیفہ' چٹکلہ

قَمَر　　چاند

کَمَر　　جسم کے بیچ کا پچھلا حصہ، پیٹھ، پشت

۷۔ ژ۔ ی

ی (یا) سے شروع ہونے والے یا ایسے الفاظ جن میں ''ی'' موجود ہو' بے شمار ہیں لیکن ژ سے شروع ہونے وہ الفاظ جن میں ژ موجود ہو محدود ہیں۔ ان سے اردو لکھنے اور بولنے والے اصحاب بالعموم آگاہ ہیں اس لیے ''ی'' اور ''ژ'' کی آوازوں میں مماثلت ہونے کے باوجود ان کو صحیح طور پر احاطہ تحریر میں لانے (یعنی ان کے صحیح املا) میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ ژ کے ساتھ لکھنے والے کثیر الاستعمال الفاظ کے معنی یہ ہیں۔

اَژدر　　اژدہا' لمبا موٹا سانپ

پژمُردہ　　افسردہ' مرجھایا ہوا

پژمُردگی　　افسردگی' غمگینی' بے کیفی

ژالہ　　اولا

ژالہ باری　　اولے پڑنا' اولوں کی بارش

ژاژ خائی بیہودہ گوئی، بکواس
ژرف گہرا، عمیق، مکمل، انتہا کو پہنچا ہوا
ژولیدگی پریشانی، الجھاؤ، الجھن
ژولیدہ الجھا ہوا، پریشان، درہم برہم
ژولیدہ مُو بکھرے ہوئے بالوں والا
ژولیدہ حال خستہ حال، پریشان حال
شیرِژیاں غضبناک، خوفناک شیر
کژدُم بچھو، عقرب
مُژدہ خوشخبری، بشارت، مبارکباد
مِژہ پلک
مِژگان مژہ کی جمع (پلکیں)
نژاد اصل و نسب، نسل
ٹیلی وژن یا ٹیلی ویژن (Television)

ان کے علاوہ ''ژ'' والے کچھ اور الفاظ بھی ہیں لیکن وہ بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ باقی چھ اقسام کے الفاظ میں سے بعض کا باہمی فرق تو لہجے کی تبدیلی سے معلوم ہوسکتا ہے لیکن بہت سے الفاظ کی نوعیت ان کے محلِّ استعمال پر غور کرنے ہی سے معلوم ہوسکتی ہے۔ اس سلسلے میں لغت کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔

۲۔ واؤ (و) اردو حروفِ تہجی کا تینتیسواں حرف ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ واؤ معروف اور واؤ مجہول۔ جس لفظ میں واؤ معروف آئے اس سے پہلے کے حرف پر پیش (ضمہ) چاہیے۔

مثلاً چُولھا، دُور، ظُہور

جس لفظ میں واؤ مجہول ہو اس سے پہلے کا لفظ خالی رہے گا۔ مثلاً چور، شور، گور

۳۔ یا (ی) اردو حروفِ تہجی کا آخری حرف ہے۔یہ بھی دو قسم کی ہے معروف اور مجہول۔ ان کے تلفّظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اس فرق کو ظاہر کرنے کے لیے یائے معروف گول ''ی'' سے لکھی جاتی ہے جیسے خالی، بولی، دِلّی وغیرہ اور یائے مجہول کو لمبی

''ے'' سے لکھا جاتا ہے جیسے لکھے' نیچے' ہے وغیرہ

جب یائے معروف کسی لفظ کے درمیان آئے تو اس سے پہلے کے حرف کے نیچے زیر ڈالنی چاہیے جیسے ہیرا' کھیر' پیر وغیرہ مگر یائے مجہول سے پہلے کا حرف خالی رہے گا جیسے بیر' دیر' سویرا وغیرہ

۴۔ ہا (ہ) اردو حروفِ تہجی کا چونتیسواں حرف ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔ ہائے ملفوظ' ہائے مخلوط اور ہائے مختفی

ہائے مختفی عموماً الفاظ کے آخر میں آتی ہے جیسے آہ' واہ' گاہ' سایہ' توبہ' تجربہ' حوصلہ' علاوہ وغیرہ۔ پہلی دونوں قسموں کی تفصیل یہ ہے۔

ہائے ملفوظ : یہ حرف سالم ہے اور تلفظ میں اپنی الگ آواز رکھتا ہے۔ مثلاً یہاں' وہاں' پہل' گہر' پہر' ہاتھ' کہا' رہا' وغیرہ

ہائے مخلوط یا دوچشمی ہا ''ھ'' : یہ حروفِ تہجی کے بعض حروف سے مخلوط ہوتی ہے اور ان حروف کی اپنی آواز سے مختلف آواز پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ مثلاً بھائی' پھول' پھر' تھالی' ٹھوکر' دھوبی' ادھر' کدھر' ڈھول' دھوکا وغیرہ

دوچشمی ھ کا رشتہ بالعموم ان حروف سے ہوتا ہے۔

ب (بھ) پ (پھ) ت (تھ) ٹ (ٹھ) ج (جھ) چ (چھ) د (دھ) ڈ (ڈھ) ڑ (ڑھ) ک (کھ) گ (گھ) ل (لھ) م (مھ) ن (نھ)۔ اگر ہائے ملفوظ کے الفاظ میں ہائے مخلوط کا املا کر دیا جائے تو معنویت تبدیل ہو سکتی ہے۔ مثلاً ''پہل'' کو پھل یا ''گہر'' کو گھر یا ''بہائی'' کو ''بھائی'' یا ''کہا'' کو ''کھا'' یا ''پہر'' کو ''پھر'' لکھنے سے بالکل مختلف المعنی لفظ بن جاتا ہے۔ اسی پر دوسرے الفاظ کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

بعض اہلِ علم اپنی تحریروں میں ہائے مخلوط (ھ) کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں انہیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہائے ملفوظ (کہنی دارہ) کی آواز رکھنے والے الفاظ کو ہائے مخلوط (ھ) سے ہرگز نہیں لکھنا چاہیے۔ مثلاً پہل کو پھل' چہرہ کو چھرہ' بہن کو بھن لکھنے سے نہایت مضحکہ خیز صورت بنے گی۔

۵۔ مذکورہ قاعدے کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل الفاظ کو ہمیشہ دو چشمی ھ سے لکھنا چاہیے۔

دلھن، دولھا، چولھا، ادھر، کدھر، ننھا، دھوکا، کڑھائی، ڈاڑھی، چودھری، کولھو، گھاتی، پھول، تھالی، ٹھوکر، جھولی، کمھار، چھلنی، بڑھئی، ڈھول، کھانا وغیرہ

اصولاً تمہارا، تمہیں، انہیں، انہوں، جنہیں، جنہوں کو بھی دو چشمی ھ سے لکھنا چاہیے یعنی تمھارا، تمھیں، انھیں، انھوں، جنھیں، جنھوں۔ لیکن ان الفاظ کو ہائے ملفوظ (ہ) سے لکھنے کا عام چلن ہوگیا ہے اس لیے اس طرزِ املا کو غلط العام سمجھنا چاہیے۔

ذیل کے الفاظ کو ہمیشہ ہائے ملفوظ (ہ) سے لکھنا چاہیے۔ کہیں، نہیں، یہیں، یہی، وہی، انہی، ہاتھ، بہت، بہن، پہلے، کہاں، جہاں، وہاں، یہاں، دیہاتی، بہار، ٹہنی، پہل، چہرہ، دوپہر، پہننا، پہنانا، پہچان، پہچاننا، گہرا وغیرہ

۶۔ ہندی الفاظ کے آخر میں ہائے مختفی نہیں ہوتی اس لیے ان کو اردو میں لکھتے وقت آخر میں الف لکھنا چاہیے۔

مثلاً دھوکہ، کلیجہ، پیسہ، دھیلہ، مہینہ، پہیہ، باڑہ، کرتہ کی جگہ دھوکا، کلیجا، پیسا، دھیلا، مہینا، پہیا، باڑا، کرتا لکھنا صحیح ہے (یہ الگ بات ہے کہ اکثر اہلِ قلم ان کو پہلی صورت ہی میں لکھنا پسند کرتے ہیں) اس لیے غلط العام سمجھ کر اس طرزِ املا کو قبول کر لینا چاہیے ترجیح بہرحال دوسری صورت ہی کو حاصل رہے گی۔

۷۔ مرکب الفاظ میں "ص" اور "ض" کے بعد دندانہ ڈالنا ضروری ہے۔ مثلاً قصہ، حصہ، صباء، اصول، صحت، فضل، صبح، مرصع، فریضہ، فضیلت، غضب، ضیا وغیرہ۔

۸۔ کسی مرکب لفظ کے اندر نونِ غنہ ہو تو اس (ں) پر الٹا جزم لگانا چاہیے (اگر ان کا صحیح تلفظ خواص و عام کی زبان پر ہو تو پھر الٹا جزم لگانا ضروری نہیں) مثلاً اونٹ، بھنور، جنگ، رنگ، سینگ، کنواں، پھونک، چھانٹ، بانٹ، ڈھونڈنا، کھینچنا، کھانسنا وغیرہ

اگر نون غنہ لفظ کے آخر میں ہو تو اس میں نقطہ نہیں ڈالا جائے گا۔ مثلاً کہاں، وہاں، یہاں، کہیں، وہیں، یہیں وغیرہ۔

۹۔ عربی کے جو الفاظ "ل" (لام) سے شروع ہوں اور ان سے پہلے "ال" ہو تو دو

''ل'' لکھے جائیں گے۔ مثلاً اصل لفظ لطیف کے ساتھ عبد ملانے کے لیے ''ال'' لگانا ضروری ہے اس لیے املا ہوگی عبداللطیف' اسی طرح اصل لغات کے ساتھ فیروز لگانا ہوتو اس کی املا ہوگی فیروزاللغات وہٰذ القیاس

۱۰۔ عربی کے بہت سے الفاظ کے آخر میں ہمزہ (ء) ہوتا ہے۔

مثلاً ابتداء' اخفاء' املاء' فقراء' شعراء' علماء' انبیاء' بناء' ضیاء' حکماء وغیرہ

ایسے الفاظ کو اردو میں لکھتے وقت ان کے آخر میں ہمزہ ڈالنا ضروری نہیں البتہ اگر یہ مضاف ہوں تو ان کے آخر میں یائے مجہول لکھ کر اس کے اوپر ہمزہ ڈالا جائے گا اور ان کی شکل اس طرح ہوگی۔

ابتدائے عشق' اخفائے راز' املائے صحیح' فقرائے اسلام' شعرائے لاہور' علمائے کراچی' انبیائے بنی اسرائیل' بنائے مسجد' ضیائے حرم' حکمائے حاذق۔

۱۱۔ واوِ عطف سے پہلے اگر الف' یائے معروف یائے مجہول' واؤ یا ہائے مختفی ہو' اس صورت میں واؤ پر ہمزہ نہیں لکھا جائے گا۔ مثلاً دنیا و دین' ابتدا و انتہا' انبیا و اولیا' گرمی و سردی' ترقی و تنزل' مے و جام' نے و نغمہ' نالہ و فریاد' دیدہ و شنیدہ' سبو و جام' نشوونما' گیسو و رخ وغیرہ

۱۲۔ ہمزہ کو علامتِ اضافت کے طور پر صرف اسی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب لفظ کے آخر میں ہائے مختفی ہو جیسے نسخۂ کیمیا' پیمانۂ مے' نغمۂ عندلیب' کعبۂ دل جلوۂ طور وغیرہ یہ ہمزہ مکسور سمجھا جائے گا اور اس کے نیچے زیر نہیں لگائی جائے گی۔

۱۳۔ اس سے قطع نظر کہ بعض ناموں کی املا کی عربی میں کیا صورت ہے' اردو میں ان سب میں ہمزہ لکھا جائے گا جیسے ضیاء الدین' علاء الدین' ثناء اللہ' ذکاء اللہ عطاء اللہ، عطاء الرحمٰن، ثناء الرحمٰن وغیرہ۔

بعض اہلِ قلم ایسے نام لکھتے وقت ہمزہ کے نیچے ''ؤ'' (واؤ) ڈال دیتے ہیں۔ یہ طرزِ املا صحیح نہیں (اگرچہ بعض کے نزدیک یہ غلط العام ہے)

۱۴۔ عربی زبان کے بعض الفاظ جو فاعل یا فعائل کے وزن پر آئیں ان میں کبھی الف کے بعد ہمزہ ہوتا ہے جو ی (یا) کی صورت میں لکھا جاتا ہے ان کے نیچے دو نقطے دینا غلط ہے کیونکہ وہ ہمزہ ہے ''یا'' نہیں جیسے بائع' زائل' مائل' قائل' شدائد

ذرائع' وقائع' وظائف' حقائق' قبائل' رذائل' مسائل' زمائم' قرائن وغیرہ۔

۱۵۔ جس لفظ کے آخر میں ''ع'' (عین) ماقبل مفتوح آتا ہے جیسے مرقع' موقع' مطبع وغیرہ جب ان کے ساتھ۔ کا' کے' کی' نے' سے' میں' تک' تر' والا (حرف عاملہ) آئیں یا یہ الفاظ جمع کے مقام پر استعمال کیے جائیں تو ''ع'' سے پہلے کا مفتوح حرف مکسور بولا جاتا ہے یعنی اس کی فتحہ (زبر) زیر (کسرہ) سے بدل جاتی ہے جیسے مُرَقِع' مَوقِع' مَطبِع ان کو مرقعے' موقعے' مطبعے بولنا تو صحیح ہے لیکن اس طرح لکھنا درست نہیں۔

۱۶۔ اردو الفاظ کے ساتھ فارسی اضافت جائز نہیں جیسے بزمِ سوگ' دریائے آنسو وغیرہ۔

۱۷۔ جو الفاظ عربی نہ ہوں' ان پر تنوین نہیں آتی اس لیے اندازاً یا رسیداً لکھنا صحیح نہیں...... ہاں جن عربی الفاظ کے آخر میں ت یا ہ ہو ان پر ''زبر'' کی تنوین اس طرح ہوگی قدرۃً' اشارۃً ان کے علاوہ دوسرے الفاظ میں زبر کی تنوین کے لیے الف کا اضافہ کیا جائے گا۔ جیسے یقین سے یقیناً' اتفاق سے اتفاقاً۔

۱۸۔ عربی کے ان حروف کو قمری حروف کہا جاتا ہے۔

ب' ج' ح' خ' ع' غ' ف' ق' ک' م' و' ہ' ء' ی

اردو کے مرکب الفاظ میں ان سے پہلے یا بعد جو لام (لامِ تعریف) آتا ہے اسے لازماً پڑھا جاتا ہے جیسے دارالعلوم' دارالفنا' دارالقضا' بالفرض' حق الیقین' بالقصد' عبدالکریم' عبدالماجد' قرۃ العین' بوالہوس' بالواسطہ' بالخصوص وغیرہ

۱۹۔ عربی کے درج ذیل ۱۴ حروف کو حروفِ شمسی کہا جاتا ہے۔

ت' ث' د' ذ' ر' ز' س' ش' ص' ض' ط' ظ' ل' ن

ان کے پہلے لام تعریف آجائے تو اس کو پڑھا نہیں جاتا اور یہ حروف مشدّد ہوکر پڑھے جاتے ہیں جیسے عبدالربّ' عبدالرحمٰن' عبداللطیف' دارالسلطنت' فضل الدین' فخرالزمان' عمادالدولہ' بالذات' بالتحقیق' بالتخصیص وغیرہ۔

۲۰۔ املا میں اوقاف (جمع وقف Punctuation) کی بڑی اہمیت ہے۔ اوقاف سے مراد وہ علامتیں ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے یا جملے کے ایک حصے کو

اس کے دوسرے حصے سے علیحدہ کریں نیز کسی مضمون، پیرے یا عبارت کا اختتام ظاہر کریں۔ ان اوقاف کے نام اور شکل اس طرح ہیں۔

| نام | علامت | کیفیت |
|---|---|---|
| ۱۔ سکتہ | ، | سب سے چھوٹا ٹھیراؤ |
| ۲۔ وقفہ | ؛ | سکتے سے قدرے زیادہ ٹھیراؤ |
| ۳۔ ختمہ | ۔ | طویل ٹھیراؤ یا کسی عبارت، پیرے یا مضمون کے مکمل ہونے کی علامت |
| ۴۔ رابطہ | : | وقفہ سے کچھ زیادہ ٹھیراؤ |
| ۵۔ تفصیلیہ | :- | کسی فہرست یا اقتباس کو درج کرنے سے پہلے یہ علامت دی جاتی ہے |
| ۶۔ سوالیہ | ؟ | کسی سوالیہ جملے کے آخر میں یہ علامت دی جاتی ہے۔ |
| ۷۔ ندائیہ | ! | ندائیہ جملوں کے بعد یہ علامت دی جاتی ہے |
| ۸۔ خط | ---- | جملہ معترضہ کے اول اور آخر میں ختمہ کی علامت سے چار پانچ گنا طویل لکیر ڈالی جاتی ہے اسے خط کہا جاتا ہے |
| ۹۔ واوین | " " | جب کسی لفظ کو بطور حقارت یا مذاق غلط معنوں میں لکھنا ہو یا کسی خاص لفظ یا جملے پر زور دینا ہو یا کسی دوسرے کا قول دہرانا ہو تو واوین استعمال ہوتی ہیں۔ |
| ۱۰۔ قوسین | ( ) | کسی لفظ یا جملے کے معنی اور تشریح یا وضاحت قوسین کے درمیان کی جاتی ہے۔ |

۲۱۔ اردو کے جن افعالِ ماضی میں یا (ی/ ے) سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو یعنی وہ مکسور ہو ان کے واحد اور جمع کے صیغوں (یا فعل کی تعظیمی اور امر کی صورت) میں ہمزہ (ء) نہیں آئے گا۔ ان کی تصریفی صورت اس طرح ہوگی:

| مصدر | ماضی | تصریفی یا تعظیمی/ امر کی صورت |
|---|---|---|
| پینا | پیا | پیے، پییں، پیو |
| جینا | جیا | جیے، جییں، جیو |

| | | |
|---|---|---|
| کرنا | کیا | کیے |
| دینا | دیا | دیے |
| لینا | لیا | لیے |

۲۲۔ جن افعالِ ماضی میں "یا" (ی) سے پہلے والے حرف پر زبر ہو یا الف ہو یا واؤ ساکن ہو، انہیں تصریفی صورت میں ہمزہ کے ساتھ لکھا جائے گا۔

مثلاً:

| مصدر | فعل ماضی | تصریفی صورت |
|---|---|---|
| رونا | رویا | روئے، روئیں |
| دھونا | دھویا | دھوئے، دھوئیں، دھوؤ |
| کھانا | کھایا | کھائے، کھائیں، کھاؤ |
| لانا | لانا | لائے، لائیں، لاؤ |
| آنا | آیا | آئے، آئیں، آؤ |
| پانا | پایا | پائے، پائیں، پاؤ |

۲۳۔ فعل کی تعظیمی صورت میں (جو بالعموم فعل امر کی ایک صورت ہوتی ہے) لفظ کے آخر میں دو "یا" (ی۔ ے) آئیں گی جیسے کیجیے میں ج ی ے۔ اکثر لوگ ایک "ی" کی جگہ ہمزہ لکھ دیتے ہیں جیسے کیجیے کے بجائے کیجئے۔

یہ طرزِ املا غلط ہے۔ ہمزہ صرف ان الفاظ میں آئے گا جن کے افعال کے مصادر کی علامت نا سے پہلے الف یا واؤ ہو جیسے آنا سے آیئے، سونا سے سویئے۔

پہلی قسم کے چند افعال یہ ہیں:

کیجیے، لیجیے، دیجیے، پیجیے، اتاریے، پکاریے، لکھیے، پڑھیے، بولیے، توڑیے، جوڑیے، کھینچیے، ماریے، چڑھیے، سنواریے، سدھاریے، چلیے، بیٹھیے، بڑھیے، نکلیے، اتریے وغیرہ

دوسری قسم کے چند افعال یہ ہیں (جن کی علامت مصدر سے پہلے الف یا واؤ ہے مثلاً رونا، سونا، لانا، آنا، جانا، کھانا، اٹھانا وغیرہ)

رویئے، سویئے، لایئے، آیئے، جایئے، کھایئے، اٹھایئے وغیرہ

یہ ہمزہ ایسے الفاظ کا جز ہوتا ہے، "ی" کی جگہ پر نہیں آتا۔ "ی" ان الفاظ

میں بہرصورت دو ہی ہوتی ہیں۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایسے الفاظ میں ہمزہ الگ حرف شمار ہوگا مثلاً روپیے چار کا نہیں بلکہ پانچ حروف کا مجموعہ ہے ر' و' ء' ی' ے
اسی طرح اٹھایئے پانچ نہیں بلکہ چھ حروف پر مشتمل ہے۔ ا' ٹھ' ا' ء' ی' ے
بہت سے عربی الفاظ کی جمع میں ہمزہ آتا ہے۔ بعض لوگ ہمزہ کی جگہ ی لکھ دیتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل صحیح نہیں۔ جن الفاظ کی جمع میں ہمزہ آتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

فرض' فائدہ' عقیدہ' جزیرہ' شرط' نتیجہ' وسیلہ' قبیلہ' عزم' خزانہ' وظیفہ' ذریعہ' قصیدہ' کیفیت' رسالہ' جریدہ' دلیل وغیرہ

ان کی جمع یہ ہوگی:

فرائض' فوائد' عقائد' جزائر' شرائط' نتائج' وسائل' قبائل' عزائم' خزائن' وظائف' ذرائع' قصائد' کوائف' رسائل' جرائد' دلائل' وغیرہ

ان میں سے کسی بھی لفظ میں ''ی'' ہمزہ کی جگہ نہیں لے سکتی مثلاً فرائض کو فرایض' فوائد کو فواید' شرائط کو شرایط لکھنا بالکل غلط ہے۔

# مظلوم الفاظ

## جن کی املا عام طور پر غلط کی جارہی ہے

عرصہ سے غلط املا کی بے شمار مثالیں مشاہدے میں آرہی ہیں۔ یہ غلط املا جن اصحاب کے قلم کی ''مرہونِ منت'' ہے، ان میں بہت سے صحافی، اُدبا اور شُعرا شامل ہیں (نہ صرف نوآموز بلکہ کچھ بزرگ بھی) یہاں ایسے الفاظ درج کیے جارہے ہیں جن کی املا عام طور پر غلط کی جارہی ہے۔ ان میں جو الفاظ غلط العام کے زمرے میں آتے ہیں ان سے تو صرفِ نظر کیا جاسکتا ہے مگر دوسرے تمام الفاظ کی غلط املا سے احتراز لازم ہے۔

| غلط املا | صحیح املا | غلط املا | صحیح املا |
|---|---|---|---|
| آذان | اذان | آذوقہ (بمعنی دانہ پانی، تھوڑی غذا زندگی کی لازمی ضروریات گزارنے کا سامان) | آزوقہ، آزقہ |
| آسامی | اسامی | | |
| احتیاطً | احتیاطاً | | |
| استعفیٰ (غلط العام) | استعفا | | |
| اسلام علیکم<br>اسلام وعلیکم | اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ | ابھی بھی | ابھی (اس کے ساتھ بھی لکھنا غلط ہے) |
| اصلذر | اصل زر | اعلانیہ | علانیہ |
| اغلبًا | غالباً | اندازاً (اندازہ پر تنوین غلط ہے) | اندازے سے یا تخمیناً |
| انہوں (غلط العام) | انھوں | | |
| انہیں (غلط العام) | انھیں | اوسطً (آخر میں تنوین غلط ہے) | اوسط |
| اولوالعزم | اولُوالعزم | | |

| غلط املا | صحیح املا | غلط املا | صحیح املا |
|---|---|---|---|
| ایزاد | ازدیاد۔ زیادہ | بچگانہ (گ کے ساتھ غلط ہے) | بچکانہ |
| برائے کرم | براہِ کرم | | |
| بدیہ گوئی | بدیہہ گوئی | برس ہا برس۔ برسہا برس | سالہا سال |
| بالمشافہ | بالمشافہہ | بمع، بمعہ | مع |
| بھروسہ (غلط العام) | بھروسا | بے نیل و مرام یا بے نَیل و مَرام | بے نَیلِ مَرام |
| پایۂ تخت | پائے تخت | پٹاخہ | پٹاخا |
| پرواہ (آخر میں ہ غلط ہے) | پروا | پشیمانگی | پشیمانی |
| پہیہ | پہیا | پیسہ | پیسا |
| تشبیہہ | تشبیہ | تماشہ | تماشا |
| تقاضہ | تقاضا | تمہارا، تمہیں، تمہارے (غلط العام) | تمھارا، تمھیں، تمھارے |
| تنبیہہ | تنبیہ | ٹانگہ | تانگہ |
| توجیہہ | توجیہ | جنہوں، جنہیں (غلط العام) | جنھوں، جنھیں |
| ٹکر گدا | ٹکڑ گدا | | |
| جائیداد | جائداد | | |
| چاق و چوبند | چاق چوبند | چولہا | چولھا |
| چوہدری | چودھری | چیخ و پکار | چیخ پکار |
| حامی بھرنا | ہامی بھرنا | حلوہ | حلوا |
| حیرانگی | حیرت۔ حیرانی | خورد | خُرد |
| خوردونوش | خورونوش | دائم المریض | دائم المرض یا دائمی مریض |
| درستگی | درستی | دوکان | دُکان۔ دُکّان |
| دولہا | دولھا | دلہن | دلھن |
| دونو | دونوں | دھوکہ (غلط العام) | دھوکا |

| غلط املا | صحیح املا | غلط املا | صحیح املا |
|---|---|---|---|
| دھیلہ | دھیلا | دوئم | دوم |
| ذخّار | زخّار | ذکریا | زَکَرِیَّا |
| رُجحان | رُجحان | رجعتِ قہقری | رجعتِ (قہقرای) |
| روئیداد | روداد | زرا | ذرا |
| سہولیت | سہولت | سوئم | سوم |
| شان گمان، | سان گمان | طلاطم | تلاطم |
| سان و گمان | | عیدالضحیٰ | عیدالاضحیٰ، عیداضحی |
| غرضیکہ | غرضکہ | غیض وغضب | غیظ وغضب |
| فوتیدگی | وفات، انتقال | فی البدیہ | فی البدیہہ |
| فی الواقعہ، فی الواقعی | فی الواقع | قرأت/قرئت | قراءت |
| قمیض | قمیص | قہقہ | قہقہہ |
| قریب المرگ (غلط العام) | قریب الموت | کارکردگی | کارگزاری |
| کانٹ چھانٹ | کاٹ چھانٹ | کاروائی | کارروائی |
| کُرتہ | کُرتا | کبھی بھی | کبھی (کبھی کے بعد بھی غلط ہے) |
| کمہار | کمھار | | |
| کوائف (غلط العام) | کیفیات | کولہو | کولھو |
| کلہاڑا، کلہاڑی | کلھاڑا، کلھاڑی | کھنڈرات | کھنڈر (واحد اور جمع دونوں کے لیے صحیح ہے) |
| کلیجہ | کلیجا | | |
| گرم مصالح | گرم مسالا | گذارش | گزارش |
| گذارہ | گزارہ | گذر | گزر |
| گذرنا | گزرنا | گذشتہ | گزشتہ |

| غلط املا | صحیح املا | غلط املا | صحیح املا |
|---|---|---|---|
| لاپرواہ، لاپرواہی | لاپروا، لاپروائی | لاچار | ناچار |
| بے پرواہ، بے پرواہی | بے پروا، بے پروائی | مجرب غذا | چرب غذا |
| مُتَوَفِّی (بمعنی وفات پا جانے والا) | مُتوفیٰ | محتاجگی | محتاجی |
| | | مُرَبَّہ (غلط العام) | مُرَبّا یا مُرَبّیٰ |
| مُحَشِّی (وہ کتاب جس کے حاشیہ میں اس کی شرح کی گئی ہو) | مُحَشّیٰ | محمد الرّسول اللہ | محمد رسول اللہ |
| | | مسمی (غلط العام) | مُسَمّیٰ |
| | | مشکور | شاکر یا ممنون |
| مصئون (یعنی محفوظ) | مَصُون | مُعِمَّہ | مُعَمّا |
| مکتبۂ فکر | مکتبِ فکر | مُوَقَّف | مَوْقِف |
| مہینہ (غلط العام) | مہینا | ناراضگی | ناراضی |
| ناطہ | ناتا | ناواقفی | ناواقفیت |
| نقطہ چینی | نکتہ چینی | نکتۂ نظر | نقطۂ نظر |
| نگہت | نکہت | وطیرہ | وتیرہ |

# دو سَو ہم شکل (مماثل) الفاظ

یہ الفاظ تحریر و تقریر میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے حروف پر جداگانہ اِعراب سے ان کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اس لیے انہیں استعمال کرتے وقت بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ان الفاظ کے علاوہ اردو زبان میں اور بھی بہت سے مماثل الفاظ ملتے ہیں۔ ان سب کا احاطہ کرنے کے لیے کُتُبِ لغت کی طرف رُجوع کرنا چاہیے۔

| لفظ | معنی |
|---|---|
| اَبطال | بَطَل کی جمع بَطَل بمعنی بہادر، سردار، ہیرو |
| اِبطال | باطل کرنا، جھوٹا کرنا |
| اَتَم | مکمل، کامل، پورا |
| اُتَم | افضل سب سے اچھا، برتر، اعلیٰ، نہایت مناسب، شریف نیچ کی ضد |
| اَجَل | موت |
| اَجَلّ | ذی شان، اعلیٰ، بڑا |
| اَحَد | واحد، یکتا |
| اُحُد | مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ |
| اَحکام | حکم کی جمع |
| اِحکام | مضبوط کرنا |
| اَحیا | حی کی جمع، زندہ لوگ، قبیلے، خانوادے |
| اِحیا | زندہ کرنا |
| اَشفاق | شفقت کی جگہ، لطف و عنایت |
| اِشفاق | حسنِ سلوک، مہربانی کا برتاؤ |
| اَشکال | شکل کی جمع |

| | |
|---|---|
| اِشکال | مشکل، دشواری |
| اَعراب | اعرابی کی جمع |
| اِعراب | حروف کی حرکات کی علامات (زبر، زیر، پیش وغیرہ) |
| اَعلام | (علم کی حرکات) جھنڈے، پھریرے، مشاہیر، ممتاز لوگ |
| اِعلام | اعلان، اطلاع، تعارف نامہ |
| اَطناب | خیمے (تبو) کی رسیاں |
| اِطناب | طول دینا |
| اَقدام | قدم کی جمع |
| اِقدام | قدم اٹھانا |
| اَلَم | دکھ، غم |
| عَلَم | جھنڈا، پھریرا |
| اِنس | انسان، آدمی |
| اُنس | محبت، پیار، میل جول، رغبت |
| بابُل | والد، ایک گیت جو لڑکی کی رخصتی کے وقت گایا جاتا ہے |
| بابِل | عراقِ قدیم کا ایک شہر۔ اس کے کھنڈر موجودہ بغداد سے ۶۰ میل جانبِ جنوب پائے جاتے ہیں۔ |
| بَس | (کثیر المعانی لفظ ہے) کافی، بہت سے، نہایت، زیادہ، القصہ، فقط صرف، سب، تمام، کل حاصلِ کلام، اور نہیں، اب نہیں، ٹھہرو، رکو، دم لو، خبردار، حکم، اختیار، قابو، قدرت، مرضی، بڑی موٹر گاڑی جو مسافروں کی نقل و حرکت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ |
| بِس | زہر، کوئی کڑوی ناگوار چیز، کینہ، حسد، شرارت کی چیز، جھگڑا فساد پیدا کرنے والی چیز |
| بَل | زور، قوت، ہمت، قابلیت، غرور، نخوت، سہارا، حمایت، خم، کجی، سلوٹ، شکن، موٹاپا، ٹیڑھ، تیزی، تندی سختی |
| بِل | سوراخ، چھید، حشرات الارض کے رہنے کا سوراخ، حساب کی فرد، |

ہنڈی' چیک مسودۂ قانون جو منظوری کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

بَلّا — کڑی' ڈنڈا' کشتی کا قلابہ' لکڑی کا ایک آلہ جس سے گیند کے ساتھ کھیلتے ہیں جیسے کرکٹ' ٹینس

بَلاَ — تکلیف، مصیبت، آفت، قہر، دکھ، سختی، زحمت، جن، بھوت، آسیب، سایہ، ڈائن' چڑیل' حد سے زیادہ چست چالاک' مشّاق' خوفناک' مہیب

بِلا — بجز' سوا' بغیر

بِلّا — بلی کا نر

بَن — جنگل' بیابان' صحرا' درختوں کا جھنڈ

بِن — بغیر' بجز' بدون' ابن (بیٹے) کا مخفف

بُن — جڑ' بنیاد' انتہا' نچلا حصہ' سرا' نوک

بَول — پیشاب

بول — بات' کلمہ' حکم' طعنہ' طنز' نکاح' گیت کے الفاظ' گیت کا ٹکڑا بولنا مصدر سے صیغۂ امر

پارس — (یا فارس Pars or Fars) ایران کا ایک نام

پَارَس — ایک مفروضہ پتھر جو لوہے کو چھو کر سونا بنا دیتا ہے

تارِک — چھوڑنے والا، ترک کرنے والا

طارِق — وہ ستارہ جو صبح کو نکلتا ہے، رات کا سفر

تابِع — ماتحت، مطیع، فرمانبردار

طابِع — چھاپنے والا، پرنٹر

تَک — حد ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں' پاس' نزدیک' تکنا مصدر سے صیغۂ امر

تُک — قافیہ' سجع' وہ بات جو اپنی طرف سے بنائی جائے

ثِقَل — بوجھ' سامان

ثِقل — بھاری پن

جَد — دادا

| | |
|---|---|
| جِد | کوشش، تندہی |
| جِسْت | ایک نیلگوں سفید دھات جو دوسری دھاتوں کو مرکب کرنے کے کام آتی ہے۔ |
| جَسْت | چھلانگ، قلانچ، چوکڑی، پھاند |
| جُسْت | تلاش |
| جَل | پانی |
| جُل | دھوکا، فریب، مکر، چال، جھانسا |
| جَلّ | بزرگ، باعظمت |
| جَلانا | آگ لگانا، غصہ دلانا، دق کرنا، تنگ کرنا، چھیڑنا |
| جِلانا | زندہ کرنا، جان ڈالنا، تازگی بخشنا |
| جَنّات | جنت کی جمع |
| جِنّات | جن کی جمع غلط العام کے طور پر اردو میں مروّج ہے۔ |
| جھُری | شکن |
| جھَری | درز، دراڑ |
| جَھک جَھک | بکواس |
| جِھک جِھک | جھگڑا، تکرار، بخشا بخشی |
| حامی | حمایت کرنے والا، مددگار |
| ہامی | اقرار، ہاں کرنا |
| حَب | گولی، دانہ |
| حُب | محبت، الفت، دوستی، آشنائی |
| حَسَب | سلسلۂ خاندان، ماں کی طرف کا نسبی سلسلہ، مال و جاہ کا شرف، دینی بزرگی |
| حَسب | مطابق، موافق |
| حَکَم | ثالث، منصف |
| حِکَم | دانائی (حکمت کی جمع) |
| حُکم | امر، فرمائش |

| | |
|---|---|
| حَمام | کبوتر، فاختہ وغیرہ |
| حَمّام | گرمابہ، نہانے کی جگہ، غسل خانہ |
| خاتَم | مہر، انگوٹھی، چھاپ |
| خاتِم | ختم کرنے والا، انجام یا اخیر کو پہنچانے والا |
| خُرد | چھوٹا، کم عمر |
| خِرَد | عقل، دانائی، سمجھ |
| خَصَم | شوہر |
| خَصْم | دشمن، آقا، مالک |
| خَفا | ناراض |
| خِفا | پوشیدگی، پردہ داری |
| خَلَف | بیٹا |
| خَلْف | پیچھے، عقب میں |
| خَلْط | ملا جلا، گڈ مڈ |
| خِلْط | طبی نظریے کے مطابق چار خلقی عناصر میں سے کوئی جس کے توازن سے صحت قائم رہتی ہے |
| خَلق | لوگ، مخلوق |
| خُلق | ملنساری، خوش مزاجی، عادت |
| خَلقت | لوگ، مخلوق |
| خِلقت | پیدائش، آفرینش، فطرت، سرشت |
| دَرد | تکلیف، ٹیس، کسک، رحم |
| دُرد | تلچھٹ، گاد |
| دَل | فوج، لشکر، گروہ، موٹائی، پتا، شگوفہ |
| دِل | قلب، کسی شے کا باطن، خواہش، مرضی، حوصلہ، جرأت، سخاوت، وسط، مرکز |
| دَھن | دولت، مال، جائداد، نصیب |
| دُھن | راگ کا انداز، لے، طرز، دھیان، خیال، شوق، سرگرمی، اشتیاق |

| | |
|---|---|
| دیر (دے ر) | وقفہ' عرصہ' مدت' توقف' ڈھیل |
| دَیر | مندر' بت خانہ |
| ذَبح | شرعی طور پر حلال کرنا' گلا کاٹنا |
| ذِبح | وہ جاندار جس کو ذبح کیا جائے |
| رَب | پروردگار' پالنے والا' اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام |
| رُب | کسی پھل کا رس جس کو پکا کر جما لیا جائے |
| رِحم | بچہ دانی' کوکھ |
| رَحم | مہربانی' کرم' ترس' بخشش |
| رَو | پانی کا بہاؤ' قطار' سلسلہ' سیلاب' لہر' کرنٹ' جوش |
| رُو | منہ' چہرہ' شکل وصورت' سبب' وجہ' رعایت' لحاظ |
| سَحر | صبح' فجر' تڑکا |
| سِحر | جادو' ٹونا' طلسم |
| سُدھارنا | درست کرنا' اصلاح کرنا |
| سِدھارنا | روانہ ہونا |
| سَن | سال برس' جنتری کا ایک سال' ایک پودا جس کے ریشے کی بوریاں رسیاں وغیرہ بنتی ہیں |
| سِن | عمر' سال مقدار عمر |
| سُن | بے حس و حرکت' ساکن' خموش' چپ چاپ' شل |
| سَیر | چلنا پھرنا' ہوا خوری' تفریح' سفر' سیاحت |
| سِیر | لہسن' آبی پودینہ' وہ اراضی جو زمیندار خود کاشت کرے |
| سِیَر | سیرت کی جمع |
| سیر (سے ر) | پُر' مطمئن' بھرا ہوا' بیزار' متنفر' ایک وزن جو ۸۰ تولے کا ہوتا ہے' اس وزن کا باٹ |
| شَق | چاک' پھٹا ہوا' دراڑ پڑا ہوا' دو ٹکڑے' دو لخت |
| شِق | کسی حساب یا فہرست یا فرد یا قانون کی مد' ٹکڑا' نصف حصہ' جزو |

شیر (شے ر) مشہور جانور، اسد، بہادر، جوانمرد، دلیر

شِیر دودھ

صَدِیق دوست

صِدّیق نہایت سچا، نہایت راست گو

صِرْف تنہا، اکیلا، فقط

صَرْف خرچ کرنا، پھیرنا، وہ علم جس سے کلموں کی شناخت اور ادل بدل معلوم ہو

صَفَر قمری سال کا دوسرا مہینہ

صِفر عدد بے قیمت جو دوسرے اعداد سے دائیں جانب مل کر ان کی قیمت کو دس گنا کر دیتا ہے

طَور طریقہ، ڈھنگ، طرز، حالت، قسم، نوع

طُور صحرائے سینا کا مشہور پہاڑ

عَالَم دنیا، زمانہ، مخلوق، حالت، صورت، ڈھنگ، چال

عَالِم بہت پڑھا لکھا، علم والا، مولوی، دانا

عَرْض گزارش، التماس، چوڑائی

اَرْض زمین

عِظَام عظیم کی جمع نیز عظم (ہڈی) کی جمع

عُظّام بزرگ، کلاں، بڑا

عَقد باندھنا، نکاح

عِقد ہار، مالا

عَیّار چالاک، بدمعاش

عِیار کسوٹی

غَیبَت عدم موجودگی، غیر حاضری

غِیبت پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا، کسی کی عدم موجودگی میں اس کی برائی کرنا

فَارِس شہسوار، گھوڑے کا سوار

فارِس (Fars) پارس کا مُعَرَّب، شمال مغربی ایران کا قدیم نام

قُوت غذا، خوراک

قُوَّت طاقت، زور، توانائی

کَرَم مہربانی، درگزر

کِرَم کیڑا

کَسَر نقص، کمی، گھاٹا، نقصان

کَسْر ٹوٹ پھوٹ، ٹکڑا، جزو، علمِ حساب میں اکائی کا ایک حصہ یا کئی حصے

کَل آنے والا دن یا گزرا ہوا دن، مشین، آلہ، کسی مشین کا حصہ یا جوڑ

کُل پورا، تمام، سارا

لِسان زبان، بولی

لَسّان بہت بولنے والا، چرب زبان

مَادَہ جنسِ مُؤنّث خصوصاً جانوروں کے لیے بولتے ہیں

مَادَّہ عنصری حقیقت، محسوس شے

مُتَرجِم ترجمہ کرنے والا

مُتَرجَم ترجمہ کیا ہوا

مُتَّفِق اتفاق کرنے والا

مُتَّفَق اتفاق کیا ہوا (مُتَّفَقَہ تانیث)

مَثَل کہاوت، مثال

مِثْل نمونہ، بدل

مُحَقَّق تحقیق کیا گیا، یقینی، درست

مُحَقِّق تحقیق کرنے والا

مُخَاطَب جس سے خطاب کیا گیا

مُخَاطِب خطاب کرنے والا

مُرَتَّب ترتیب دیا ہوا

مُرَتِّب ترتیب دینے والا

مُسلِم — مسلمان
مُسَلَّم — پورا، سارا، تسلیم کیا گیا، درست
مَس — چھونا، چھونے کا عمل، لگاؤ، رغبت
مِس — ایک دھات جس کے برتن بناتے ہیں، کنواری لڑکی، دوشیزہ
مُعتَمَد — جس پر بھروسا/ اعتماد کیا گیا، قابلِ اعتبار، سیکرٹری
مُعتَمِد — اعتماد/ بھروسا کرنے والا
مُعِین — اعانت کرنے والا، معاوِن، اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام (المعین)
مُعَیَّن — مقررہ، مقرر کیا گیا، ٹھہرایا گیا
مُکَلَّف — پُرتکلف، مزیّن، سجا ہوا، بھڑکیلا، تکلیف دیا گیا، عاقل بالغ
مُکَلِّف — تکلیف دینے والا، بلانے والا
مُنتَظَر — جس کا انتظار کیا جائے
مُنتَظِر — انتظار کرنے والا
مُنکَر — انکار کیا گیا، مکروہ، خراب، ناشائستہ، خلافِ شرع، ایک فرشتہ جو فرشتہ نکیر کے ساتھ مل کر قبر میں سوال کرے گا۔
مُنکِر — انکار کرنے والا، مکرنے والا، نہ ماننے والا، کافر، بے دین
مُوَکَّل — وہ شخص جس کو کوئی کام سپرد کیا گیا ہو، امانت دار، ذمہ دار، محافظ، وہ فرشتہ جسے کسی کام پر مقرر کیا گیا ہو
مُوَکِّل — وہ شخص جو وکیل مقرر کرے۔ وکیل کرنے والا، کام سپرد کرنے والا

مُؤَلَّف — تالیف کیا گیا، ترتیب دیا گیا
مُؤَلِّف — تالیف کرنے والا، جمع کرنے والا، مختلف کتابوں کی مدد سے کتاب بنانے والا
مِہر — محبت، دوستی، الفت، پیار، شفقت، ہمدردی، رحم، آفتاب (سورج)
مَہر — روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمے عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے۔

مُہر — انگوٹھی، چھاپ، کسی چیز پر نقش کیا ہوا یا کھُدا ہوا نام، اشرفی، سونے کا سکہ

مَیل — کیچ، کیچڑ، چیکٹ، فضلہ، گاد، زنگ، کدورت، رنج جو دل میں کسی کے خلاف آ جائے۔

مِیل — ۱۷۶۰ گز کا فاصلہ، منار جو کوس کی علامت ہے، وہ پتھر جو فرسنگ یا کوس کے فاصلے پر کھڑا کر دیتے ہیں، ستون، لاٹھ، برجوں کے اوپر کی کیل، کلس، سرمہ لگانے کی سلائی، سینک، سلاخ

میل (مے ل) — ایک دوسرے سے ملنا، راہ و رسم، ملاپ، دوستی، قرابت، ناتا، رشتہ داری، اتحاد، ربط و ضبط، مناسبت، نسبت، جوڑ، ہمسری، ایک چیز کی دوسرے چیز میں ملاوٹ

مَینا — ایک پرندہ

مِینا — بلوری صراحی، شراب کی بوتل، نیلا پتھر، نیلا رنگ

نِثار — نچھاور، قربان، صدقے واری، عاشق، شیدا

نَثّار — نثر نگار

نَسخ — عربی خط کی ایک روش، مٹانا، منسوخ کرنا

نُسخ — نسخہ کی جمع

نَفَس — سانس، دم، گھڑی، ساعت

نَفْس — ذات، روح، جی، من، وجود، ہستی، حقیقت اصل شے خواہش نفسانی

ہَڑک — باؤلے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی بیماری، باؤلے کتے کے زہر کا اثر کر جانا اور کتے کی طرح کاٹنے کو دوڑنا

ہُڑک — شدید یاد یا خواہش، اچانک اٹھنے والی طلب

یَمَن — ایک ملک کا نام، ایمن راگ کی ایک شکل

یُمْن — برکت، نیک بختی، اقبال بلندی

# اردو کے بعض تَصَرُّفات جو مُرَوَّج ہیں

اردو زبان کے الفاظ کے تلفّظ کے بارے میں اہلِ زبان یا محققینِ اردو میں دو نظریے پائے جاتے ہیں۔ عربی اور فارسی پر عبور رکھنے والے اصحاب کا مؤقف یہ ہے کہ عربی اور فارسی کے الفاظ کا اصل تلفّظ ہی صحیح ہے۔ اس میں تصرّف کرنا اور کسی لفظ کے اِعراب تبدیل کرنا درست طرزِ عمل نہیں لیکن اردو دان اصحاب کا ایک بڑا طبقہ دوسری تمام زبانوں کے اردو میں (تصرّف شدہ) مُرَوَّج الفاظ کو صحیح مانتا ہے خواہ اصل زبان کے اعتبار سے وہ تلفّظ غلط ہو۔ اس موضوع پر نامور شاعر اور ادیب جناب اسؔد ملتانی مرحوم نے ''تلفظ کی غلطیاں'' کے زیرِ عنوان اپنے ایک مقالے میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ یہ مقالہ اسی کتاب میں شامل ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر کچھ اور قدیم اور جدید اہلِ علم (محققین) کی آراء بھی یہاں پیش کردی جائیں۔

سید انشاء اللہ خان انشؔا مرحوم اپنی کتاب ''دریائے لطافت میں رقمطراز ہیں:

> ''مخفی نہ ماند کہ ہر لفظے کہ در اردو مشہور شد یا فارسی یا ترکی یا سریانی یا پنجابی از روئے اصل غلط باشد یا صحیح، آں لفظ لفظِ اردوست اگر موافقِ اصل مستعمل است ہم صحیح و اگر خلافِ اصل است ہم صحیح۔ صِحّت و غَلَطیِ آں موقوف بر استعمال پزیرفتن در اردو است۔

(دریائے لطافت صفحہ ۳۵۳)

ترجمہ: یاد رکھنا چاہئے کہ ہر لفظ جو اردو میں مشہور ہوگیا وہ اردو ہوگیا خواہ وہ عربی ہو یا فارسی، ترکی ہو یا سریانی یا پنجابی ہو اصل کی رو سے غلط ہو یا صحیح، وہ لفظ اردو کا لفظ ہے اگر اصل کے مطابق ہے تو بھی صحیح ہے اور اگر اصل کے خلاف ہے تو بھی صحیح ہے۔ اس کی صحت اور غلطی اس کے اردو میں رواج پکڑنے پر منحصر ہے

نامور ماہرِ لسانیات علامہ پنڈت برجموہن دتا تریہ کیفی آنجہانی نے سید انشؔا کی

اس رائے پر یوں تبصرہ کیا ہے۔

"اردو زبان کی تدوین و تزئین کے بہت سے اصول اور طریقے بتائے گئے ہیں لیکن جو گر سید انشا مرحوم نے دریافت کیا' فلسفۂ زبان کا سرتاج ہے اور رہے گا جب تک اردو زبان زندہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ سید مبرور نے ان چند فقروں میں تہذیب لسان کے ضابطے کا لبّ لباب پیش کر دیا ہے اسی اصول پر اردو بنی اور پروان چڑھی۔ **اس کا دستورالعمل یہی ہے۔**

(منشورات صفحہ ۱۰)

اردو زبان کے نامور محقق (بقول مولانا ماہرالقادری مرحوم اردو لسانیات کے بادشاہ) جناب رشید حسن خان اپنی تالیف "زبان اور قواعد" میں لکھتے ہیں:

"اگر کوئی شخص یہ کہے کہ عربی' فارسی الفاظ کا تلفظ اسی طرح سمجھا جائے گا جس طرح اِن زبانوں کے لُغات میں محفوظ ہے تو یہ سمجھا جائے گا اور سمجھا جانا چاہیے کہ یہ شخص اردو کو کوئی مستقل زبان نہیں سمجھتا' اسی طرح اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تلفظ کے وہ سارے تغیّرات لازماً قابلِ قبول ہیں جو کسی بھی شخص کی گفتگو میں نمایاں ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس شخص کو زبان کے اعتبار اور لغت کے استناد کے مسائل سے دلچسپی نہیں ہے۔ عربی اور فارسی کے جن لفظوں میں حرکات کی تبدیلی ہوئی ہے' وہ یہاں کے لہجے کے تقاضوں کی آئینہ داری کرتی ہے جیسے سید' جید' میت' طیب' کہ عربی میں یہ سب لفظ بہ کسر یائے مشدّد ہیں مگر اردو میں ان کو عام طور پر بہ فتح یائے مشدّد بولا جاتا ہے یا جیسے فرشتہ' فریب' بہشت کہ فارسی میں یہ لفظ بہ کسرِ حرفِ اوّل ہیں مگر اردو بول چال میں بہ فتح حرفِ اوّل ہیں اردو والوں کے لہجے کے اعتبار سے یہ تلفظ بالکل صحیح ہے بلکہ اب فصاحت کی سند بھی اسی تلفظ کو حاصل ہے اسی طرح لئیق' مُزعَفَر' شکریہ' خراج' مشکور' فوق البھڑک جیسے بہت سے لفظ عربی

الفاظ کے انداز پر بن گئے ہیں اور عام طور پر مستعمل ہیں' اب اگر ایسے "الفاظ" کو غلط سمجھا جائے تو یہ اندازِ فکر اردو زبان کی خصوصیات کو' اردو زبانوں میں لفظوں کے بننے بگڑنے کے مسلّمہ اصولوں کو نظرانداز کرنے کے مترادف ہوگا۔"

(ماہنامہ فاران کراچی مارچ ۱۹۷۷ء بحوالہ "زبان اور قواعد")

نامور شاعر اور ادیب مولانا ماہر القادری مرحوم اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"متعدد الفاظ ایسے بھی ہیں جن کا تلفّظ اصل الفاظ کے اِعراب سے مختلف کیا جاتا ہے مگر اردو میں ان کا چلن ہوگیا ہے اس لئے ان کا اس طرح بولنا جائز یا یوں سمجھیے مباح ہے۔

(ماہنامہ فاران کراچی نومبر ۱۹۷۶ء "تلفظ کی اصلاح")

اردو کے نامور شاعر' ادیب اور مُحقّق جناب شان الحق حقی اپنی معرکہ آرا تالیف "فرہنگِ تلفّظ" میں لکھتے ہیں:

"ہر زبان دوسری زبانوں سے اکتساب کرتی اور ان کے الفاظ کو اپنے لب و لہجے میں ڈھال کر اپناتی ہے اردو نے عربی' فارسی' سنسکرت وغیرہ کے الفاظ میں جو تصرّفات کیے ہیں ان کا احاطہ محال ہے۔"

اس کے بعد حقی صاحب نے ایک سو پانچ' ایسی مثالیں درج کی ہیں جن میں الفاظ کی اصل صورت (اپنی اصل زبان۔ عربی' فارسی' انگریزی' ہندی' سنسکرت وغیرہ) میں کچھ اور ہے لیکن تصرّف کے بعد اردو میں ان کی صورت کچھ اور ہوگئی ہے۔ (بعض الفاظ کے تصرّف کے بعد ان کے معنی بھی تبدیل ہوگئے ہیں) تاہم ان میں بہت الفاظ ایسے ہیں جن کو اہلِ علم اصحاب کا ایک بڑا طبقہ ان الفاظ کی اصل صورت میں (صحیح اِعراب کے ساتھ) بولنا پسند کرتا ہے۔ ان اصحاب کے اس طرزِ عمل پر بھی اعتراض نہیں کیا جاسکتا لیکن جو الفاظ تصَرُّف کے بعد مُروّج ہوگئے ہیں ان کو بھی غلط نہیں کہا جائے گا کیونکہ بقول جناب شان الحق حقی "چلن ہمیشہ اصل پر حاوی رہتا

ہے۔" یہ الگ بات ہے کہ بعض اہلِ علم اصحاب بعض تَصَرُّف شدہ الفاظ کو غلط العام کہہ کر طوعاً و کرہاً قبول کرتے ہیں۔

ہم یہاں تصرّف شدہ الفاظ کی ۱۲۵ مثالیں درج کرتے ہیں اس قسم کے اور بھی بہت سے الفاظ لغت میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

| الفاظ اپنی اصل زبان میں یا الفاظ کی اصل صورت | تصرف کے بعد اردو تلفظ | الفاظ اپنی اصل زبان میں یا الفاظ کی اصل صورت | تصرف کے بعد اردو تلفظ |
|---|---|---|---|
| آدَمی | آدمی ("دْ" ساکن) | جَنرل | جَرنَیل |
| آزَردَہ | آزُردَہ | جِوار (ہمسائیگی پڑوس) | جَوار |
| آزَردَگی | آزُردَگی | جَواہِر (جوہر کی جمع یعنی ہیرے) | جواہِرات (جمع الجمع بلاضرورت) |
| آصَف | آصِف | چَغتائی | چُغتائی |
| آوَردَہ | آوُردہ | چُغدُ (اُلّو) | چُغَد |
| اَرِسطُو | اَرَسطُو | حاج | حاجی |
| اِزدِحام | اِژدِہام | حِشمَت | حَشمَت |
| اَستُرہ | اُستَرَہ | حَوصَلہ | حَوصلہ (ص ساکن) |
| اِصْطَبَل | اُصطَبَل | خانُماں | خانماں (ن ساکن) |
| اُقلیدِس | اَقلیدَس | خَباثَت | خِباثَت |
| اَمرِت | اُمرت | خِزانَہ | خَزانَہ |
| اَندَلُس | اُندُلَس | خَفگی | خُفگی (ف ساکن) |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَہمیّت | اَہمِیّت | خَلجَان | خَلجُان یا خلجان (ل ساکن) |
| بَابَر | بَابَر | خیر وصلاح | خیر سَلّا |
| بِالمُشَافہہ | بِالمُشَافہ | دَاخِلَہ | دَاخلہ (خ ساکن) |
| بَرَکت | بَرَکت | دِجلہ (دریا) | دَجلَہ |
| بِشَارت، بُشَارت | بَشَارت | دَرَجہ | دَرَجہ |
| پچانوے (۹۵) | پچانوے | دُرَخشاں | دَرَخشاں |
| پَرِندہ | پَرَندہ | دِرَّہ (چابک، کوڑا) | دُرَّہ |
| پِستَول | پِستَول | دُستُور | دَستُور |
| پَلاؤ | پُلاؤ | دارمدار | دارومدار |
| پَروردگار | پَروردِگار | دِریغ | دَریغ |
| تَبادلہ، تبادُل | تَبادُلہ (د ساکن) | مُرتشی | رَاشی |
| تَہنِیَہ | تَہنِیَہ | ظُلُمات | ظُلمات |
| تَلازُم | تَلازمہ | عَجز | عِجز (ع ج ز) |
| تَیمُور | تیمُور | غَبَن | غَبَن |
| ٹکٹکی | ٹِکٹکی | فِرِشتہ | فَرِشتہ |
| رِضا | رَضا | فِہرِست | فَہرست |
| رَعَایا | رِعایا | قِزِلباش | قزلباش |
| رَفَاقت | رِفاقت | قُطب | قُطَب |
| رَقم (لکھنا) | رَقَم | قُفلی | قلفی |
| رَمضان | رَمَضان | کاتِک | کاتَک |
| رَہا۔ رَہائی | رِہا۔ رِہائی | گَرَختی | گَرَختگی |
| زَمیندار | زِمیندار | کَرِشمَہ | کَرَشمہ |
| سِپُرد | سَپُرد | کَرنل | کرنیل |
| سَیِّد | سَیَّد | کیپٹن | کپتان |
| شُجاعت | شَجاعت | لَیتَ ولَعلَ | لَیت ولعل الیت ولعل |

| | | | |
|---|---|---|---|
| شَعْبَدَہ | شُعْبَدَہ | لینٹرن | لالٹین |
| شادباش | شاباش | مانند | مانند |
| شِتاب | شَتاب | مِحْوَر | مَحْوَر |
| شُدبُود، شُدھ بُدھ | شُدبُد | مَرجان | مرجان |
| شَرح | شَرَح | مُزدُور | مَزدُور |
| شِریان | شَریان | مُسَمّیٰ | مُسَمّیٰ |
| شِلوار | شَلوار | مُفاد | مَفاد |
| شَمع (م، ع ساکن) | شَمَع | مقصِد | مَقْصَد |
| شِہاب | شَہاب | مَقناطیس | مِقناطیس |
| صاحِب | صَاحَب | مُلزَم | مُلزِم |
| صُبح (ب، ح ساکن) | صُبَح، صُبَح، صُبُح | موسِم | مَوسَم |
| صِحّت | صِحَت | مِہار (نکیل، باگ) | مُہار |
| صَدْر | صَدَر | مَیِّت | مَیَت |
| ضِلع | ضِلَع | نَشاستہ | نِشاستہ |
| طِراز | طَراز | نَشاط | نِشاط |
| طُمانینت | طُمانیت | نِفرین (دعائے بد، پھٹکار) | نَفرین |
| واسِطَہ | واسطَہ (س ساکن) | نِگَران، نِگَرانی | نِگَران، نِگَرانی |
| وَجْہ | وَجَہ | نُمُونہ | نَمُونہ |
| وُجوہ | وُجُوہات (جمع الجمع بلا ضرورت) | نِنانوے (۹۹) | نَنانوے |
| وَزن | وَزَن | وَقعَت | وُقعَت |
| وَضع قَطع | وَضَع قَطَع | ہَتک (ت ساکن) | ہَتَک یا ہَتَک (ہ ت ک |
| ہِراوَل | ہَراوَل | ہُرَج | ہَرَج |
| ہَذیان | ہُذیان، ہِذیان | ہَندسہ | ہِندسہ |
| یکسانی | یکسانیت | یگانگی | یگانگت |

# اِمَالَہ

اِمالہ کے لُغوی معنی ہیں "مائل کرنا"

عِلم صَرف کی اصطلاح میں (ان مستثنیات کو چھوڑ کر جن کا ذکر آگے آ رہا ہے)

الف یا ہائے ہوّز پر ختم ہونے والے الفاظ کے بعد اگر کوئی حرفِ ربط یا حرفِ جار* (سے، کو، کی، کے، کا، پر، نے وغیرہ) آجائے تو الف یا ہائے ہوّز کو یائے مجہول سے بدلنے کو اِمالہ کہا جاتا ہے۔ جیسے لڑکا سے لڑکے، گھوڑا سے گھوڑے، روزہ سے روزے، محلّہ سے محلّے، قبیلہ سے قبیلے، دعوٰی سے دعوے، تقوٰی سے تقوے، اچھا سے اچھے، برا سے برے، سلسلہ سے سلسلے، اپنا سے اپنے، حادثہ سے حادثے، محاصرہ سے محاصرے، معاشرہ سے معاشرے وغیرہ امالہ کے چند اہم قواعد وضوابط حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ تمام اردو مصادر (کرنا، لانا، رونا، آنا، جانا، اٹھنا، بیٹھنا وغیرہ) کا اِمالہ ہوسکتا ہے (یعنی اِمالہ سے یہ کرنے، لانے، رونے، آنے، جانے، اٹھنے، بیٹھنے بن جاتے ہیں)۔

۲۔ عربی اور فارسی اسمائے صفات (مثلاً ادنٰی، اعلٰی، دانا، بینا، نابینا، صغیرہ، کبیرہ وغیرہ) کا اِمالہ نہیں ہوسکتا۔

۳۔ سنسکرت کے کسی اسم (مثلاً دیوتا، راجا، بابا وغیرہ) کا اِمالہ نہیں ہوسکتا۔

۴۔ اسمائے ذات (Noun) میں سے کسی اسم کی جو جمع اردو قاعدے سے بنائی گئی ہو وہی اس کا اِمالہ ہوگی لیکن اس کی جمع اگر عربی یا کسی اور زبان سے بنائی گئی ہوتو اس کا اِمالہ نہیں ہوگا۔ مثلاً قبیلہ کی جمع اردو قاعدے کے مطابق قبیلے ہے جو مجرور ہوکر قبیلوں بن جاتی ہے مگر اس کی عربی جمع قبائل ہے جسے قبیلہ کا اِمالہ نہیں کہا جاسکتا۔

۵۔ واحد اسمائے ذات میں سے جتنے مؤنّث ہیں (مثلاً خادمہ، اہلیہ، بیوہ، گڑیا، خالہ وغیرہ) ان کا اِمالہ نہیں ہوسکتا۔

۶۔ جن اسماء (نکرہ) کے آخر میں ہائے ہوز (ہ) سے پہلے الف یا واؤ یا ی ہو (مثلاً بیاہ، تباہ، شاہ، کوہ، راہ، ماہ وغیرہ) ان کا اِمالہ نہیں ہوسکتا۔

۷۔ عربی اسماء جو الف ممدودہ پر ختم ہوتے ہیں، ان کا اِمالہ نہیں ہوسکتا، الف ممدودہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد چھوٹا سا ہمزہ آتا ہے مثلاً عصاء، صحراء، مبداء وغیرہ۔

۸۔ پاکستان اور بھارت کے اُن تمام شہروں اور گاؤں کے ناموں کا اِمالہ کیا جاسکتا ہے جن کے آخر میں ''الف'' یا ''ہ'' ہو سوائے ان کے جو کسی مذہبی یا تاریخی اہمیت کے حامل ہوں یا جو یا پر ختم ہوں مثلاً سرگودھا، گوجرہ، ڈسکہ، گوجرانوالہ (گوجرانوالا) وغیرہ (بھارت کے شہر پونا، آگرہ، کلکتہ، پٹنہ وغیرہ)۔ پاکستان کے شہر ہڑپہ، ٹیکسلا وغیرہ اور بھارت کے شہر متھرا، گیا وغیرہ کا ان کے تاریخی اہمیت کے حامل ہونے کی بناء پر اِمالہ نہیں ہوگا۔

۹۔ ذیل کے پانچ شہروں کے سوا دوسرے ملکوں کے کسی شہر کے نام کا اِمالہ نہیں ہوگا۔

مکّہ، مدینہ، جدّہ، بصرہ، کُوفہ

۱۰۔ بزرگ رشتوں (مذکّر) کا اِمالہ نہیں ہوتا...... ابّا، دادا، نانا، چچا، انّا، بابا، باوا، بھیا کی صورت کسی حالت میں تبدیل نہیں ہوگی۔

۱۱۔ تمام چھوٹے (مذکّر) رشتوں کا اِمالہ ہوگا جیسے بیٹا سے بیٹے، پوتا سے پوتے، نواسا سے نواسے، بھانجا سے بھانجے، بھتیجا سے بھتیجے۔

۱۲۔ سالا خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اس کا اِمالہ ہوگا۔

۱۳۔ مُؤنّث اسما کا اِمالہ نہیں ہوگا۔

۱۴۔ کسی بزرگانہ لقب یا عہدے (آقا، فرمانروا، مولیٰ، شاہ، آغا وغیرہ) کا اِمالہ نہیں ہوتا۔

۱۵۔ دریاؤں، پہاڑوں، ملکوں اور صوبوں کے ناموں کا اِمالہ نہیں ہوتا۔

۱۶۔ کسی قوم یا ذات کے نام یا حرف (مرزا، راجہ، خواجہ، چاولہ، شرما وغیرہ) کا اِمالہ نہیں ہوتا۔

۱۷۔ سوائے دیسی ساخت کے بعض ناموں (اللہ رکھا، اللہ دتا، گھسیٹا، جندوڈا، روڈا،

ننھا وغیرہ) کے انسانوں کے کسی نام کا بالعموم اِمالہ نہیں ہوتا۔

۱۸۔ انگریزی اسما کے بارے میں کوئی خاص قاعدہ نہیں..... کسی انگریزی اسم کا اِمالہ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اس بات کو پیشِ نظر رکھ کر کیا جاسکتا ہے کہ اِمالہ کرنے سے ناگوار صورت تو نہ بنے گی۔

# زبانِ خامہ کی چند عام خامیاں

## ۱۔ اِستفادہ حاصل کرنا؟

''اِستفادہ'' کا مطلب ہے ''فائدہ حاصل کرنا'' اس لیے تحریر یا تقریر میں استفادہ کے بعد حاصل کا اضافہ کرنا فاش غلطی ہے اسی طرح کی غلطی جیسے کہا جائے ماہِ رمضان کا مہینہ یا شبِ قدر کی رات۔

## ۲۔ بُرا منانا؟

اردو میں ''بُرا منانا'' کے بجائے برا ''ماننا'' بولنا چاہیے:

گر نازنیں کہے سے بُرا مانتے ہو تم
میری طرف تو دیکھیے میں نازنین سہی

''منانا'' کا استعمال جشن یا خوشی (یا کسی کی ناراضی دور کرنے) کے لیے ہوتا ہے۔

## ۳۔ برائے مہربانی یا برائے کرم؟

مہربانی یا کرم سے پہلے برائے کا استعمال بالکل غلط ہے اس کی جگہ ''براہِ'' لکھنا چاہیے براہِ مہربانی یا براہِ کرم

## ۴۔ تربیّت؟

صحیح لفظ ''تربیت'' ہے۔ پہلی ''ت'' پر زبر ''ب'' کے نیچے زیر ''ی'' پر زبر دوسری ''ت'' پر جزم ''ی'' پر شد ڈالنا بالکل غلط ہے۔ تربیت کے معنی ہیں پالنا' حسنِ اخلاق کی تعلیم دینا' ادب سکھانا' تہذیب سکھانا' پرورش کرنا۔

## ۵۔ کبھی بھی' ابھی بھی؟

کبھی اور ابھی کے بعد بھی کا استعمال فصاحت کے خلاف ہے یہ جملے کو ثقیل بنا دیتا ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

## ۶۔ کُرَّہ؟

صحیح لفظ "کُرَہ" ہے "ر" پر شد نہیں ہے (کُ۔ رَہ) اس کا مطلب ہے گولا' گیند' ہر گول چیز مثلاً کرۂ ارض (یعنی تمام زمین) کرۂ باد (یعنی ہوا کا کرہ جو زمین کو محیط ہے۔ کرّۂ ارض یا کرّۂ باد وغیرہ لکھنا بالکل غلط ہے۔

## ۷۔ مکتبۂ فکر؟

بعض لوگ دبستانِ فکر (سکول آف تھاٹ School of thought) کے معنوں میں 'مکتبۂ فکر" لکھتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ صحیح ترکیب "مکتبِ فکر" ہے۔ بعض اصحاب واحد کی صورت میں تو "مکتبِ فکر" صحیح لکھتے ہیں مگر جمع کی صورت میں "مکاتیبِ فکر" لکھتے ہیں جو غلط ہے۔ مکتب کی جمع مکاتِب ہے۔ اس لیے "مکاتِبِ فکر" لکھنا چاہیے۔

## ۸۔ انکساری' تقرّری' تنزّلی' فراری؟

انکسار' تقرُّر' تنزُّل' فرار کی جگہ انکساری' تقرّری' تنزّلی' فراری لکھنا اور بولنا فصاحت کے خلاف (بلکہ بعض ماہرینِ لِسانیات کی رائے میں بالکل غلط) ہے۔

## ۹۔ گالی نکالنا؟

اردو کا محاورہ "گالی دینا" یا "گالی بکنا" ہے۔ گالی (یا گالیاں) نکالنا غلط ہے۔

## ۱۰۔ جوتا/قمیص یا کپڑے ڈالنا؟

پاؤں میں جوتا ڈالنا بالکل غلط ہے۔ اس کی جگہ جوتا پہننا ہونا چاہیے اسی طرح قمیص یا کپڑے پہننا کی جگہ قمیص یا کپڑے ڈالنا غلط ہے۔ "ڈالنا" کے اس غلط استعمال سے احتراز لازم ہے۔

## ۱۱۔ غَیُّور؟

بہت سے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں اور کلام میں غَیُّور دیکھنے میں آتا ہے حالانکہ اس لفظ میں "یا" (ی) مشدّد نہیں ہے۔ صحیح لفظ "غَیُور" (غَ یُور) ہے۔

## ۱۲۔ غَفَّارِی؟

عرب میں ایک قبیلہ ''بنو غِفار'' ہے۔ اس قبیلے سے تعلّق رکھنے والے کو ''غِفاری'' کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ اس کو ''غَفّاری'' لکھتے اور بولتے ہیں جو غلط ہے۔ مشہور صحابی ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ غِفاری تھے غَفّاری نہیں۔

## ۱۳۔ نیند کُھل گئی؟

بیدار ہو جانے کے لیے نیند کُھل گئی لکھنا غلط ہے۔ اس کی جگہ آنکھ کھل گئی لکھنا اور بولنا چاہیے۔

## ۱۴۔ سمجھ نہیں آتی؟

کسی بات کے سمجھ میں نہ آنے کو اس طرح لکھنا یا بولنا کہ ''سمجھ نہیں آتی ایسا کیوں ہو رہا ہے'' غلط ہے۔ کچھ عرصہ سے ہمارے صحافی بھائی اپنی تحریروں میں ''سمجھ نہیں آتی'' کا استعمال بکثرت کر رہے ہیں۔ یہ غلط العوام ہے۔ صحیح طرزِ نگارش یہ ہے۔

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ گرانی کا یہ طوفان کہاں جا کر رکے گا''

''ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔''

یا

بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے
تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

(اکبر الہ آبادی)

## ۱۵۔ جو کہ، کاش کہ، گو کہ؟

جو، کاش، گو کے ساتھ ''کہ'' کا اضافہ کرنا فصاحت کے خلاف ہے۔

## ۱۶۔ بچگانہ؟

صحیح لفظ بچکانہ (ب چ ک ا ن ہ) ہے۔ بچگانہ لکھنا اور بولنا صحیح نہیں۔

## ۱۷۔ کاروائی؟

اردو میں کارروائی کوئی لفظ نہیں۔ صحیح لفظ نہیں ''کارروائی'' ہے۔

## ۱۸۔ نقضِ امن؟

امن شکنی' فساد اور جھگڑے کے معنوں میں ''نقضِ امن'' لکھنا اور بولنا صحیح نہیں ''نقص'' کا مطلب ہے کمی' کوتاہی' کسر' عیب' برائی کھوٹ اس کی جگہ ''نقض'' لکھنا اور بولنا چاہیے۔ اس کے معنی ہیں توڑنا' بگاڑنا' درہم برہم کرنا پس صحیح ترکیب ہوگی، نقضِ امن۔

## ۱۹۔ دوران؟

اکثر اہلِ قلم کی تحریروں میں دیکھا گیا ہے کہ وہ دوران کے بعد ''میں'' لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ معلوم نہیں ان کے اس طرزِ عمل کی وجہ کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ''دوران'' کے بعد ''میں'' لکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا ''اثنا'' کے بعد مثلاً اسی اثناء میں حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ میں ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہوگیا۔ یا اسی دوران میں حالات نے کچھ ایسی صورت اختیار کی کہ میں ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہوگیا۔ اس جملے میں اثنا اور دوران کے بعد ''میں'' حذف کردیں تو جملے کی صورت بے ڈھب ہو جائے گی۔

## ۲۰۔ نہ ہی؟

''نہ'' کے معاً بعد ہی کا استعمال نہ صرف روزمرہ بلکہ قواعد کے بھی خلاف ہے۔ اصولاً ''ہی'' کو حرفِ نفی کے ساتھ جمع کرنا صحیح نہیں اصل میں ''ہی'' حرفِ حصر و تخصیص ہے۔ اس کے قریب ایسا اسم ہونا ضروری ہے جس کی وہ (ہی) تخصیص کرے۔ ''نہ ہی'' میں اسم کوئی نہیں اس لئے یوں کہنا غلط ہے۔

''نہ تو اسلم خود آیا اور نہ ہی اس نے اکرم کو بھیجا۔''

صحیح جملہ کی ایک صورت تو یہ ہوسکتی ہے کہ نہ اور ہی کے درمیان کم از کم ایک

لفظ (اسم) ضرور ہو یعنی جملہ اس طرح ہو :۔

"نہ تو اسلم خود آیا اور نہ اس نے اکرم ہی کو بھیجا"

دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جملہ "ہی" کے بغیر یوں ہو

"نہ تو اسلم خود آیا اور نہ اس نے اکرم کو بھیجا۔"

## ۲۱۔ اہالیان؟ اہلیان؟

"اہل" کے بجائے اہالیان یا اہلیان کا استعمال غلط العوام ہے۔ "اہالیانِ کراچی" کی جگہ "اہلِ کراچی" لکھنا چاہیے۔ اہل کی جمع لکھنا ضروری ہوتو "اہالی" لکھنا چاہیے۔

## ۲۲۔ قائمقام؟

کچھ عرصہ سے ہمارے بعض صحافی دوست اپنی تحریروں میں "قائم مقام" کی جگہ "قائمقام" لکھ رہے ہیں۔ ایک "م" کو حذف کردینا بلاجواز ہے۔ قائم مقام" ہی صحیح لفظ ہے۔

## ۲۳۔ ناراضگی، حیرانگی، محتاجگی، درستگی وغیرہ؟

ناراضی، حیرانی، محتاجی اور درستی کی جگہ ناراضگی، حیرانگی، محتاجگی اور درستگی لکھنا اور بولنا فصاحت اور قاعدے کے خلاف ہے۔ فارسی قاعدہ یہ ہے کہ اگر اسمِ صفت کا آخری حرف ہ (ہا) نہ ہوتو حاصل مصدر بنانے کے لئے اس کے آخر میں ی (یا) لگاتے ہیں چنانچہ ناراض، حیران، محتاج، درست وغیرہ جتنے اسمائے صفات "ہ" پر ختم نہیں ہوتے ان کے حاصل مصدر ناراضی، حیرانی، محتاجی، درستی بنتے ہیں صرف دو لفظ "ادا" اور "کرخت" اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں ان کے حاصل مصدر کرختی اور ادائی کے بجائے کرختگی اور ادائیگی بنائے گئے ہیں ورنہ اصولاً جب کسی اِسم صفت کا آخری حرف ہ ہوتو "ہ" کی جگہ "گی" لگا کر اس کا حاصل مصدر بنایا جاتا ہے مثلاً عمدہ، شستہ، مردانہ، کمینہ، نمایندہ، فرزانہ، درندہ، زندہ، فریفتہ، وارفتہ، سنجیدہ کے حاصل مصدر عمدگی، شستگی، مردانگی، کمینگی، نمایندگی، فرزانگی، درندگی، زندگی، فریفتگی، وارفتگی، سنجیدگی ہوں گے۔

## ۲۴۔ خوامخواہ؟

صحیح لفظ ''خواہ مخواہ'' جس کا مطلب ہے ''چاہو یا نہ چاہو'' ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے کے معاملے میں بلاجواز یا زبردستی دخل دے۔ معلوم نہیں بعض اہلِ قلم اپنی تحریروں میں ''خوا'' کے بعد ''ہ'' کو کیوں حذف کر دیتے ہیں۔

## ۲۵۔ اہلِ ہنود؟

ہندو دھرم کے پیروؤں کو ہنود کہا جاتا ہے جو ''ہندو'' کی جمع ہے اس کے ساتھ اہل کا استعمال غلط اور بے معنی ہے۔

## ۲۶۔ بچّت؟

صحیح لفظ ''بچَت'' ہے۔ اس میں ''چ'' مشدّد نہیں ہے بچّت لکھنا اور بولنا غلط ہے۔

کیا آپ نے ترک اپنا سنگار
چلو صَرف میں کچھ بچَت ہو گئی

(نواب مرزا داغ دہلوی)

## ۲۷۔ پچّاس (۵۰)، اِکاوَن (۵۱)

۵۰ کے لئے صحیح لفظ پچاس ہے (چ بغیر شدّ کے ہے) اور ۵۱ کے لئے صحیح لفظ اِکّاوَن ہے (''ک'' مشدّد ہے)

## ۲۸۔ بمع، بمعہ، معہ؟

''ساتھ'' کے لیے بمع، بمعہ یا معہ الفاظ کا استعمال غلط ہے۔ اس کے لئے صحیح لفظ ''مع'' ہے اس کے شروع میں نہ ''ب'' ہے اور نہ آخر میں ''ہ''۔ شروع میں جو ''ب'' لگائی جاتی ہے وہ ''بہ'' کا مخفف ہوتی ہے اور ''بہ'' کے وہی معنی ہیں جو مع کے ہیں یعنی ساتھ علاوہ ازیں ''بہ'' فارسی لفظ ہے اور مع عربی۔ ان دونوں کو ملا کر لکھنا قواعد کے خلاف ہے۔

## ۲۹۔ فوتید گی؟

وفات یا انتقال کو فوتید گی کہنا انتہائی مضحکہ خیز اور لغو بات ہے۔ "فوت" کا حاصل مصدر "وفات" ہے اس لئے کسی کے دنیا سے رخصت ہونے کے لئے وفات یا انتقال کی جگہ فوتید گی کا استعمال بالکل غلط ہے۔

## ۳۰۔ جنابہ؟

بعض اہلِ قلم کی تحریروں میں کسی معزّز خاتون کے لئے "جنابہ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ مذکّر اور مؤنّث دونوں کے "جناب" کا لفظ ہی استعمال ہونا چاہیے جناب فارسی لفظ ہے اس کے آگے عربی طریقے کے مطابق "ہ" لگا کر اس کو مؤنّث بنانا غلط ہے۔

## ۳۱۔ سیدھا سادا' سیدھے سادے' سیدھی سادی؟

صحیح ترکیب سیدھا سادھا' سیدھے سادھے' اور سیدھی سادھی ہے۔ "سادا" اردو زبان میں کوئی لفظ نہیں ہے البتہ لفظ "سادہ" ضرور ہے مگر "سادہ" کا اس ترکیب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دراصل اس ترکیب کا دوسرا لفظ پہلے لفظ کا تابع مہمل ہے۔ اس کی نسبت دوسرا لفظ سادھا (واحد مذکّر کی صورت میں' یا سادھے (جمع مذکّر کی صورت میں) یا سادھی (مؤنّث کی صورت میں) ہونا چاہیے۔

## ۳۲۔ پرواہ' لاپرواہی' بے پرواہ' بے پرواہی؟

صحیح لفظ "پروا" ہے اس کے ساتھ "ہ" کا اضافہ بالکل غلط ہے۔ اس فارسی لفظ کے معنی حاجت' توجہ' فکر خواہش' دھیان' خیال' لحاظ کرنا' کسی شخص / شے یا بات کو خاطر میں لانا/اہمیت دینا ہیں۔

اس کی نسبت سے لاپروا' لاپروائی' بے پروا' بے پروائی صحیح ہیں۔ فارسی زبان کا لفظ ہونے کی بنا پر بے پروا اور بے پروائی کو لاپروا اور لاپروائی پر ترجیح حاصل ہے کیونکہ عربی کا حرف لا فارسی لفظ "پروا" کے ساتھ لگانا اہلِ زبان کا "اجتہادی" فیصلہ ہے اس فیصلے کے پیشِ نظر لاپروا اور لاپروائی کو اب اردو ہی کے الفاظ سمجھنا چاہیے۔

## ۳۳۔ غرضیکہ؟

صحیح لفظ ''غرضکہ'' ہے۔ غرض کے بعد یا کا اضافہ درست نہیں۔ اسے خلافِ فصاحت سمجھا جاتا ہے غرضکہ کا استعمال بھی کم از کم کرنا چاہیے۔

## ۳۴۔ نچلّا؟

صحیح لفظ ''نِچلا'' ہے۔ اس کے معنی ہیں خاموش' ساکت' نچنت' پُرسکون یہ لفظ چُلبُلا اور بے قرار کی ضِد ہے اردو کے اکثر ادیبوں کی تحریروں میں ''نچلّا'' دیکھنے میں آیا ہے (وہ نچلا نہیں بیٹھ سکتا) نِچلا میں چ ساکن ہے اور ل غیر مشدّد اس لئے ''نچلّا'' غلط ہے۔

## ۳۵۔ بھاوجہ؟

بھائی کی بیوی کو ہندی میں بھاوج کہا جاتا ہے۔ گویا یہ لفظ خود ہی مُؤنث ہے اور اسے اسی حیثیت سے اردو والوں نے بھی اپنا لیا ہے۔ اس کے آگے ''ہ'' لگانا بالکل غلط ہے۔ ''بھاوج'' ہی صحیح لفظ ہے۔

## ۳۶۔ اعلانیہ' علانِیّہ؟

اعلانیہ اور علانِیّہ دونوں ہی غلط ہیں۔ صحیح لفظ عَلَانِیہ (ع ل ا ن ی ہ) ہے۔ نہ اس سے پہلے الف ہے اور نہ یا (ی) مشدّد ہے۔

## ۳۷۔ تا ہنوز؟

بعض تحریروں میں ''ابھی تک'' کے معنیٰ میں ''تا ہنوز'' دیکھنے میں آتا ہے۔ اول تو ''ابھی تک' کے لئے ''ہنوز'' کا لفظ ہی کافی ہے اس کے ساتھ ''تا'' لگانا بالکل بے معنی سی بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ''ابھی تک'' کی بجائے ہنوز لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے آخر ''ابھی تک'' میں کیا عیب ہے؟

## ۳۸۔ شعائیں، شعاؤں؟

شعاع کی جمع شعاعیں یا شعاعوں ہے (موقع اور محل کی مناسبت سے) شعائیں اور شعاؤں لکھنا بالکل غلط ہے۔

## ۳۹۔ روح کو ایصالِ ثواب پہنچایا گیا؟

یہ جملہ بالکل غلط ہے کیونکہ ''ایصالِ ثواب'' کیا جاتا ہے پہنچایا نہیں جاتا ''ایصال'' کا لفظ تو خود پہنچایا کے معنی دیتا ہے ''ایصالِ ثواب پہنچانا'' کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کہے

''ماہِ رمضان کا مہینا آ پہنچا'' اگر ''پہنچانا'' کا استعمال ضروری ہے تو پھر ''ایصال'' کا لفظ حذف کر کے صرف ''ثواب پہنچایا گیا'' لکھا جائے گا۔

## ۴۰۔ اسے جلد آرام آ جائے گا؟

بیماری سے شفا پانے کا مفہوم ادا کرنے کے لئے ''آرام ہونا'' صحیح محاورہ ہے۔ آرام آنا درست نہیں۔ صحیح جملہ یوں ہوگا۔ ''اسے جلد آرام ہو جائے گا'' ایسے جملوں کے شروع میں ''اللہ نے چاہا تو'' یا ''اِنْ شَاءَ اللّٰہ'' کا اضافہ ضرور کرنا چاہیے۔

## ۴۱۔ کُنبہ، بھانجا؟

ان الفاظ کا تلفظ عام طور پر نون غنہ سے کیا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے ان میں نونِ (ن) کا اعلان ضروری ہے۔ اس طرح کنبہ کا صحیح لفظ کُنْ بَہ (کُنْبَہ) اور بھانجا کا بھان جا (بھانجا) ہوگا۔

## ۴۲۔ میرا دل کرتا ہے کہ؟

اردو میں ''دل کرتا ہے'' کہنا بالکل غلط ہے۔ اس کی جگہ دل چاہا ہے یا جی چاہتا ہے ہونا چاہیے۔ ''دل کرنا'' اردو میں کوئی روزمرہ نہیں۔

## ۴۳۔ شور نہ ڈالو؟

شور (غل) کے ساتھ ڈالو کا استعمال صحیح نہیں۔اس کی جگہ مچاؤ یا کرو چاہیے یعنی شور نہ کرو یا شور نہ مچاؤ۔

## ۴۴۔ کارکردگی؟

بعض لوگ کسی کو ملازم رکھتے وقت کہتے ہیں کہ چند دن تک اس کی ''کارکردگی'' دیکھ کر تنخواہ مقرر کی جائے گی اسی طرح بعض اہلِ قلم بھی اپنی تحریروں میں ''کارکردگی'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ لفظ غلط العوام ہے۔ اس غلط ترکیب کی جگہ ''کارگزاری'' صحیح ہے۔

## ۴۵۔ رُسُومات' اَحکامات' اَکابِرین وغیرہ؟

رسم کی جمع رُسُوم ہے' حکم کی جمع احکام ہے' اکبر کی جمع اکابر ہے لیکن بہت سے لوگ اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان الفاظ کی جمع الجمع (رُسُومات' اَحکامات' اکابِرین) استعمال کرتے ہیں اسے غلط تو نہیں کہا جاسکتا لیکن یہ طرزِ عمل فصاحت اور سلاست کے خلاف ضرور ہے۔ جمع الجمع کے بِلاضرورت استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔

## ۴۶۔ نکتۂ نظر' نُقطہ چینی؟

اندازِ فکر (Point of view) کے معنی میں نکتۂ نظر لکھنا غلط ہے۔ اس کی جگہ نقطۂ نظر ہونا چاہئے۔ کسی بات پر اعتراض کرنے کے معنی میں ''نُقطہ چینی'' کی بجائے نکتہ چینی صحیح ہے۔ نکتہ کے معنی ہیں' گہری بات' پتے کی بات' باریک بات' لطیفہ' حاصلِ کلام' اس کی جمع نِکات ہے۔ نُکتہ بین' نکتہ چین' نکتہ پرداز مشہور ترکیبیں ہیں۔ نقطہ صفر کے نشان' بِندی یا دو خطوط کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ نقطۂ نظر (یا نگاہ) اور نُقطۂ اتّصال مشہور ترکیبیں ہیں۔ نُقطہ کی جمع نُقاط ہے۔

## ۴۷۔ کہکشائیں، کہکشاؤں؟

کہکشاں کی جمع کا املا کہکشائیں یا کہکشاؤں بالکل غلط ہے صحیح املا کہکشانیں یا کہکشانوں ہے۔

## ۴۸۔ مُطلِق؟

''آزاد'' ''قطعی'' اور ''بالکل'' کے معنوں میں مُطلِق کہنا بالکل غلط ہے۔ صحیح لفظ مُطلَق ہے (ل پر زبر)۔

## ۴۹۔ مُطلِقُ العَنَان؟

بعض پڑھے لکھے لوگوں کے منہ سے مُطلِقُ العَنَان سن کر حیرت ہوتی ہے۔ صحیح ترکیب مُطلَقُ العِنَان ہے۔ اس کے معنی ہیں آزاد، خودمختار، خودسر (آدمی، حاکم، بادشاہ) لفظی معنی ہیں، باگ سے چھوٹا ہوا گھوڑا۔

## ۵۰۔ قایل، بایع، ذرایع، وظایف؟

ان الفاظ کا صحیح املا قائل، بائع، ذرائع، وظائف ہے۔ اصول یہ ہے کہ عربی زبان کے جو الفاظ فاعل یا مفاعل کے وزن پر آئیں اور ان میں الف (ا) کے بعد ہمزہ ہو تو یہ ہمزہ ''ی'' کی صورت میں لکھا جائے گا لیکن اس کے نیچے دو نقطے قطعاً نہیں دیے جائیں گے کیونکہ وہ اصل میں ہمزہ ہے ''ی'' نہیں۔

## ۵۱۔ دوسری زبانوں کے الفاظ پر اِعراب ضرور ڈالیں؟

صحیح محاورہ اِعراب (زبر، زیر، پیش وغیرہ) لگانا ہے۔ اِعراب ڈالنا صحیح نہیں۔ اس فقرے کی صحیح صورت یوں ہوگی۔

''دوسری زبانوں کے الفاظ پر اِعراب ضرور لگائیں''

## ۵۲۔ دوائی، ادویات؟

صحیح لفظ دوا ہے...... "دوا" کے بجائے دوائی بولنا یا لکھنا "غلط العوام" اور فصاحت کے خلاف ہے۔ دوا کی جمع ادویہ ہے یا دوائیں/ دواؤں "ادویات" زبردستی کی جمع الجمع ہے۔ اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔

## ۵۳۔ خودکَشی؟

ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر بعض لوگوں کے منہ سے "خودکَشی" سن کر حیرت ہوتی ہے۔ صحیح لفظ "خودکُشی" ہے جس کے معنی ہیں اپنے آپ کو ہلاک کرنا...... تحریر میں بھی "ک" کو "پیش" کے بغیر (خالی) نہیں چھوڑنا چاہیے۔

## ۵۴۔ حُسنِ ظَنّی، سُوءِ ظَنّی؟

حسنِ ظَنّ کی جگہ حُسنِ ظَنّی اور سوءِ ظَنّ کی جگہ سوءِ ظَنّی لکھنا اور بولنا صحیح نہیں...... حسنِ ظَنّ کے معنی ہیں خوش گمانی اور سوءِ ظَنّ کا مطلب ہے بدگمانی۔

## ۵۵۔ اس کی کرتوتیں ملک کی بدنامی کا باعث بنیں؟

"کرتوت" بالاتفاق مذکر ہے...... اس فقرے کی صحیح صورت یوں ہوگی: "اس کے کرتوت ملک کی بدنامی کا باعث بنے۔"

یا "اس کے کرتوتوں نے ملک کو بدنام کردیا"

آج کل بعض صحافی اپنی تحریروں میں "کرتوت" کا لفظ اس طرح استعمال کررہے ہیں گویا یہ مُؤنّث ہے۔ ان کا یہ طرزِ عمل غلط ہے۔

## ۵۶۔ اس کارخانے کی بنی ہوئی مصنوعات؟

"مصنوعات" کا مطلب ہی "بنی ہوئی چیزیں" ہے "بنی ہوئی مصنوعات" کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی کہے "ماہِ شعبان کا مہینا"

"مصنوعات" کے ساتھ "بنی ہوئی" کا استعمال درست نہیں۔

## ۵۷۔ میرے دانت میں سخت درد ہو رہی ہے؟

درد بِالاِتفاق مذکر ہے۔ معلوم نہیں ہمارے بہت سے صحافی دوستوں نے اسے کیوں ''بڑے ذوق وشوق سے'' مؤنث بنا رکھا ہے۔

## ۵۸۔ دیواریں اور غاریں' حرا کی غار؟

''غار'' بالاِتفاق مذکر ہے۔ تحریر و تقریر میں اس کو مؤنث استعمال کرنا درست نہیں۔ غار کی جمع غار یا غاروں ہے۔ مثلاً ''حرا کا غار'' اجنٹا کے غار'' ''دیواریں اور غار'' ''میں نے ان بڑے بڑے غاروں کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔''

## ۵۹۔ جانثار؟

صحیح لفظ ''جاں نثار'' ہے جس کے معنی ہیں' وفادار' جان قربان کرنے والا۔ جانثار لکھنا سخت غلطی ہے۔

## ۶۰۔ فارِس (بمعنی ایران) یا ایرانی صوبہ فارس؟

ملک ایران کا پرانا نام فارس (Fars) ہے اس میں ''ر'' اور ''س'' دونوں ساکن ہیں۔ ایران کے ایک صوبے کا نام بھی فارس ہے۔ بعض اصحاب اس کو ''فارِس'' (''ر'' مکسور) لکھ دیتے ہیں۔ یہ فاش غلطی ہے۔

## ۶۱۔ جیب کُترا؟

جیب تراش یعنی جیب کاٹنے والے چور کے لئے صحیح لفظ جیب کَترا ہے۔ (ک پر زبر ہے) اس کو جیب کُترا لکھنا یا بولنا غلط ہے۔

## ۶۲۔ فلاں تقریب کے موقع پر؟

''تقریب'' میں موقع کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ''موقع'' کا استعمال ضروری نہیں۔ تقریب میں یا تقریب پر کہہ کر اپنی بات کہی جا سکتی ہے۔

## ۶۳۔ نئی جدّت؟

جِدّت کا مطلب نئی چیز، نئی بات، نیا پن، تازگی وغیرہ ہے۔ اس کے ساتھ ''نئی'' لکھنا یا بولنا غلط ہے مثلاً ''حامد کی ہر بات میں نئی جِدّت ہوتی ہے'' اس جملے میں ''نئی'' کا لفظ فالتو ہے۔

## ۶۴۔ ہم کل تمہارے گھر آئیں گی؟ ہم آج چڑیا گھر جارہی ہیں؟

اردو میں جمع متکلم کے لئے عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہی صیغہ (مذکر) آتا ہے۔ اوپر کے جملے اس طرح صحیح ہوں گے ''ہم کل تمہارے گھر آئیں گے۔'' ...... ''ہم آج چڑیا گھر جارہے ہیں۔''

اگر ''ہم'' کے ساتھ فاعل کی تخصیص (عورتیں۔لڑکیاں) کردی جائے تو فعل کا صیغہ مؤنث آئے گا مثلاً ہم عورتیں کل تمہارے گھر آئیں گی۔'' ......''ہم لڑکیاں آج چڑیا گھر جارہی ہیں۔''

## ۶۵۔ سوچ و بچار؟

سوچ اور بچار دونوں ہندی الفاظ ہیں اور دو ہندی الفاظ کے درمیان فارسی ''واؤ'' لانا غلط ہے۔ صحیح ترکیب ''سوچ بچار'' ہے۔

## ۶۶۔ نظریں چار ہونا؟

''نظریں چار ہونا'' کوئی محاورہ نہیں۔ صحیح محاورہ ''آنکھیں چار ہونا'' ہے۔ اس کی جگہ ''نظریں چار ہونا'' کا استعمال فاش غلطی ہے۔

## ۶۷۔ میں نے کراچی جانا ہے؟ اس نے آپ سے کچھ کہنا ہے؟

اردو میں ''نے'' کے ساتھ فعل مصدری (کرنا، آنا، جانا، اٹھنا، بیٹھنا، کہنا وغیرہ)

کا استعمال درست نہیں۔ ایسے جملوں میں نے کی جگہ ''کو'' استعمال کرنا چاہیے ہاں فاعل کی صورت تبدیل کردی جائے تو ''نے'' اور ''کو'' دونوں کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔ اوپر کے جملوں کی صحیح صورت یہ ہوگی۔

۱۔ مجھ کو کراچی جانا ہے یا مجھے کراچی جانا ہے۔

۲۔ اس کو آپ سے کچھ کہنا ہے یا اسے آپ سے کچھ کہنا ہے۔

## ۶۸۔ ممکن ہو سکے تو؟

''ممکن'' میں ''ہو سکے'' یا ''سکنے'' کا مفہوم شامل ہے اس لئے ''ممکن'' کے ساتھ ''ہو سکے'' کا استعمال درست نہیں۔ صرف ''ممکن ہوتو'' لکھنا چاہیے مثلاً ''ممکن ہوتو کراچی جاتے وقت مجھ سے ملتے جائیے۔'' یا ''ممکن ہوتو لاہور چھوڑنے سے پہلے اپنے پاسپورٹ کی تجدید کرا لیجیے۔''

ممکن کی بجائے صرف ''ہو سکے'' کا استعمال بھی کافی ہے۔ مثلاً ہو سکے تو کراچی جاتے وقت مجھ سے ملتے جائیے یا ہو سکے تو لاہور چھوڑنے سے پہلے اپنے پاسپورٹ کی تجدید کرا لیجیے۔

## ۶۹۔ آئے روز؟

''آئے روز'' زبردستی کی ترکیب ہے۔ اس کا لکھنا اور بولنا روزمرہ کے خلاف ہے۔ صحیح روزمرہ ''آئے دن'' ہے۔

## ۷۰۔ عافیّت؟

صحیح لفظ ''عافیت'' ہے۔ ''ی'' پر شدّ نہیں ہے۔

## ۷۱۔ عَشرِ عَشیر؟

صحیح لفظ ''عُشرِ عُشیر'' ہے۔ پہلے ''عین'' پر پیش ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ دسویں حصے کا دسواں حصہ (۱/۱۰۰) یا بہت تھوڑا سا۔

## ۷۲۔ شادی میں بلائے گئے مہمان

اس فقرے میں ''گئے'' کا استعمال فصاحت کے خلاف بلکہ غلط ہے۔ گئے کی جگہ ہوئے چاہیے یعنی ''شادی میں بلائے ہوئے مہمان''

## ۷۳۔ قرآن مُترَجِم؟

''ترجمہ کیا ہوا قرآن'' کے لئے ''قرآن مُترَجَم'' (مُ تَر جَم) صحیح ترکیب ہے۔ ''مُترَجِم'' لکھنا اور بولنا بالکل غلط ہے۔ مترجم کے مماثل لفظ میں اگر ج کے نیچے زیر ہو تو اسے مُترجِم (مُ تَرْ جِم) پڑھا جائے گا۔ اس کے معنی ہیں۔ ترجمہ کرنے والا' ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں منتقل کرنے والا۔

## ۷۴۔ مُتحِدّہ (مُ ت حِ دّہ)؟

صحیح لفظ ''مُتَّحِدَہ'' (مُ تَّ حِ دَہ) ہے۔ تحریر یا تقریر میں مُتحِدّہ لکھنا یا بولنا بالکل غلط ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اپنی تحریروں اور گفتگو میں ''اقوامِ مُتحِدّہ'' کی ترکیب بے تکلفی سے استعمال کر رہے ہیں۔ مُتحِدّہ کی جگہ مُتَّحِدَہ لکھنا اور بولنا چاہیے۔ اس کے معنی ہیں ایک دوسرے میں شامل' باہم ملے ہوئے' پیوستہ اکٹھے۔

## ۷۵۔ مُتفِقّہ؟

صحیح لفظ مُتَّفَقہ (مُ تَّ فَ ق ہ) ہے۔ اس کے معنی ہیں، جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ یہ لفظ ''مُتَّفَق'' کی تانیث'' ہے۔ اسی سے ''مُتَّفَق عَلَیہ'' کی ترکیب بنائی گئی ہے جس پر اتفاق کیا گیا ہو۔ سب کی مرضی اور رائے کے مطابق (مُتفِقّہ) لکھنا اور بولنا بالکل غلط ہے۔

## ۷۶۔ اس کا معنی یہ ہے؟

معنی یا معنٰی کا لفظ اردو میں بطور جمع استعمال ہوتا ہے۔ بطورِ واحد اس کا استعمال درست نہیں۔ یہ عربی لفظ مطلب' منشا' مدعا' مراد' علم' سبب' وجہ' باعث' اصلیت' ماہیت'

حقیقت اور خوبی کے مفہوم کو (فقرے کی ساخت کے اعتبار سے) واضح کرتا ہے۔
اوپر کا صحیح جملہ یوں گا "اس کے معنی یہ ہیں" معنی سے پہلے "کیا" ہو یعنی کیا معنی تو اس مطلب ہوگا' کیا ذکر یا کیا پوچھنا مثلاً "لاہور پہنچنا کیا معنی وہ تو گجرات سے روانہ ہی نہیں ہوا" اس شعر میں معنی کا استعمال (بطور جمع) ملاحظہ ہو

آئینہ خانہ میں وہ چھپے اپنے حُسن سے
خوبی یہ حُسن کی ہے کہ یہ معنیٰ حیا کے ہیں

## ۷۷۔ شَعبِ ابی طالب؟

صحیح ترکیب "شِعبِ ابی طالب" ہے۔ شِعب کے معنی ہیں۔ گھاٹی' درۂ کوہ' دو پہاڑوں کی درمیان کا راستہ' شگاف۔

"شِعبِ ابی طالب" سے مراد آنحضورﷺ کے چچا جناب ابی طالب کا وہ موروثی درہ تھا جس میں آپؐ کے ہوا خواہ بنو ہاشم و بنو مُطّلب کو کُفّارِ قریش نے تین سال (۷ نبوت سے ۱۰ نبوت) تک محصور کیے رکھا۔

ہ کو "شَعبِ ابو طالب" کہنا غلط ہے (جیسا کہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر کئی مقررین کی زبان سے سنا گیا ہے) شِعب کی جمع شِعاب ہے۔

"شَعْب" بالکل الگ لفظ ہے اس کا مطلب ہے گروہ' نسل' قوم' قبیلہ اس کی جمع "شُعُوب" ہے۔

## ۷۸۔ اس معاملے میں عدالتِ عالیہ سے رُجُوع کرنا مناسب ہوگا؟

"رُجُوع" کے معنی ہیں لوٹنا' واپس آنا' واپس آنا' قول' رائے یا عقیدے سے پھرنا' ارادہ بدلنا' واپس لینا' کسی طرف رخ کرنا' طلاق بائن سے پہلے بیوی کو واپس زوجیت میں لینا۔

جب "رُجُوع" کسی طرف رُخ کرنے کے معنیٰ میں استعمال کیا جائے تو اس کے ساتھ "سے" کی بجائے "کی طرف" کا استعمال فصیح اور صحیح ہے۔ اوپر والے جملے

کو اس طرح لکھنا چاہیے۔

''اس معاملے میں عدالتِ عالیہ کی طرف رجوع کرنا مناسب ہوگا۔''

قول، رائے، عقیدہ یا ارادہ بدلنے کا مفہوم ادا کرنے کے لئے ''سے رجوع کرنا'' کا استعمال صحیح ہے مثلاً میں نے اپنی رائے سے رُجُوع کرلیا ہے...... اس نے اپنے موقف سے رجوع کرلیا ہے۔

## ۷۹۔ ان دونوں کے خیالات میں یکسانیت پائی جاتی ہے؟

''یکساں'' (بمعنی ایک جیسا، برابر، ہم شکل، مشابہ، ہموار) فارسی لفظ ہے۔ عربی قاعدے کے مطابق اس سے ''یکسانیت'' بنانا غلط ہے اس کی جگہ یکسانی صحیح لفظ ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا۔ ''ان دونوں کے خیالات میں یکسانی پائی جاتی ہے۔''

''یکسانی'' کے معنی ایک جیسا ہونا، برابری اور مشابہت ہیں۔

یکسانیت کو بعض اصحاب غلط العام کہہ کر صحیح قرار دیتے ہیں لیکن جمہور اہلِ علم کے نزدیک یہ غلط العوام ہے اور اس کی جگہ ''یکسانی'' لکھنا اور بولنا چاہیے۔

## ۸۰۔ عاتکہ نے ان خطوط کو قابو کرلیا؟ ہم نے دونوں ڈاکوؤں کو قابو کرلیا

''قابو کرلینا'' صحیح نہیں۔ اس کی بجائے ''قابو میں کرلیا''، ''قابو پا لیا'' یا ''قبضے میں کرلیا۔'' (جملے کی ساخت کے مطابق) لکھنا اور بولنا چاہیے۔ اوپر کے دونوں جملوں کو اس طرح لکھنا درست ہوگا۔

۱۔ عاتکہ نے یہ خطوط قابو میں کرلیے یا عاتکہ نے ان خطوط کو قابو میں کرلیا۔

۲۔ ہم نے دونوں ڈاکوؤں کو قابو میں کرلیا یا ہم نے دونوں ڈاکوؤں پر قابو پالیا۔

## ۸۱۔ مولانا جامیؒ فارسی زبان کے عظیم نعت گو ہوگزرے ہیں؟

''ہوگزرے ہیں'' یا ''ہوگزرا ہے'' کا استعمال اب متروک ہوچکا ہے کیونکہ اسے فصاحت کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس کی جگہ ہوئے ہیں/ ہوا ہے یا صرف گزرے ہیں یا گزرا ہے لکھنا اور بولنا چاہیے۔

## ۸۲۔ حامد ہمارے دفتر میں بڑا افسر لگا ہوا ہے؟

اس مفہوم میں ''لگا ہوا ہے'' خلافِ محاورہ ہے۔ ''لگا ہوا'' حذف کردیں یا اس کی جگہ ''ہے'' سے پہلے بن گیا یا ہوگیا لکھیں۔

## ۸۳۔ مجھے وہاں اکیلے جاتے ہوئے ڈر آتا ہے؟

اردو میں ''ڈر آتا ہے'' لکھنا یا بولنا غلط ہے اس کی جگہ خوف آتا ہے یا ڈر لگتا ہے لکھنا اور بولنا صحیح ہے۔

## ۸۴۔ فلاں صاحب چوٹی کے اہلِ علم ہیں؟ محمود نامور اہل قلم ہے؟

''اہل'' لُغوی اعتبار سے بصورتِ جمع استعمال ہوتا ہے اور اس میں کثرت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ ''اہلِ علم'' کا اِطلاق اصحابِ علم یا علماء کی جماعت پر ہوگا اسی طرح اہلِ قلم کا اِطلاق اصحابِ قلم یا ادیبوں صحافیوں کے ایک پورے گروہ پر ہوگا۔ اوپر کے فقروں کی صحیح صورت یوں ہوگی۔

فلاں صاحب چوٹی کے صاحبِ علم ہیں — محمود نامور صاحبِ قلم ہے۔

## ۸۵۔ طُولِ عُمْرُہٗ؟

صحیح ترکیب ''طُولِ عُمْرُہٗ'' ہے اس کے معنی ہیں ''اس کی عمر دراز ہو'' اکثر لوگوں کو ''طول عمرہ'' لکھتے اور بولتے دیکھا گیا ہے۔ جو اصحاب عربی زبان سے ناواقف ہیں وہ اگر اپنے مافی الضمیر کا اظہار اردو زبان میں کیا کریں تو مناسب ہوگا۔

(طُ وْ لُ عُ مْ رُ ہٗ) صحیح تلفظ ہے۔

## ۸۶۔ میری ناقص رائے میں ......؟

بعض اصحاب کسی معاملے میں اپنی رائے دیتے وقت ازراہِ انکسار ''میری ناقص رائے......'' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ان کی یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی کہ ان کی رائے فی الواقع ناقص (Defective) یا ناقابلِ اعتبار (Unreliable)

ہے۔ مناسب یہ ہے کہ انکسار کا اظہار یوں کیا جائے۔
''میری عاجزانہ رائے میں یا میری ناچیز رائے میں''



## ۸۷۔ مُتوقّع، مُتوجّہ؟

یہ ہیں تو توقّع اور توجّہ ہی سے۔ لیکن امیدوار/ توقّع رکھنے والا کے معنوں میں مُتوقِّع لکھا اور بولا جائے گا (ق کے نیچے زیر)۔ اسی طرح توجّہ کرنے والا/ دھیان دینے والا کے معنوں میں مُتوجِّہ لکھا اور بولا جائے گا۔ (ج کے نیچے زیر)

## ۸۸۔ رُؤَسا؟

رئیس کی جمع رُؤَسا (بروزن فُقرا، عُلما) ہے۔ اس کا تلفّظ رَؤُسا بالکل غلط ہے۔

## ۸۹۔ دستِ نگر، چشمِ زدن؟

صحیح لفظ دست نگر ہے ت کے نیچے زیر نہیں بلکہ یہ ساکن ہے دست نگر کا مطلب ہے محتاج، حاجت مند اسی طرح ''چشم زدن'' میں م ساکن ہے مکسور نہیں ہے اس کا مطلب ہے پلک جھپکنا، لمحہ بھر۔ کسی کام کے فی الفور ہونے کے موقع پر بولتے ہیں۔ چشمِ زدن اور دستِ نگر لکھنا اور بولنا جاہلانہ حرکت ہے۔

## ۹۰۔ باوجود بھی؟

باوجود کے ساتھ ''بھی'' لگانا فصاحت کے خلاف ہے مثلاً ''اس نے سخت بیمار ہونے کے باوجود بھی کوئی نماز قضا نہیں کی'' اس فقرے میں ''بھی'' حذف کردینا چاہیے صرف باوجود کافی ہے اور یہی فصاحت کا تقاضا ہے۔

## ۹۱۔ مُرمّت، مُذمّت؟

ان دونوں لفظوں کا صحیح تلفّظ مَرمّت اور مَذمّت ہے دونوں کے پہلے ''م'' پر زبر ہے۔ اس پر پیش لگا کر بولنا غلط العوام ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۹۲۔ اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے؟

صحیح ترکیب "پس منظر" ہے۔ "س" ساکن ہے اس کے نیچے زیر لگانا سخت غلطی ہے۔ اصل ترکیب تھی منظرِ پس یعنی بیک گراؤنڈ (Back Ground) تقلیب کے عمل سے اسے پس منظر بنایا گیا۔ اس کا مطلب ہے کسی واقعہ کے اسباب و محرکات جو اس کے وجود میں آنے کا باعث ہوئے ہوں' کسی تصویر یا منظر کا وہ حصہ جو دیکھنے والے سے دور تر ہو' ماحول جس میں کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوا' اصل حقیقت جو بدیہی طور پر نظر نہ آئے۔

پیش منظر اور پیش لفظ بھی اسی قسم کی ترکیبیں ہیں ان کو پیشِ منظر یا پیشِ لفظ کہنا غلط ہے۔

## ۹۳۔ اولیاء اللہ کا درجہ دُنیوی بادشاہوں سے اُولیٰ ہے؟

اس فقرے میں "اُولیٰ" غلط استعمال ہوا ہے۔ اُولیٰ "اوّل" کی تانیث ہے یہاں اس کی جگہ اَولیٰ ہونا چاہیے جس کے معنی ہیں افضل' بڑھ کر' برتر' بہتر...... بہت سے لوگ اُولیٰ اور اَولیٰ کے فرق کو غیر شعوری طور پر نظرانداز کر دیتے ہیں اس طرح بعض نثری عبارتوں یا اشعار کا مطلب مضحکہ خیز ہو جاتا ہے۔

## ۹۴۔ مُوْرِدِ الزام' مُورِدِ عنایت؟

صحیح لفظ مَوْرِدْ ہے (م پر زبر) لیکن اکثر لوگوں کے منہ سے مُورِد سننے میں آتا ہے جو بالکل غلط ہے۔ مَوْرِد کا مطلب ہے وارد ہونے کی جگہ' پہنچنے کی جگہ' جہاں ٹھہرا جائے۔ مَورِدِ الزام کا مطلب ہے وہ شخص جس پر الزام لگایا گیا ہو اور مَورِدِ عنایت کے معنی ہیں وہ شخص جس پر عنایت یا لطف کیا جائے۔

## ۹۵۔ آئی ہوئیں' آئیں ہوئیں؟

(الف) آج ہمارے گھر بہت سی معزز خواتین آئی ہوئیں ہیں۔

(ب) آج ہمارے گھر بہت سی معزز خواتین آئیں ہوئیں ہیں۔

جملہ (ا) میں ہوئی کی جگہ ہوئیں لکھنا غلط ہے اور جملہ (ب) میں آئی ہوئی کی جگہ ''آئیں ہوئیں'' لکھنا بالکل غلط ہے۔ فقرے کے آخر میں ''آئی ہوئی ہیں'' روزمرہ کے مطابق ہے۔ ایسے فقروں میں فعل اور اس کے متعلقات کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے۔

## ۹۶۔ مدو جذر/ جذر و مد؟

صحیح لفظ مدّوجزر یا جزر و مدّ ہے جس کے معنی ہیں جوار بھاٹا یا چاند کی کشش کے سبب سمندر کے پانی کا اتار چڑھاؤ۔ مدّ کے معنی ہیں پانی کا چڑھاؤ اور جزر کے معنی ہیں پانی کا اتار...... گویا جزر مدّ کی ضد ہے۔ جذر حساب کی اصطلاح ہے اور جوار بھاٹا کے معنوں میں مدّ کے ساتھ اس کا استعمال غلط ہے۔

## ۹۷۔ گذارش، نماز گذار، تہجد گذار، خدمت گذار، شکر گذار، عبادت گذار، مال گذار؟

یہ تمام الفاظ فارسی لفظ گزاردن سے ہیں جس کے معنی ہیں ادا کرنا، پیش کرنا یا شرح کرنا، گزاردن اور اس کے تمام مشتقات کو ''ز'' سے لکھا جائے گا۔

## ۹۸۔ گذرا، گذر گیا، گذار دینا، گذارا (یا گذارہ) گذر بسر؟

یہ الفاظ اردو کے مصدر ''گزرنا'' اور ''گزارنا'' سے ہیں۔ ان دونوں مصدروں کے مشتقات کو ''ز'' سے لکھنا درست ہے اور ''ذ'' سے لکھنا غلط۔ اوپر کے الفاظ کا صحیح املا یوں ہوگا۔

گزرا، گزر گیا، گزار دینا، گزارا (یا گزارہ) گزر بسر

## ۹۹۔ حامد نے یہاں ہی سے تعلیم حاصل کی؟ کریم وہاں ہی رہتا ہے؟

''یہاں ہی'' ''وہاں ہی'' کا استعمال اب متروک ہو چکا ہے۔ ان کی جگہ اب

یہیں اور وہیں بولتے اور لکھتے ہیں چنانچہ اوپر کے فقرے یوں لکھیں گے۔
''حامد نے یہیں سے تعلیم حاصل کی''
''کریم وہیں رہتا ہے''

## ۱۰۰۔ نامعلوم اس مُقَفَّل مکان میں چور کیسے داخل ہوئے؟

کہنے والا یہ بتانا چاہتا ہے کہ وہ نہیں جانتا (اس کی سمجھ میں نہیں آتا) کہ مقفل مکان میں چور کس طرح داخل ہوئے۔ یعنی اس کو معلوم نہیں کہ چوروں نے اندر داخل ہونے کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا۔ اس کے لئے نامعلوم (اسم صفت) کی جگہ ''نہ معلوم'' (اسمِ تمیز) کا استعمال ہوگا ''نہ معلوم اس مقفل مکان میں چور کیسے داخل ہوئے۔''

## ۱۰۱۔ پولیس نے نہ معلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا؟

''نہ معلوم'' اسمِ تمیز ہے جس کا استعمال اس جملے میں غلط ہے۔ اس کی جگہ ''نامعلوم'' ہونا چاہیے جو اسمِ صفت ہے اور موصوف کے لئے آتا ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا ''پولیس نے نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔

## ۱۰۲۔ (۱) جب مجھے ہوش آئی؟
## (۲) میں نے ہوش سنبھالی تو اپنے آپ کو ایک عجیب ماحول میں پایا؟

ہوش بالاتفاق مذکر ہے۔ معلوم نہیں بہت سے اہلِ قلم اسے مُؤنّث استعمال کرنے پر کیوں تُلے ہوئے ہیں..... صحیح جملے یوں ہوں گے۔ (۱) جب مجھے ہوش آیا (۲) میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو ایک عجیب ماحول میں پایا=

## ۱۰۳۔ مُوَقَّف، مُؤقِف؟

صحیح لفظ ''مَوقِف'' ہے۔ اس کے معنی ہیں ٹھہرنے کی جگہ (جائے قیام) نقطۂ نظر، اختیار کردہ رائے یا فیصلہ (Stand) م پر زبر، واؤ ساکن اور ق کے نیچے

زیر...... کم تعلیم یافتہ تو کیا اکثر اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کی تحریر و تقریر میں بھی یہ مُؤَقَّف یا مُوَقَّف دیکھنے اور سننے میں آتا ہے۔ بہرصورت اس لفظ کی یہ شکل (م پر پیش، واؤ پر ہمزہ اور ق پر شدّ اور زبر یا زیر) ''غلط العوام'' کے زمرے میں آتی ہے۔ اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۱۰۴۔ طُرفَۃُ العَین؟ عُنفُوَان؟ صَحَن؟ قَوس و قُزَح؟ بدرو؟ نَشو و نُما؟ خودَرو؟ نبُوَّت؟

طُرفَۃُ العَین؟ (فی الفور، پلک جھپکنے میں، ذرا سی دیر میں)
عُنفُوان؟ (آغاز، شروع)
صَحُن؟ (آنگن)
قَوسِ قُزَح؟ (دھنک، وہ سات رنگی کمان جو برسات میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے)
بَدَرَرو؟ (پانی باہر جانے کا راستہ، موری)
نَشو و نَما؟ (بالیدگی، بڑھنا، پھولنا پھلنا، روئیدگی)
خودرو؟ (خود بخود اگنے والی روئیدن مصدر سے) ر پر زبر نہیں ہے
نُبُوَّت؟ (پیغمبری، رسالت)

## ۱۰۵۔ مجلس برخواست ہوئی؟

صحیح لفظ ''برخاست'' ہے جو فارسی کے مصدر برخاستن سے ہے اس کے معنی ہیں اٹھنا یا کھڑا ہونا...... کسی مجلس کے خاتمے پر حاضرینِ مجلس کے اٹھ جانے یا کھڑے ہونے کو مجلس کا برخاست ہونا کہا جاتا ہے۔ کسی ملازم کو برطرف کیا جائے یعنی اس کو موقوف کیا جائے تو اس کے لئے ''برخاست'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو ''برخواست'' لکھنا فاحش غلطی ہے۔

## ۱۰۶۔ نہ تو آپ خود آئے اور نہ ہی کوئی خط بھیجا؟

''نہ'' (حرفِ نفی) کے بعد ''تو'' کا استعمال غیر ضروری (حشو یا زائد) ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔ ''نہ'' کے معاً بعد ''ہی'' کا استعمال تو بالکل غلط ہے......

صحیح اور فصیح فقرہ یوں ہوگا۔ نہ آپ خود آئے اور نہ کوئی خط ہی بھیجا یا نہ آپ خود ہی آئے اور نہ کوئی خط بھیجا۔ مختصر یہ کہ "نہ اور ہی" کے درمیان کم از کم (اسم) ضرور آنا چاہیے وہ بھی اس صورت میں جب "ہی" کا استعمال ضروری ہو۔

## ۱۰۷۔ مسلمانوں نے رومیوں کا ہر وار پسپا کر دیا؟

"وار پسپا کرنا" غلط محاورہ ہے۔ صحیح محاورہ وار بچانا یا وار اوچھا پڑنا یا وار خالی جانا/گیا ہے۔ پسپا تو کسی لشکر یا فوج یا حملہ آور کو کہا جاتا ہے۔

## ۱۰۸۔ یہ دوا دودھ کے ہمراہ استعمال کریں؟

اس جملے میں "ہمراہ" کے بجائے "ساتھ" کا استعمال مناسب ہے ہمراہ کے معنی ساتھ چلنے والا، ساتھی اور شریکِ سفر کے ہیں بعض موقعوں پر یہ "ساتھ" کا مفہوم ادا کرنے کے لئے بھی بولا اور لکھا جاتا ہے لیکن اوپر والے جملے کی ساخت ایسی ہے کہ اس میں "ہمراہ" کا استعمال فصاحت کے خلاف ہے۔

## ۱۰۹۔ میں دیر تک آگ سینکتا رہا؟

اردو کا صحیح محاورہ "آگ تاپنا" ہے اس لئے درست فقرہ یوں ہوگا:

"میں دیر تک آگ تاپتا رہا"

## ۱۱۰۔ پناہ گزین اب واپس جانے شروع ہوگئے ہیں؟

اس فقرے میں "واپس جانے" خلافِ فصاحت ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہونا چاہیے:

پناہ گزین اب واپس جانا شروع ہوگئے ہیں۔

یا پناہ گزینوں نے اب واپس جانا شروع کر دیا ہے۔

## ۱۱۱۔ کپاس کی پیداوار زیادہ بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے؟

اس فقرے میں "زیادہ بڑھانے" کی بجائے "اور بڑھانے" یا صرف "بڑھانے" ہونا چاہیے۔ "زیادہ بڑھانا" خلافِ فصاحت بلکہ غلط ہے۔

## ۱۱۲۔ کرم دین وَلد فضل دین؟ فلاں وَلد فلاں؟

صحیح لفظ ''وَلَد'' ہے اس کے معنی ہیں ''فرزند'' اس کا ایک تلّفظ وُلد ضرور ہے لیکن وہ اردو میں شاذ ہی استعمال ہوتا ہے۔ بیٹے کو باپ کی نسبت دینے کے لیے یوں لکھنا چاہیے۔

کرم دین وَلَدِ فضل دین.......... فلاں وَلَدِ فلاں

## ۱۱۳۔ حَرَج مَرَج؟

گڑبڑ، ہنگامہ، فساد، افراتفری اور آفت کے معنوں میں صحیح ترکیب ''ہرج مرج'' ہے۔ ''حرج مرج'' لکھنا غلط العوام ہے (یہ ہرج مرج کی تحریف ہے جسے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا) ترکیب کے بغیر تنہا لفظ حَرَجُ ہے اس کے معنی ہیں تنگی، سختی، نقصان تضیعِ اَوقات، مضائقہ، محلِ اعتراض، قباحت، دیر، کمی۔

ترکیب کے بغیر لفظ ''ہرج'' کے معنی فتنہ، آشوب، بے ترتیبی، بدنظمی، بے قاعدگی، شورش، نقصان وغیرہ ہیں۔ اردو میں یہ لفظ بفتح ''ر'' مستعمل ہے یعنی ہَرَج

بعض محققین کے نزدیک ''حرج'' کے معنی میں ''ہَرَج'' یا ''ہَرْج'' لکھنا جائز نہیں۔

مَرَج کا مطلب ہے کام کا بگڑنا اس لئے فتنہ، آشوب، فساد، بگاڑ اور اضطراب کے معنوں میں اس کے ساتھ ہرج ہی صحیح ہے۔

## ۱۱۴۔ قابلِ شرم

آپ نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا وہ سخت قابلِ شرم ہے؟

اس جملے میں قابلِ شرم کا استعمال غلط ہے اس کی جگہ ''شرمناک'' ہونا چاہیے۔

## ۱۱۵۔ اس کے پایۂ استقلال میں جنبش نہ آئی؟

اس جملے میں ''پایہ'' کا استعمال غلط ہوا ہے۔ اس کی جگہ لفظ ''پائے'' استعمال ہونا چاہیے تھا یعنی ''اس کے پائے استقلال میں جنبش نہ آئی'' پایہ درجہ اور رتبہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے مثلاً وہ ایک بلند پایہ ادیب ہے۔'' یا ''یہ بات پایۂ ثبوت

کو پہنچ گئی ہے یا "حامد زراعت کے محکمے میں بلند پایہ منصب پر فائز ہے۔"

اس کے علاوہ یہ لفظ بادشاہوں کا دارالحکومت ظاہر کرنے کے لیے یا پلنگ کے پاؤں (پاوے) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً دِلّی کا شہر کئی صدیوں تک مغل بادشاہوں کا پایۂ تخت رہا ہے یا "پلنگ کا پایہ ٹوٹ گیا تو نیا بدلنا پڑا۔"

"پائے" اصل میں فارسی کا لفظ "پا" ہے جس کے معنی ہیں "پاؤں" اس کو کسی مرکب میں استعمال کرتے وقت (اضافت کے لیے) پائے لکھنا ہوتا ہے۔ مثلاً پائے استقلال، پائے استقامت، پائے حقارت

## ۱۱۶۔ مظاہرین نے کُتبے اٹھا رکھے تھے؟

صحیح لفظ "کَتبہ" ہے۔ اس کے معنی ہیں خوشخط لکھی یا پتھروں پر کھودی ہوئی عبارت۔ عام طور پر اُس عبارت کو کَتبہ کہتے ہیں جو قبروں، مسجدوں اور سراؤں وغیرہ کے دروازوں پر لکھوا کر یا کھدوا کر لگا دیتے ہیں۔ کسی جماعت یا گروہ کے وہ مطالبات یا نعرے جو کپڑے کے ٹکڑوں اور کاغذوں گتوں وغیرہ پر لکھوا کر منظرِ عام پر لائے جاتے ہیں، ان کو بھی کَتبے کہا جاتا ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا۔

"مظاہرین نے کَتبے اٹھا رکھے تھے۔" ("ک" پر زبر ہے)

## ۱۱۷۔ چرخِ گرُدوں؟

صحیح ترکیب "چرخِ گرداں" ہے۔ اس سے مراد ہے گردش کرنے والا آسمان، گردُوں تو خود چرخ (آسمان) کا دوسرا نام ہے۔ اس لیے "چرخِ گردوں" کہنا بالکل مہمل بات ہے۔

## ۱۱۸۔ بے نِیل مرام یا بے نِیل و مرام / یا بے نَیل و مرام

صحیح ترکیب بے نَیل مَرام ہے جس کا مطلب ہے۔ حصولِ مقصد کے بغیر، ناکام، نامراد۔ بے کے معنی ہیں بغیر، نیل کے معنی ہیں حصول، دسترس، مرام کا مطلب ہے مقصد، مراد۔ بعض بڑے بڑے ادیبوں کی زبان سے بے نِیلِ مرام یا بے نَیل و مرام یا بے نَیل و مرام سن کر حیرت ہوتی ہے۔

## ۱۱۹۔ جہاں پر، وہاں پر؟

بعض اہلِ قلم جہاں، وہاں وغیرہ کے ساتھ حرفِ جار ''پر'' کا استعمال کرتے ہیں مثلاً مجھے وہ جگہ معلوم ہے جہاں پر محمود رہتا ہے یا ہم وہاں پر موجود تھے جب کسی نے بم پھینکا۔ ''پر'' کا اس طرح استعمال بالکل غلط ہے۔

## ۱۲۰۔ اے مسلمانوں...... اے مومنوں؟

جو الفاظ کسی مجمع کو مخاطب کر کے بولے جاتے ہیں ان کو ندائیہ الفاظ کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اردو میں نون غنہ اور واؤ سے جمع کا صیغہ بنتا ہے۔ مگر حرفِ ندا جمع کے صیغے کو صرف واؤ پر ختم کرتا ہے۔ ندا یا صدا دینے کے لیے نون غنہ بولنا اور لکھنا دونوں طرح غلط ہے اس لیے اے مسلمانوں یا اے مومنوں کہنا صحیح نہیں...... ان کی جگہ اے مسلمانو! یا اے مومنو! کہا جائے گا۔ اسی پر قیاس کر کے منادی کے لئے دوسرے الفاظ بھی لکھے جائیں گے مثلاً اے لڑکو! اے دوستو! اے بھائیو! اے بیٹو! اے لوگوو غیرہ یا میرے بچو! میرے دوستو! میرے بھائیو وغیرہ۔ یا بھائیو! بیٹو! دوستو! لڑکو! مسلمانو!

## ۱۲۱۔ جوتا میرے پاؤں کو لگتا ہے؟

صحیح محاورہ ''جوتا میرے پاؤں کو کاٹتا ہے'' ہے۔ ''جوتا یا جوتی پاؤں کو لگنا'' غلط ہے۔

## ۱۲۲۔ ادنےٰ، اعلےٰ، تعالےٰ، موسےٰ، عیسےٰ؟

ان الفاظ کو یائے مجہول (ے) کی جگہ یائے مجہول (ی) سے یوں لکھنا چاہیے...... ادنیٰ، اعلیٰ، تعالیٰ، موسیٰ، عیسیٰ۔ بعض اہلِ قلم ایسے عربی الفاظ کو بلاتکلف یائے مجہول (ے) سے لکھ رہے ہیں۔ یہ طرزِ عمل مناسب نہیں۔

## ۱۲۳۔ یہ سُچا موتی ہے؟

''پنجابی'' بولتے وقت ''سُچا'' (بمعنی خالص) کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اردو میں ''سُچا'' کوئی لفظ نہیں اس کی جگہ سَچا کہنا چاہیے۔

## ۱۲۴۔ اس موضوع پر یہ ایک مُعْرِکَتُہ الآرا کتاب ہے؟

صحیح (فارسی) ترکیب ''مَعْرِکَہ آرا'' ہے۔ بُعض لوگوں نے اسے زبردستی ''عربی'' کا لباس پہنا کر ''مَعْرِکَتُہ الآرا'' بنا لیا ہے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ یہ ترکیب غلط ہے تو وہ اسے ''غلط العام'' کہہ کر درست قرار دیتے ہیں۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ لغت کی بعض کتابوں میں بھی یہ ترکیب در آئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ معرکہ آرا کی ترکیب اصطلاحی طور پر کسی چیز کی اہمیت' عظمت اور خوبی ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے یا لُغوی معنوں میں جنگ لڑنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جیسے ''فلاں (بادشاہ) فلاں (بادشاہ) سے معرکہ آرا ہوا ہے''۔ ''معرکہ آرا'' کا حاصل مصدر معرکہ آرائی ہے...... ''معرکتہ الآرا'' کا کوئی حاصل مصدر نہیں بنتا اور اس کے لغوی معنی ''مختلف راویوں کا باہمی اختلاف یا جھگڑا'' بنتے ہیں کیونکہ ''آراء'' رائے کی جمع ہے۔ اس غلط ترکیب کو ''معرکہ آرا'' کے معنوں مین استعمال کرنا مناسب نہیں۔

## ۱۲۵۔ مُتَعَلِّقات میں بُعد؟

عام قاعدہ یہ ہے کہ جار مجرور ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوں' ان کے درمیان پورا جملہ داخل کر دینا سخت غلطی ہے مثلاً

۱۔ صدرِ پاکستان جو آج کل ''سعودی عرب'' گئے ہوئے ہیں' نے مدینہ منورہ پہنچ کر روضۂ نبویؐ کی زیارت کی۔'' یا

۲۔ مَری جہاں سخت سردی پڑتی ہے' سے اب شدید بارش کی خبر آئی ہے۔ یا

۳۔ ایک بھارت کا جاسوس لاہور چھاؤنی کے علاقے میں پکڑا گیا۔ یا

۴۔ جب زلزلہ آیا تو چھت جس پر میں کھڑا تھا' نے ہلنا شروع کر دیا۔

ان جملوں کی صحیح صورت یوں ہوگی۔

۱۔ صدرِ پاکستان نے جو آج کل سعودی عرب گئے ہوئے ہیں' مدینہ منورہ پہنچ کر روضۂ نبویؐ کی زیارت کی۔

۲۔ مَری سے جہاں سخت سردی پڑتی ہے' اب شدید بارش ہونے کی خبر آئی ہے۔

۳۔ بھارت کا ایک جاسوس لاہور چھاؤنی کے علاقے میں پکڑا گیا۔
۴۔ جب زلزلہ آیا تو چھت نے جس پر میں کھڑا تھا' ہلنا شروع کر دیا۔
مختصر یہ کہ سلاست اور معنوی درستی کا تقاضا ہے کہ کسی فقرے یا جملے میں متعلقات یا جار مجرور کو ایک دوسرے سے متّصل یا بالکل قریب ہونا چاہیے۔

## ۱۲۶۔ مولانا ...... اہل حدیثوں کے امیر منتخب ہو گئے؟

''اہلِ حدیث'' ایک خاص فقہی مسلک کی حامل جماعت کا نام ہے۔ اہل کی اضافت حدیث کی طرف ہے اور ''اہلِ حدیث'' کی ترکیب کو ''اہل حدیثوں'' لکھنا اور بولنا بالکل غلط ہے۔ جس طرح اہلِ قلم' اہلِ لاہور' اہلِ کتاب' اہلِ قرآن' اہلِ سنّت' اہلِ علم وغیرہ کی ترکیبیں ان کی اصل صورت میں لکھی اور بولی جاتی ہیں اسی طرح ''اہلِ حدیث'' کی ترکیب بھی اپنی اصلی صورت میں استعمال ہوگی۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ندا کی صورت میں ''اہل حدیثو!'' کہنا بھی بالکل غلط ہے۔

## ۱۲۷۔ ذرا پتا تو کرو' ارشد رات کہاں گزارتا ہے؟

''پتا کرنا'' اردو روزمرہ کے خلاف ہے اس کے بجائے معلوم کرنا' یا پتا چلانا لکھنا چاہیے۔ کسی کی جائے قیام (سکونت' یا گھر) کے بارے میں دریافت کرنا ہو تو ''پتا چلانا'' کے الفاظ استعمال کرنا مناسب ہے........ ''پتا'' کا املا آج کل ''پتہ'' کیا جا رہا ہے۔ اسے غلط العام (صحیح) سمجھنا چاہیے۔

## ۱۲۸۔ جب اپنوں نے مدد نہیں کی تو اغیاروں سے کیا امید؟

جو لفظ خود جمع ہو اردو قاعدے کے مطابق اس کی جمع بنانا غلط ہے۔ اس فقرے میں اغیاروں کی جگہ ''اغیار'' ہونا چاہئے۔ اسی طرح احباب' اسباب' شیاطین' کفار وغیرہ کی جمع بنانا بھی غلط ہے (جیسے احبابوں' اسبابوں' شیاطینوں' کفّاروں)

## ۱۲۹۔ اس نے اپنے بچوں کی خاطر بہت مصیبتیں جھیلیں؟

جھیلیں میں یائے مجہول ہے یائے معروف نہیں یعنی جھ مکسور نہیں ہے اس کا صحیح تلفظ ''جھے لیں'' ہیں۔

## ۱۳۰۔ آج جُون کی سات تاریخ ہے؟

مہینے کی تاریخ کو اس طرح ظاہر کرنا غلط ہے صحیح جملہ یوں ہوگا:

''آج جون کی ساتویں ہے'' یا ''آج سات جون ہے''

## ۱۳۱۔ تم نے اس شریف آدمی پر ناحق کیچڑ اچھالا؟

''کیچڑ'' بالاتفاق مُؤنّث ہے۔ آج کل بہت سے اہلِ قلم کیچڑ کو مذکر لکھ رہے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اوپر کے جملے میں ''کیچڑ اچھالا'' کی جگہ ''کیچڑ اچھالی'' ہونا چاہیے۔

## ۱۳۲۔ تمہاری لالچ تمہیں برباد کردے گی؟

''لالچ'' بالاتفاق مذکر ہے لیکن بہت سے لوگ اپنی گفتگو اور تحریروں میں اس کو ایک مُؤنّث لفظ کی صورت میں استعمال کر رہے ہیں۔ یہ غلط ہے۔

اوپر والے جملے کی صحیح صورت یوں ہوگی:

تمہارا لالچ تمہیں برباد کردے گا۔

## ۱۳۳۔ ان فضول رسموں کی بیخ کُنی کرنا ہمارا فرض ہے؟

صحیح لفظ بیخ کَنی ہے (ک پر زبر) اس کا مطلب ہے جڑ سے اکھاڑنا' نیست و نابود کرنا۔ بیخ کُنی بالکل غلط ہے۔

## ۱۳۴۔ میں نے یہ رقم اس کو بطور قرضِ حَسنہ دی ہے؟

''قرضِ حسنہ'' کی ترکیب غلط العوام ہے لیکن اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی

اپنی تحریروں اور بول چال میں اسے بے تکلف استعمال کر رہے ہیں شاید صحیح یا غلط العام سمجھ کر۔ صحیح ترکیب ''قرضِ حَسَن'' ہے اس کو ترجیح دینی چاہیے۔

## ۱۳۵۔ اس شہر میں بہت سے مَذبح خانے ہیں؟

مَذبَح خانہ لکھنا ایسا ہے جیسے ماہِ صفر کا مہینہ...... مَذبَح کا مطلب ہے ذبح کرنے کی جگہ اس لئے مَذبَح کے ساتھ خانہ یا خانے لکھنا بے معنی ہے صرف مَذبَح لکھنا چاہیے یا ذبح خانے۔

## ۱۳۶۔ یہ منظر دیکھ کر میرے ہوش و حواس اڑ گئے؟

محاورہ ہوش اڑنا ہے ''ہوش و حواس اڑنا'' غلط ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا ''یہ منظر دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے یا ہوش و حواس جاتے رہے۔

## ۱۳۷۔ نووارد خاتون نے چہرے پر نقاب اوڑھ/پہن رکھی تھی؟

''نقاب'' کے ساتھ اوڑھنا یا پہننا دونوں غلط ہیں۔ نقاب کے ساتھ ''ڈالنا'' صحیح ہے۔ درست جملہ یوں ہوگا:

''نو وارد خاتون نے چہرے پر نقاب ڈال رکھی تھی۔''

''اوڑھنا'' برقع، چادر، کمبل کے ساتھ صحیح ہے یعنی فلاں نے برقع/کمبل اوڑھ رکھا تھا یا فلاں برقع/کمبل اوڑھے ہوئے تھی/تھا اسی طرح پہننا کا استعمال قمیص، کوٹ اور کرتا کے ساتھ صحیح ہوگا۔

## ۱۳۸۔ میں نے اس کو کہہ دیا ہے کہ آئندہ یہاں نہ آیا کرے؟

اس قسم کے جملوں میں ''کو'' کا استعمال اب متروک ہو چکا ہے۔ اس کی بجائے ''سے'' استعمال ہوتا ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا:

''میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ یہاں نہ آیا کرے۔''

## ۱۳۹۔ اہلِ کشمیر برس ہا برس سے ظلم کی چکی میں پِس رہے ہیں؟

برس ہندی کا لفظ ہے اس کی جمع ''ہا'' لگا کر نہیں بنائی جا سکتی اس کی جگہ

"سالہاسال" لکھنا اور بولنا چاہیے۔ اگر "برس" کا لفظ ضرور استعمال کرنا ہو تو "برسوں سے" لکھنا چاہیے۔

## ۱۴۰۔ اس کالج میں آئے روز طرح طرح کے ہنگامے برپا ہوتے رہتے ہیں؟

"آئے روز" صحیح ترکیب نہیں...... اس کے بجائے "آئے دن" صحیح روزمرہ ہے۔

## ۱۴۱۔ بھئی میں یہ کتاب تم سے عاریۃً مانگ رہا ہوں؟

"عاریۃً" میں عارضی طور پر مانگنے کا مفہوم شامل ہے۔ اس لئے اس جملے میں "عاریۃً مانگ رہا ہوں" کے بجائے عاریۃً لے رہا ہوں ہونا چاہیے۔

## ۱۴۲۔ میری صحت دن بدن بگڑتی جارہی ہے؟

اصولاً ہندی الفاظ کو عربی فارسی الفاظ کی طرح مرکّب کرنا درست نہیں "دن" ہندی لفظ ہے اس لیے "دن بدن" کی ترکیب غلط ہے لیکن بہت سے لوگ اس کو غلط العام کا درجہ دے کر بے تکلف استعمال کررہے ہیں اس کے بجائے روز بروز لکھنا اور بولنا چاہیے۔

## ۱۴۳۔ اسلم اور حمیدہ توَام بھائی بہن ہیں؟

صحیح لفظ "توَاَم" ہے جس کے معنی ہیں جڑواں بچے۔

## ۱۴۴۔ اس مرضِ مُزمّن کا علاج بہت مشکل ہے؟

صحیح لفظ مُزمِن ہے جس کے معنی ہیں پرانا' کُہنہ' بہت سے لوگ اس کا تیسرا حرف مشدّد بولتے ہیں۔ یہ فاحش غلطی ہے۔

## ۱۴۵۔ چیچک کی وبا پر قابو پا لیا گیا ہے؟

چیچک میں یائے مجہول ہے اور اس کا صحیح تلفظ "چے چک" ہے اسی طرح سیر

حاصل، سیر چشم اور سیراب میں بھی یائے مجہول ہے اور سیر کو ''سے ر'' یعنی بیر، دیر، چھیڑ کے وزن پر بولا جائے گا۔ بعض لوگ ''س'' کو مفتوح بولتے ہیں جیسے سَیر حاصل، سَیر چشم، سَیراب یہ غلط العوام ہے۔

## ۱۴۶۔ یہ کونسا مہینہ ہے، جُمَادِیُ الْاَوَّل یا جُمَادِیُ الثَّانی؟

پانچویں اسلامی مہینے کا صحیح نام جُمادی الاُولیٰ (جُمادِل اُولا) ہے۔
اور چھٹے کا جُمادِی الاُخریٰ (جُمادِل اُخرا)
جمادی الاوّل اور جمادی الثّانی لکھنا اور بولنا غلط العوام ہے۔

## ۱۴۷۔ ہم نے اپنے کُتّے کو بصد مشکل بھیڑیے کے چَنگل سے چھڑایا؟

چَنگل غلط العوام ہے۔ صحیح لفظ چُنگُل ہے (چ مفتوح گ مضموم) یا چُنگَل (چ مضموم گ مفتوح)

## ۱۴۸۔ چالاک لُومڑی نے بلیوں کے چٹُور پن سے فائدہ اٹھایا؟

لومڑی اور چٹور پن میں واؤ مجہول ہے جیسے شور، چھوڑ، مور، گور میں۔ لومڑی کے ''ل'' اور چٹور کے ٹ کو مضموم لکھنا اور بولنا غلط ہے۔

## ۱۴۹۔ تمہیں مہمانوں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے؟

اس جملے میں دونوں جگہ ''کے ساتھ'' کی جگہ ''سے'' ہونا چاہیے۔
صحیح جملہ یوں ہوگا ''تمہیں مہمانوں سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہیے۔

## ۱۵۰۔ کل رات مجھے خواب آیا کہ میں ہوا میں پرواز کررہا ہوں۔

خواب دیکھنے کے مفہوم میں آیا کہنا غلط ہے۔ ''مجھے خواب آیا'' کے بجائے میں نے خواب دیکھا' **یا** ''میں نے خواب میں دیکھا'' صحیح ہے۔

### ۱۵۱۔ اس نے باقاعدہ طور پر ڈرائیونگ نہیں سیکھی؟

اس جملے میں ''طور پر'' زائد ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا ''اس نے باقاعدہ ڈرائیونگ نہیں سیکھی۔

### ۱۵۲۔ برخورداری حمید بیگم کو پیار؟

برخوردار کی تانیث ''برخورداری'' غلط ہے۔ برخورداری کی جگہ عزیزی یا عزیزہ لکھنا چاہیے یعنی عزیزہ/عزیزی حمیدہ بیگم کو پیار۔

### ۱۵۳۔ کل بُدھ وار کے دن دفتر بند رہے گا؟

بدھ وار کے دن غلط ہے کیونکہ خود ''وار'' کے معنی ''دن'' ہیں۔ اس لیے ''کل بدھ کے دن یا کل بدھ کو دفتر بند رہے گا'' لکھنا چاہیے۔

### ۱۵۴۔ بوقتِ ضرورت یہ رقم آپ کے کام آئے گی؟

بوقت میں ب زائد ہے۔ ''وقتِ ضرورت یہ رقم آپ کے کام آئے گی'' صحیح جملہ ہے۔

### ۱۵۵۔ بھائی جان! میں تو آپ کا تابع دار ہوں؟

''تابع دار'' خلافِ فصاحت اور غلط العوام ہے اس کی جگہ خادم ہونا چاہیے۔
''بھائی جان! میں تو آپ کا خادم یا تابع ہوں'' صحیح جملہ ہے۔

### ۱۵۶۔ یہ مرہم ہر قسم کے زخموں کو دو تین دن میں ٹھیک کر دیتی ہے؟

مرہم بالاتفاق مذکر ہے۔ اس لیے یہ جملہ یوں ہونا چاہیے۔
''یہ مرہم ہر قسم کے زخموں کو دو تین دن میں ٹھیک کر دیتا ہے۔

### ۱۵۷۔ اکرم خوشی سے جامے میں پھولے نہ سمایا؟

صحیح محاورہ ''جامے میں پھولا نہ سمانا'' ہے اور محاورے میں تصرف جائز نہیں۔

اس لیے صحیح جملہ یوں ہوگا۔ ''اکرم خوشی سے جامے میں پھولا نہ سمایا۔''

**۱۵۸۔ سعید بے چارہ دائم المریض ہے؟**

''دائم المریض'' کی ترکیب غلط العوام ہے۔ اس کی جگہ دائم المرض یا ''دائمی مریض'' ہونا چاہیے ''سعید بے چارہ دائم المرض ہے۔'' (یا دائمی مریض ہے)

**۱۵۹۔ اس محلّے کے لوگوں نے انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دینے کی حامی بھر لی ہے؟**

حامی بھرنا حائے حطّی سے غلط اور ہائے ہوّز سے صحیح ہے۔ اس لیے اس جملے میں حامی بھر لی ہے کی جگہ ''ہامی بھر لی ہے'' ہونا چاہیے۔

**۱۶۰۔ ہم حمید کے گھر گئے تو اس نے ہماری بے حد خاطر و مدارات کی؟**

خاطر و مدارات کی جگہ خاطر مدارات ہونا چاہیے کیونکہ ''خاطر'' تواضع کے معنی میں ہندی ہے اور مدارات عربی، لہٰذا ان دونوں کے درمیان واوِ عطف جائز نہیں۔

**۱۶۱۔ اُچ پنجاب کا سب سے قدیم ترین شہر ہے؟**

صحیح فقرہ یوں ہونا چاہیے۔

اُچ پنجاب کا سب سے قدیم شہر ہے۔

یا



اُچ پنجاب کا قدیم ترین شہر ہے۔

**۱۶۲۔ صبح خیزی ان کا معمول تھا؟**

''صبح خیزی'' مؤنث ہے اور فعلِ ناقص تذکیر و تانیث میں اسم کے تابع ہوتا ہے۔ اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا۔ ''صبح خیزی اُن کا معمول تھی۔''

۱۶۳۔ اغلبًا یہ مقالہ پروفیسر صاحب کا شاہکار ہے؟

عربی میں اسمِ تفضیل یعنی ایسے (اغلب جیسے) الفاظ پر تنوین نہیں آتی اس لیے صحیح جملہ یوں ہوگا: "غالبًا یہ مقالہ پروفیسر صاحب کا شاہکار ہے۔"

۱۶۴۔ حمید کی بارات پچاس آدمیوں پر مشتمل تھی؟

صحیح لفظ برات ہے۔ بارات بالکل غلط ہے۔

"برات" سنسکرت زبان میں بروات تھا۔ بر کے معنی شوہر اور وات کے معنی "آنا" ہے اردو میں برات ہو گیا اس لیے صحیح جملہ یوں ہوگا: حمید کی برات پچاس آدمیوں پر مشتمل تھی۔

۱۶۵۔ غالبؔ اور ذوقؔ کے کلام میں زمین و آسمان کا فرق ہے؟

زمین اور آسمان کے درمیان واؤ فصاحت کے خلاف ہے صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

غالبؔ اور ذوقؔ کے کلام میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

۱۶۶۔ طوفان تھا تو لوگوں نے سطحِ سمندر پر بے شمار لاشیں تیرتی ہوئی دیکھیں؟

سطح عربی ہے اور سمندر ہندی اس لیے اضافت غلط ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا:

"طوفان تھا تو لوگوں نے سمندر کی سطح پر بے شمار لاشیں تیرتی ہوئی دیکھیں۔

طوفان تھا تو لوگوں نے سطحِ بحر پر بے شمار لاشیں تیرتی ہوئی دیکھیں۔

۱۶۷۔ چودھری محمد امین سکنہ اوکاڑہ میرے نہایت مخلص دوست ہیں؟

سکنہ "ساکن" کی جمع ہے اس لیے صحیح جملہ یوں ہوگا۔

چودھری محمد امین ساکن اوکاڑہ میرے نہایت مخلص دوست ہیں۔

### ۱۶۸۔ دوسری جنگ عظیم ۳۹ء کو شروع ہوئی؟

سنہ کے بعد ''کو'' کے بجائے ''میں'' لکھنا چاہیے یعنی دوسری جنگ عظیم ۳۹ء میں شروع ہوئی...... ہاں اگر اس سے پہلے تاریخ دی جائے تو پھر ''کو'' لکھنا صحیح ہوگا۔

''دوسری جنگِ عظیم ۴ ستمبر ۳۹ء کو شروع ہوئی۔''

### ۱۶۹۔ یہاں شور و غل کرنا منع ہے؟

شور فارسی اور غل ہندی لفظ ہے اس لیے ان کے درمیان واوعطف لانا جائز نہیں۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

یہاں شور غل کرنا منع ہے۔

### ۱۷۰۔ یہ کتاب صُوَری و معنوی خوبیوں کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے؟

اس فقرے میں صُوَری کے بجائے صُوری ہونا چاہیے کیونکہ صورت سے صُوری اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے فطرت سے فطری...... صُوَر تو صورت کی جمع ہے اور یہاں اس کے استعمال کا کوئی محل نہیں۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

''یہ کتاب صُوری و معنوی خوبیوں کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہے۔''

### ۱۷۱۔ معلوم نہیں کس ظالم نے میری اتنی قیمتی قلم چرا لی؟

قلم بالاتفاق مذکر ہے اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا:

''معلوم نہیں کس ظالم نے میرا اتنا قیمتی قلم چرا لیا۔''

### ۱۷۲۔ عرصۂ دراز سے بشیر کا کوئی خط نہیں آیا؟

عرصۂ دراز کی جگہ مُدّتِ دراز فصیح ہے۔ عرصہ وقت کے معنی میں ہندی ہے اور دراز فارسی اس لیے ان میں اضافت کو غلط العوام ہی کہا جائے گا۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا:

''مدتِ دراز سے بشیر کا کوئی خط نہیں آیا۔''

**۱۷۳۔ ہمارے ملک کی عوام کو مہنگائی نے پیس کر رکھ دیا ہے؟**

عوام کے لفظی معنی ''عام لوگ'' کے ہیں۔ یہ لفظ مذکر ہے اور اس کو بصورتِ جمع بولنا صحیح ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

ہمارے ملک کے عوام کو مہنگائی نے پیس کر رکھ دیا ہے۔

کچھ عرصہ سے سیاست دان اور صحافی حضرات اپنی تقریروں اور تحریروں میں عوام کو مؤنث اور بصورتِ واحد بول اور لکھ رہے ہیں۔ یہ طرزِ عمل درست نہیں۔

**۱۷۴۔ سرحدی علاقوں میں آباد لوگوں کی حفاظت کے لیے حکومت نے دلیرانہ اِقدام اٹھایا ہے؟**

اِقدام مصدر ہے جس میں اٹھانا معنوی طور پر موجود ہے اس لیے اقدام اٹھانا کے بجائے ''اِقدام کیا ہے'' ہونا چاہیے۔ اسی طرح دوسرے عربی مصادر کے ساتھ بھی کرنا یا ہونا ہی لگانا چاہیے۔

**۱۷۵۔ علاّمہ صاحب مختلف دینی علوم کا بحرِ ذخّار تھے؟**

ذخّار کے بجائے زخّار لکھنا چاہیے جس کا مطلب ہے لبالب بھرا ہوا موجیں مارتا ہوا، طغیانی پر آیا ہوا، اُمنڈنے والا...... لغت کی کسی مستند کتاب میں ذخّار کا لفظ نہیں ملتا جو لوگ بحرِ ذخّار لکھتے ہیں وہ غلط ہے۔ بحر کے ساتھ زخّار ہی صحیح ہے۔

**۱۷۶۔ کل اس قدر بارش ہوئی کہ جل تھل ہو گیا؟**

جل کا مطلب پانی اور تھل کے معنی ریگستان یا خشک زمین کے ہیں۔

''جل تھل ہونا'' بے معنی ترکیب ہے۔ صحیح ترکیب ''جل تھل ایک ہو گیا'' ہے۔ یعنی بارش سے اتنا پانی جمع ہو گیا کہ خشکی اور تری برابر ہو گئے۔

۱۷۷۔ اگلے ماہ کراچی ضرور جاؤں گا انشاء اللہ؟

انشاء اللہ کے بجائے اِنْ شَاءَ اللّٰہ لکھنا چاہیے۔ قرآنِ حکیم میں ہر جگہ (چھ مقامات پر) اِنْ شَاءَ اللّٰہ ہی آیا ہے۔ آج کل اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کی تحریروں میں "انشاء اللہ" دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ طرزِ تحریر درست نہیں۔

۱۷۸۔ آج کے جلسے میں حاضرین کی تعداد قریباً قریباً دس ہزار تھی؟

قریباً قریباً کی جگہ قریب قریب یا تقریباً لکھنا چاہیے۔ قریباً قریباً لکھنا بالکل غلط ہے۔

۱۷۹۔ ہمارا مطمع (م ط م ع) نظریہ ہے کہ اس ملک میں قرآن و سُنّت کے خلاف کوئی قانون نہیں بننا چاہیے۔

اس جملے میں مطمعِ نظر کی جگہ مطمح (م ط م ح) ہونا چاہیے۔ مطمع (م ط م ع) کے معنی ہیں جس کی طمع کی جائے یعنی خواہش رکھی جائے۔ مطمح (م ط م ح) کے معنی ہیں مقام جگہ یا مقصد جس پر نظر ہو۔

اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا:

ہمارا مطمحِ نظر یہ ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بننا چاہیے۔

۱۸۰۔ شاگرد اپنے استادوں کو دیکھ کر ان کی نقل کرنے لگ جاتے ہیں؟

اس فقرے میں "جاتے" کا استعمال غیر ضروری ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

شاگرد اپنے استادوں کو دیکھ کر ان کی نقل کرنے لگتے ہیں۔

**۱۸۱۔ ٹیکسلا میں کئی ہزار سال پہلے کے شہروں کے کھنڈرات بکھرے پڑے ہیں؟**

"کھنڈر" ہندی لفظ ہے۔ عربی قاعدے سے اس کی جمع (کھنڈرات) بنانا غلط ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

"ٹیکسلا میں کئی ہزار سال پہلے کے شہروں کے کھنڈر بکھرے پڑے ہیں۔

**۱۸۲۔ اختر کا مکان لبِ سڑک واقع ہے؟**

سڑک ہندی ہے اور لب فارسی اس لیے لب سڑک کی ترکیب غلط ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا:

اختر کا مکان سڑک کے کنارے (یا سرِ راہ) واقع ہے۔

**۱۸۳۔ وہ عورت بڑی لڑاکی ہے؟**

لڑاکی بجائے لڑاکا ہونا چاہیے جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا:

"وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔"

**۱۸۴۔ میں کبھی ملک سے باہر نہیں گیا؟**

باہر کی جگہ باہر ہونا چاہیے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔ اس میں "با" پر زبر ہے......

صحیح جملہ یوں ہوگا:

میں کبھی ملک سے باہَر نہیں گیا۔ (باہَر اندر کی ضد ہے) باہِر عربی لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں روشن اور ظاہر اور اس کا محلِ استعمال باہَر سے مختلف ہے۔

**۱۸۵۔ وہ بکریاں چر رہیں ہیں؟**

وہ مؤنث افعال جو "ہیں" سے پہلے آئیں وہ جمع ہوتے کے باوجود واحد لکھے جاتے ہیں۔ اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

وہ بکریاں چر رہی ہیں۔

۱۸۶۔ وہ جوتے کے ساتھ مسجد کے اندر چلا گیا؟

ایسے فقروں میں ساتھ کا استعمال فصاحت کے خلاف ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا:

وہ جوتے سمیت مسجد کے اندر چلا گیا۔

۱۸۷۔ مجھے براستہ فیصل آباد کراچی جانا ہے؟

ایسے فقروں میں "ب" کا استعمال درست نہیں ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

"مجھے فیصل آباد کے راستے کراچی جانا ہے۔"

اگر "ب" کا استعمال ضرور کرنا ہو تو اس کے ساتھ فارسی لفظ راہ لگایئے اور اس طرح لکھیے: "مجھے براہِ فیصل آباد کراچی جانا ہے۔"

خالص اردو لفظ "راستہ" کے ساتھ ب کا استعمال فصاحت کے خلاف ہے۔

۱۸۸۔ ہماری زمین کو وجود میں آئے ہوئے لکھوکھا سال گزر چکے ہیں؟

"لکھوکھا سال" کے بجائے لاکھوں سال ہونا چاہیے۔ لکھوکھا لکھنا اور بولنا بالکل غلط ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا۔

"ہماری زمین کو وجود میں آئے ہوئے لاکھوں سال گزر چکے ہیں۔"

۱۸۹۔ (الف) مکّہ اور مدینہ کے درمیان ۴۲۱ کلومیٹروں کا فاصلہ ہے؟

(ب) پچاس روپوں میں آپ کتنا سودا خرید سکیں گے؟

(ج) سَو سالوں کی ایک صدی ہوتی ہے؟

(د) چار مہینوں کے انتظار کے بعد آپ کا خط ملا؟

(ر) حکومت نے اسے ۴۸ گھنٹوں میں ملک چھوڑ دینے کا حکم دیا؟

کلومیٹر، سال، سکّے، گھنٹے وغیرہ پیمائش اور وزن کے اسماء کے ساتھ اسماءِ عدد (تین چار پچاس سَو غیرہ) لائے جائیں تو اسماء کی جمع میں واوٗ نون (وں) نہیں لگے گا۔

مندرجہ بالا فقروں کی صحیح صورت یوں ہوگی۔

(الف) مکّہ اور مدینہ کے درمیان ۴۲۱ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

(ب) پچاس روپے میں آپ کتنا سودا خرید سکیں گے۔

(ج) سَو سال کی ایک صدی ہوتی ہے۔

(د) چار مہینے کے انتظار کے بعد آپ کا خط ملا۔

(ر) حکومت نے اسے ۴۸ گھنٹے میں ملک چھوڑنے کا حکم دیا۔

**۱۹۰۔ کیا آپ مجلسِ میلاد میں شریک ہو رہے ہیں؟**

خوشی کی تقریب کے لیے محفل کا لفظ موزوں ہے۔ "مجلس"، غم، ماتم یا اربابِ اقتدار (حکمرانوں، وزیروں وغیرہ) اور عالموں کے اجتماع کے لیے مستعمل ہے۔

موزوں فقرہ اس طرح ہوگا:

کیا آپ محفلِ میلاد میں شریک ہو رہے ہیں؟

**۱۹۱۔ ان دنوں اخبارات اور رسالوں میں زبان کی غلطیوں کی بھرمار ہوتی ہے؟**

اگر ایک جملے میں دو جمع اسماء آتے ہوں تو جس زبان کے یہ اسماء ہوں اسی کے مطابق ان کی جمع ہوگی یعنی عربی ہوں تو عربی، فارسی ہوں تو فارسی اور اردو ہندی ہوں تو اسی زبان کے مطابق، یہ جملہ اس طرح لکھنا صحیح ہوگا: ان دنوں اخبارات و رسائل میں زبان کی غلطیوں کی بھرمار ہوتی ہے یا ان دنوں اخباروں اور رسالوں میں زبان کی غلطیوں کی بھرمار ہوتی ہے۔

۱۹۲۔ عورتیں منہ ڈھانک کر رو رہی ہیں؟

ڈھانکنا محض "چھپانے" کے لیے ہوتا ہے۔ غم کے اظہار کے لیے ڈھانپنا موزوں ہے۔ اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا:

"عورتیں منہ ڈھانپ کر رو رہی ہیں۔"

۱۹۳۔ آپ لوگوں نے یہ کیا مذاق بنایا ہوا ہے؟

"بنایا ہوا" فصاحت کے خلاف ہے۔ صحیح جملہ یوں ہوگا آپ لوگوں نے یہ کیا مذاق بنا رکھا ہے۔

۱۹۴۔ حمید کل ملتان سے واپس لوٹ آیا تھا؟

واپس کے ساتھ لوٹنا لکھنا ماہِ رمضان کا مہینہ لکھنے کے مترادف ہے کیونکہ واپس ہی میں لوٹنا کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

صحیح فقرہ یوں ہوگا:

"حمید کل ملتان سے واپس آ گیا تھا"

یا

"حمید کل ملتان سے لوٹ آیا تھا"

۱۹۵۔ میں نے بہ نفسِ نفیس وہاں پہنچ کر حالات کا مشاہدہ کیا؟

بہ نفسِ نفیس کی ترکیب کسی دوسرے فرد کے احترام کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اپنی ذات کے لیے نہیں اس لیے صحیح فقرہ یوں ہوگا۔

"میں نے خود وہاں پہنچ کر حالات کا مشاہدہ کیا"

۱۹۶۔ یہ آپ کی کرم نوازی ہے؟

"کرم نوازی" بے معنی ترکیب ہے اس کی جگہ کرم فرمائی یا کرم گستری ہونا چاہیے یعنی یہ جملہ "یہ آپ کی کرم فرمائی / کرم گستری ہے۔"

۱۹۶۔ (الف) میں اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا؟

(ب) اس کمرے میں میرے بغیر اور کوئی نہ تھا؟

پہلے فقرے (الف) میں علاوہ کی جگہ "سوا" اور دوسرے فقرے (ب) میں بغیر کی جگہ سوا ہونا چاہیے۔

صحیح فقرے یوں ہوں گے۔

"(الف) میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔"

"(ب) اس کمرے میں میرے سوا اور کوئی نہ تھا۔"

۱۹۸۔ ناوقت کھانا نہیں کھانا چاہیے اس سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

"ناوقت" روزمرہ کے خلاف ہے۔ اس کی جگہ بے وقت ہونا چاہیے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا: "بے وقت کھانا نہیں کھانا چاہیے اس سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

۱۹۹۔ (الف) ہمارا جلسہ دس بجے سے لے کر ۲ بجے تک جاری رہے گا؟

(ب) مدینے سے لے کر تبوک تک سارا راستہ سخت دشوار گزار تھا؟

ان دونوں جملوں میں "لے کر" کا استعمال غیر ضروری ہے۔ سلاست کے نقطۂ نگاہ سے صحیح فقرے یوں ہوں گے۔

(الف) ہمارا جلسہ دس بجے سے ۲ بجے تک جاری رہے گا۔"

(ب) مدینے سے تبوک تک سارا راستہ سخت دشوار گزار تھا۔

۲۰۰۔ میرا سر درد کرتا ہے؟

درد کرنا بالکل غلط ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہوگا۔ "میرے سر میں درد ہے۔" یا "میرا سر دکھتا ہے۔"

# عربی زبان سے لیے گئے اردو الفاظ جو عربی مصادر کے اَوزان پر ہیں

## اردو کے سہ حرفی الفاظ

اردو میں عربی کے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں ان میں سے بیشتر مصدر ہیں۔ ان میں سے کافی بڑی تعداد سہ حرفی افعال کے مصادر کی ہے۔ عربی میں ایسے افعال کے چالیس سے زائد وزن ہیں لیکن اردو میں زیادہ تر ذیل کے اوزان استعمال ہوتے ہیں۔

### ۱۔ فَعْل کے وزن پر آنے والے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مفتوح ہو (اس پر زبر ہو) اور آخری دو حرف (دوسرا اور تیسرا) ساکن ہوں مثلاً ہَرْج، شَرْح، طَرْح، فَتْح، صَبْر، عَرْض، قَرْض، فَرْض، شَرْط، جَمْع، رَفْع، وَضْع، حَذْف، فَرْق، دَخْل، فَضْل، خَتْم، ہَضْم وغیرہ

### ۲۔ فِعْل کے وزن پر آنے والے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مکسور ہو (اس کے نیچے زیر ہو)، مگر دوسرا اور تیسرا حرف ساکن ہو۔ مثلاً عِلْم، حِلْم، صِدْق، ذِکْر، فِکْر وغیرہ۔

### ۳۔ فُعْل کے وزن پر آنے والے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مضموم ہو (اس پر پیش ہو) مگر دوسرا اور تیسرا حرف ساکن ہو۔ مثلاً شُکْر، عُذْر، کُفْر، حُکْم وغیرہ۔

معروف ماہرِ لسانیات جناب پروفیسر آسی ضیائی نے اپنی گرانقدر تالیف ”درست اردو“ میں لکھا ہے کہ ”فَعْل، فِعْل اور فُعْل کے وزن پر آنے والے مصادر یعنی وہ

مصادر جو تین حرف کے ہوں اور ان کے آخری دونوں حرف ساکن ہوں' ان میں عوامی بول چال کے تمام مصادر کا حرف اوسط (یعنی دوسرا حرف) متحرک ہو جاتا ہے۔ یہ حرکت ہمیشہ زبر ہوتی ہے۔

البتہ علماء کی گفتگو کے ساتھ مصادر جوں کے توں رہتے ہیں۔ لہٰذا ان عوامی گفتگو کے مصادر کا تلفظ وہی زیادہ صحیح ہے جو عوام کا ہے۔ خواص کا تلفظ بھی صحیح شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ عوامی بول چال کے مصادر حسب ذیل ہیں۔

ہَرَج' جَرَح' ذَبَح' شَرَح' طَرَح' فَتَح' مَسَح' صَبَر' غَدَر' کَمَر' عَرَض' فَرَض' قَرَض' شَرَط جَمَع' شَغَل' قَطَع' دَفَع' نَزَع' رَفَع' وَضَع' حَذَف' حَلَف' فَرَق' دَخَل' عَقَل' قَتَل' خَتَم' ہَضَم' ذِکَر' فِکَر' حِرَص' حِفَظ' عِلَم' فِقَہ' شُکَر' عُذَر' حُکَم' ظُلَم۔"

ہماری ناچیز رائے میں سہ حرفی مصادر کا دوسرا حرف بطور اصول ہرگز متحرک نہیں کرنا چاہیے خواہ یہ عوامی بول چال ہو یا خواص (اہلِ علم) کی گفتگو' ہاں جن الفاظ کا تلفظ دوسرے حرف کی زبر کے ساتھ "غلط العام" کی صورت اختیار کر گیا ہے انہیں کو بول چال کی حد تک صحیح سمجھنا چاہیے تحریر میں وہ اپنے اصل اِعراب کے ساتھ ہی لکھے جائیں گے۔ اس قسم کے چند الفاظ یہ ہیں:-

جرح' ذبح یا ذبح' شرح' طرح' فتح' مسح' مدح' جمع' دفع' رفع' وضع' نزع' حلف' دخل' فقہ' عذر' قطع

ان میں سے بعض الفاظ کے وسطی حرف کو مکسور بھی کر لیا جاتا ہے' جیسے فتِح' صبِح' طرِح' وجِہ...... دہلی اور لکھنؤ کے اہلِ زبان اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

## ۴۔ فَعَل

فَعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ یعنی وہ الفاظ جن کا پہلا اور دوسرا حرف مفتوح ہو اور تیسرا حرف ساکن ہو۔ جیسے غَضَب' رَجَز' ظَفَر' عَمَل' رَجَب' غَزَل' عَدَم' عَرَق' اَثَر' نَظَر' قَلَق' طَلَب' حَسَد' خَطَر' غَلَط وغیرہ۔

اس وزن کے الفاظ میں بعض دفعہ رجز' عرق اور غلط کا تلفظ غَلط کیا جاتا ہے (ان کے دوسرے حرف کو ساکن کر کے بولا جاتا ہے) اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۵۔ فِعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مکسور، دوسرا مفتوح اور تیسرا ساکن ہو جیسے حِصَص، حِکَم، کِبَر، صِغَر، مِلَل، حِیَل، نِعَم، فِتَن وغیرہ

اس وزن کے کچھ الفاظ کو بعض لوگ پہلے حرف پر زبر کے ساتھ بولتے ہیں...... ایسا کرنا غلط ہے۔

## ۶۔ فُعَل کے وزن پر آنے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کے پہلے حرف پر پیش اور دوسرے پر زبر ہو جیسے اُمَم، سُنَن، دُرَر، صُوَر وغیرہ۔

## ۷۔ فُعُل کے وزن پر آنے والے الفاظ

یعنی وہ الفاظ جن کے پہلے اور دوسرے حرف پر پیش ہو جیسے کُتُب، سُبُل، طُرُق وغیرہ۔

# چار حرفی الفاظ

## ۱۔ فَعْلَت (فَعْلَہ)، فِعْلَت (فِعْلَہ)، فُعْلَت (فُعْلَہ)

(پہلے حرف پر زبر یا زیر یا پیش، دوسرا حرف ساکن، تیسرے حرف پر زبر اور آخر میں ت یا ہ) کے وزن پر آنے والے مصادر یا چار حرفی الفاظ بالعموم عربی تلفّظ کے مطابق لکھے اور بولے جاتے ہیں مثلاً (ا) فَعْلَت (فَعْلَہ) کے وزن پر حَسْرَت، دَوْلَت، رَغْبَت، قَبْضَہ، نَزْلَہ، نَغْمَہ وغیرہ۔

(ب) فِعْلَت (فِعْلَہ) کے وزن پر حِکْمَت، مِحْنَت، نِعْمَت، قِسْمَت، وغیرہ

(ج) فُعْلَت (فُعْلَہ) کے وزن پر شُہْرَت، رُخْصَت، نُصْرَت، خُطْبَہ، شُعْلَہ

## ۲۔ فَعَلَت (فَعَلَہ)

(پہلے تینوں حرف مفتوح یعنی ان پر زبر اور آخری حرف ساکن) کے وزن پر عربی میں تو اپنے اِعراب کے مطابق ہی لکھے اور بولے جاتے ہیں مگر اردو میں ان کا دوسرا حرف بالعموم ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے حَرَکَت سے حَرْکَت، بَرَکَت سے بَرْکَت، رَمَضَان سے رَمْضَان، غَلَبَہ سے غَلْبَہ، عَمَلَہ سے عَمْلَہ وغیرہ وغیرہ۔

## ۳۔ فَعِلَت (فَعِلَہ)

پہلا حرف مفتوح دوسرا حرف مکسور تیسرا حرف مفتوح اور چوتھا حرف ساکن جیسے رَعِیَّت، سَرِقَہ، مَلِکَہ وغیرہ

## ۴۔ فُعُول

(پہلے اور دوسرے حرف پر پیش، تیسرا اور چوتھا حرف ساکن) کے وزن پر آنے والے تمام الفاظ کا تلفظ عربی کے مطابق ہوگا جیسے ثُبُوت، خُرُوج، طُہُور، ظُہُور، فُتُوح، حُدُود، جُلُوس، وُقُوع، وُصُول، رُکُوع، اُصُول، نُقُول، نُقُوش، رُسُوم، صُفُوف وغیرہ

بہت سے لوگوں سے ان الفاظ کو پہلے حرف کو زبر کے ساتھ (مفتوح) بولتے سنا گیا ہے جیسے ثبوت، خروج، طہور، ظہور، جلوس، وقوع، وصول، رکوع، اصول، رسوم

اس طرزِ عمل کو غلط العوام ہی کہا جاسکتا ہے (غلط العام نہیں) اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے اور ان الفاظ کو صحیح اِعراب کے ساتھ لکھنا اور بولنا چاہیے۔

## ۵۔ تَفَعُّل

پہلا اور دوسرا حرف مفتوح تیسرا مشدّد اور مضموم

مثلاً تَرَدُّد، تَشَہُّد، تَشَدُّد، تَکَبُّر، تَقَرُّر، تَعَلُّق، تَمَدُّن، تَوَلُّد، تَہَجُّد، تَشَیُّع، تَصَنُّع، تَحَمُّل، تَوَکُّل، تَوَقُّع، تَکَلُّف، تَرَحُّم، تَوَہُّم، تَیَمُّم، تَوَجُّہ، تَبَرُّک وغیرہ۔

بہت سے لوگ یہ الفاظ بولتے ہیں احتیاط نہیں کرتے اور تیسرے حرف کو زبر کے ساتھ بولتے ہیں جیسے تَرَدَّد، تَشَہَّد، تَقَرَّر، تَوَلَّد، تَوَقَّع، تَعَلَّق، تَہَجَّد، تَبَرَّک، تَحَمَّل، تَوَکَّل، تَرَحَّم، تَوَہَّم، تَیَمَّم، تَوَجَّہ

اس غلط العوم سے احتراز لازم ہے اسی طرح تَشَیُّع کو تَشَیَّع بولنا سخت غلطی ہے۔

بعض اچھے خاصے پڑھے لکھے اصحاب کو اس وزن کے الفاظ کا پہلا حرف مضموم اور تیسرا مفتوح بولتے سنا گیا ہے مثلاً تُعَلَّق، تُکَلَّف، تُوَجَّہ، تُوَلَّد، تُبَرَّک، تُوَکَّل، تُوَقَّع وغیرہ۔ یہ طرزِ عمل سخت افسوسناک ہے، ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

اس وزن پر آنے والے الفاظ کے آخر میں اگر "ی" آئے تو تیسرے حرف کے نیچے "زیر" ہوگی (یعنی وہ مکسور ہوگا) جیسے تَجَلِّی، تَرَقِّی، تَسَلِّی، تَشَفِّی، تَعَلِّی تَہَجِّی وغیرہ۔

## ۶۔ فَعَال

پہلا اور دوسرا حرف مفتوح تیسرا اور چوتھا حرف ساکن مثلاً شَبَاب، صَلَاح، وَقَار، جَلَال، زَوَال، سَلَام، اَذَان، بَیَان وغیرہ بعض لوگ وَقار کو وِقار اور زَوال کو زِوال بولتے ہیں ایسا کرنا غلط العوام کے ذیل میں آتا ہے۔ البتہ اس وزن پر آنے والے ایک لفظ نَشاط کو نِشاط کہنے کا چلن عام ہوگیا ہے۔ اس کو غلط العام سمجھنا چاہیے۔

## ۷۔ فِعَال

پہلے حرف کے نیچے زیر دوسرے حرف پر زبر' تیسرا اور چوتھا حرف ساکن مثلاً
عِلاج' مِزاح' جِہاد' جِوار' نِزاع' وِفاق' جِدال' قِیَام' نِظَام' نِکات' عِیَال' عِظَام' کِرَام وغیرہ
جِوار (بمعنی ہمسائیگی' پڑوس' قرب) کا تلفظ عام بول چال میں جُوار کیا جاتا
ہے اب اسے ہی صحیح سمجھنا چاہیے۔ مزاح' نزاع' وفاق کو بعض لوگ پہلے حرف پر زبر
کے ساتھ بولتے ہیں (یعنی مَزاح' نَزاع' وَفاق) یہ غلط العوام ہے۔ اسی طرح بعض
اصحاب نِکات کی بجائے نُکات بولتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔

## ۸۔ فُعَال

پہلے حرف پر پیش دوسرے پر زبر تیسرا اور چوتھا ساکن مثلاً زُکَام' سُعَال' سُوَال وغیرہ۔
اردو میں سُوَال کی جگہ اب عام بول چال میں سَوَال کا چلن ہوگیا ہے اسی کو صحیح
سمجھنا چاہیے۔

## ۹۔ فَاعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا حرف مفتوح اور تیسرا حرف مکسور جیسے
طَالِب' غَالِب' کَاتِب' صَاحِب' بَاعِث' حَادِث' زَاہِد' قَاصِد' حَاسِد' مَاجِد' حَاضِر' ظَاہِر'
نَاصِر' جَاہِل' دَاخِل' زَائِل' ظَالِم' عَالِم' قَاسِم' بَاطِن' سَاکِن وغیرہ۔
اس وزن کے تلفظ میں تیسرے حرف کی حرکت کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیے
بعض لوگ اس کو مکسور کی بجائے مفتوح بولتے ہیں۔ اسے غلط العوام ہی کہا جاسکتا
ہے۔ سوائے لفظ "صاحب" کے اس کے پہلے حرف کو زبر کے ساتھ بولنے کا بھی
عام چلن ہوگیا ہے۔ یعنی صَاحَب...... اس لئے صَاحِب اور صَاحَب دونوں کو صحیح سمجھنا
چاہیے۔

## ۱۰۔ مُفعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش (ضم) تیسرے حرف کے نیچے زیر جیسے مُوجِب' مُوجِد' مُخلِص'

مُنصِف، مُشفِق، مُرسِل، مُشکِل، مُجرِم، مُطیع، مُفتی وغیرہ

اس وزن کے الفاظ بولتے وقت بعض لوگ مُرسَل اور مُرسِل میں تمیز نہیں کرتے۔ مُرسِل کا مطلب ہے بھیجنے والا' ارسال کرنے والا اور مُرسَل کا مطلب ہے' بھیجا ہوا' ارسال کیا گیا' رسول' حدیث کی ایک قسم' اس کا تلفظ موقع اور محل کی نسبت سے ہونا چاہیے۔

## ۱۱۔ مُفَعِّل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش (ضمہ) دوسرے پر زبر اور تیسرے پر شدّ اور نیچے زیر جیسے مُرَتِّب، مُحَقِّق، مُبَلِّغ وغیرہ

اس قسم کے بعض الفاظ کو بعض لوگ بولتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیتے اور تیسرے مشدّد حرف کو زبر کے ساتھ بول جاتے ہیں جیسے مُجَدَّد' مُصَوَّر' ایسا کرنا ''غلط العوام'' ہے اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۱۲۔ مُفَعَّل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف (م) پر پیش دوسرے حرف پر زبر اور تیسرے حرف پر شدّ اور زبر جیسے مُہَذَّب' مُقَرَّب' مُقَدَّر' مُعَطَّر' مُقَدَّس' مُخَفَّف وغیرہ۔

## ۱۳۔ فَعَّال کے وزن پر آنے والے الفاظ۔

پہلے حرف پر زبر دوسرے پر شدّ اور زبر

جیسے سَیَّاح' کَذَّاب' نَسَّاب' جَرَّار' عَلَّام' صَرَّاف' بَقَّال' حَمَّال' حَجَّام' غَسَّال۔

اس وزن کے ایک لفظ زَخَّار کو بعض لوگ ذال (ذ) کے ساتھ لکھتے ہیں۔ ایسا کرنا غلط ہے۔ زَخَّار کا مطلب ہے موجزن' پانی سے بہت بھرا ہوا دریا یا سمندر' بعض لوگ غَسَّال کا تلفظ غُسَّال کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔

## ۱۴۔ فَعُول کے وزن والے الفاظ

پہلے حرف پر زبر دوسرے پر پیش جیسے بَتُول' رَسُول' حَسُود' شَکُور' جَہُول' غَیُور

وغیرہ۔ بعض لوگ غَیُور کو غَیُّور (ی کی شد کے ساتھ) بولتے ہیں یہ غلط ہے۔

## ۱۵۔ مُفْعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش اور تیسرے پر زبر

جیسے مُسنَد، مُرسَل، مُجمَل، وغیرہ۔ بعض لوگ مُسنَد اور مَسنَد، مُرسَل اور مُرسِل میں فرق نہیں کر پاتے۔ ان کو لکھتے اور بولتے وقت ان کے معنی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

## ۱۶۔ مَفْعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر زبر اور تیسرے حرف کے نیچے زیر

جیسے مَسجِد، مَغرِب، مَجلِس، مَولِد، مَنزِل، مَحفِل، مَورِد، مَصرِف، مَحمِل، مَوقِف

بہت سے لوگ مصرف، محمل اور موقف کو تیسرے حرف پر زبر کے ساتھ بولتے ہیں۔ ایسا کرنا غلط العوام ہے۔ اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۱۷۔ مَفْعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے اور تیسرے حرف پر زبر جیسے مَشرَب، مَکتَب، مَسنَد، مَطمَع، مَطبَع، مَرجَع، مَقطَع، مَشغَل، مَطلَب، مَشعَر، مَقتَل، مَرقَد وغیرہ

کچھ عرصہ سے بعض لوگ مَشعَل (بمعنی فانوس، شمع، بانس کے سرے پر تیل پر تر کر کے لپٹا ہوا کپڑا جسے روشنی کے لئے جلایا جائے) کو مِشعَل (م مکسور) لکھتے اور بولتے ہیں یہ غلط ہے مَشعَل (م مفتوح) ہی اس کا صحیح تلفظ ہے۔

بعض لوگ مطمح کو "ع" کے ساتھ لکھتے ہیں (مطمع) یہ بالکل غلط ہے صحیح لفظ مطمح (م ط م ح) ہے جس کے معنی ہیں مدعا، مقصود، ہدف

بعض اصحاب مَسنَد اور مُسنَد میں تمیز نہیں کرتے اور مَسنَد کی جگہ مُسنَد اور مُسنَد کی جگہ مَسنَد بول جاتے ہیں حالانکہ ایک کے معنی دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ مَسنَد کے معنی ہیں تخت، فرش یا چوکی، تکیہ گاہ، جانشینی کی گدی، کسی بزرگ یا صدرِ مجلس کی نشست گاہ اور مُسنَد کے معنی ہیں دوسرے کی سند سے بیان کیا گیا، نحو کی اصطلاح میں خبر، روایت

## ۱۸۔ مِفعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف کے نیچے زیر، تیسرے حرف پر زبر جیسے مِسطَر، مِنبَر، مِصرَع وغیرہ۔

## ۱۹۔ اَفعُل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر زبر تیسرے پر پیش۔
جیسے اَنجُم، پَنجُم، اَشہُر (شہر کی جمع اَشہُر کے معنی ہیں مہینے)
اَنفُس (نفس بمعنی جان روح کی جمع) گندُم، مَردُم وغیرہ۔
بعض لوگ اس وزن کے کچھ لفظوں کو تیسرے حرف پر زبر کے ساتھ بولتے ہیں۔ ان کا یہ تلفّظ غلط ہے۔

## ۲۰۔ فُعّال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش دوسرے پر شدّ اور زبر۔
جیسے زُہّاد، تُجّار، فُسّاق، فُجّار، کُفّار، عُمّال، حُکّام، خُدّام وغیرہ۔
بہت سے لوگوں کو مُتجّار کے بجائے تَجّار بولتے سنا گیا ہے۔ اس غلطی سے اجتناب لازم ہے۔

## ۲۱۔ فُعَلا کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش دوسرے اور تیسرے حرف پر زبر جیسے اُدَبا، اُمَرا، غُرَبا، فُصَحا، شُہَدا، شُعَرا، فُقَرا، شُرَفا، رُفَقا، فُضَلا، وُزَرا، وُکَلا، زُعَما، عُلَما، جُہَلا، رُؤَسا، حُکَما۔
اس وزن کے الفاظ بولتے وقت اکثر لوگ دوسرے حرف کی زبر کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس حرف کو ساکن قرار دیتے ہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگوں کو ایسا کرتے دیکھا گیا ہے۔ اس نوع کی غلطی کو غلط العوام ہی کہا جا سکتا ہے اس سے احتراز لازم ہے۔
رُؤَسا کو بعض لوگ رَؤسا بولتے ہیں۔ یہ فاحش غلطی ہے۔ صحیح تلفّظ رُؤَسا ہے۔ اس سے انحراف ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اردو میں ایسے الفاظ کے آخر میں ہمزہ لکھنا ضروری نہیں اس لئے ہم نے انہیں چار لفظی حرفوں ہی میں شامل کیا ہے۔

# پانچ حرفی الفاظ

## ۱۔ فَعَالَۃ (فَعَالَہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے دوسرے اور چوتھے حرف پر زبر تیسرا اور پانچواں حرف ساکن

جیسے اَمَانَت' بَلَاغَت' حَذَاقَت' حَمَاقَت' خَجَالَت' رَضَاعَت' رَقَابَت' عَلَالَت' لَطَافَت' نَفَاسَت' ہَلَاکَت وغیرہ۔ ایسے تمام مصادر کا تلفظ اردو میں ان کی اصل عربی' صورت میں ہوتا ہے سوائے ذیل کے الفاظ کے جن کے بارے میں فصحائے اُردو میں اختلاف ہے۔

جہالت' رفاقت' رذالت' حقارت' خطابت

اردو بولنے والے اصحاب کا ایک طبقہ ان الفاظ کے پہلے حرف کو زیر کے ساتھ بولتا ہے۔ یعنی جِہالت' رِفاقت' رِذالت' حِقارت' خِطابت مگر اہلِ علم کے ایک بڑے طبقے کو اس سے اختلاف ہے اور وہ ان کو اصل اِعراب کے ساتھ بولنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہاں ایک لفظ ایسا ہے جس کے پہلے حرف کے زبر کو پیش کے ساتھ تبدیل کرنے کو غلط العام کے ذیل میں لا کر صحیح قرار دیا جاتا ہے۔ یہ لفظ شَجَاعت ہے اسے بالعموم شُجَاعت بولا جاتا ہے۔

## ۲۔ فِعَالَۃ (فِعَالَہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف کے نیچے زیر دوسرے اور چوتھے پر زبر تیسرا اور پانچواں حرف ساکن

جیسے اِجَازَت' اِمَارَت' تِجَارَت' حِمَایَت' حِکَایَت' خِیَانَت' رِعَایَت' رِوَایَت' سِفَارَت' سِیَاحَت' سِیَادَت' وِلَایَت' قِرَاءَت' کِتَابَت وغیرہ۔

بعض لوگ ان میں سے کچھ الفاظ کو فَعَالَہ (پہلے حرف پر زبر) کے وزن پر بولتے ہیں (مثلاً خِیَانَت کو خَیَانَت' سِیَاحَت کو سَیَاحَت' وِلَایَت کو وَلَایَت) ایسا کرنا درست نہیں۔

بعض لوگ قِراءَت کو قِرَأت (مِفعَل کے وزن پر) بولتے ہیں یہ فاحش غلطی ہے۔

## ۳۔ فُعُولَۃ (فُعُولَہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے دونوں حرفوں پر پیش چوتھے حرف پر زبر تیسرا اور پانچواں حرف ساکن جیسے حُکُومَت، رُعُونَت، سُکُونَت، سُہُولَت، صُعُوبَت، کُدُورَت، بہت سے لوگ غیر شعوری طور پر اس وزن کے الفاظ کا پہلا حرف مفتوح (زبر کے ساتھ) بول جاتے ہیں........

اسے غلط العوام کہا جائے گا۔

البتہ اس وزن کے ایک لفظ مُرُوْءَت کو اہلِ زبان نے مُرَوَّت بنا لیا ہے۔ اب مُرَوَّت ہی کو درست سمجھا جائے گا۔

## ۴۔ فُعَلَان کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش تیسرے پر زبر جیسے بُنْیَان، رُجْحَان، خُسْرَان، غُفْرَان، فُرْقَان، قُرْبَان، کُفْرَان، گُزْرَان وغیرہ۔

رُجحان (رج ح ا ن) کو بعض لوگ رُجان (رُ ح ج ان) لکھتے اور بولتے ہیں۔ یہ فاحش غلطی ہے۔

## ۵۔ فِعْلَان کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف کے نیچے زیر تیسرے پر زبر جیسے رِضْوَان، عِرفَان، عِصْیَان، مِہمَان، نِسْیَان وغیرہ

## ٦۔ فَعَلَان کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے تین حرفوں پر زبر جیسے خَلَجَان، خَفَقَان، ہَذَیَان، ہَیَجَان اردو میں ایسے الفاظ کا دوسرا حرف ساکن ہو جاتا ہے

اس طرح ان کا تلفظ یوں ہوگا۔

خَلْجَان، خَفْقَان، ہَذْیَان، ہَیْجَان

## ۷۔ مَفْعَلَت (مَفعَلَہ) پہلا تیسرا اور چوتھا حرف مفتوح اور دوسرا حرف ساکن

اس وزن پر آنے والے تقریباً تمام الفاظ کا تلفّظ اس طرح ہوگا جیسے عربی میں ہے مثلاً مَرحَمت، مَسکَنت، مَنقَبَت، مَشغَلہ، مَشوَرہ، مَخمَصہ وغیرہ البتہ دولفظوں کو تیسرے حرف کی زبر اور زیر دونوں کے ساتھ بولنے کو اکثر علمی حلقوں میں جائز سمجھا جاتا ہے۔ یہ دو لفظ ہیں مَصلَحَت اور مَملَکَت ان کو مَصلِحَت اور مَملِکَت بھی لکھا اور بولا جاتا ہے
کبھی تیسرا حرف مشدّد ہوتا ہے جیسے مَضَرَّت، مَرَمَّت، مَحَبَّت، مَسَرَّت، مَذَلَّت وغیرہ مُضَرَّت، مَرَمَّت اور مَذَلَّت کو مُضَرَّت، مُرَمَّت اور مُذَلَّت بولنا غلط العوام ہے۔ البتہ مَحَبَّت اور مَسَرَّت کی جگہ مُحَبَّت اور مُسَرَّت بولنے کو غلط العام کہا جاسکتا ہے۔
تیسرا حرف اگر الف ہوتو دوسرا حرف ساکن کے بجائے مفتوح ہوگا مثلاً مَسافَت، مَلامَت، مَہابَت۔ مَسافَت کی م کو پیش کے ساتھ بولنا (مُسافت) غلط العوام ہے۔

## ۸۔ مَفعِلَت (مَفعِلَہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے اور چوتھے حرف پر زبر تیسرا حرف مکسور جیسے مَرثِیَہ، مَعذِرَت، مَعرِفَت، مَغفِرَت وغیرہ۔ یہ الفاظ بولتے وقت تیسرے حرف کو مفتوح بولنے سے احتراز کیا جائے۔

## ۹۔ مُتَفَعِّل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش دوسرے اور تیسرے پر زبر چوتھا مشدّد اور مکسور جیسے مُتَشَدِّد، مُتَاَسِّف، مُتَاَمِّل، مُتَبَرِّک، مُتَبَسِّم، مُتَوَکِّل، مُتَجَسِّس، مُتَحَیِّر، مُتَدَیِّن، مُتَعَلِّق، مُتَشَکِّل، مُتَوَسِّل، مُتَکَلِّم، مُتَصَرِّف، مُتَعَصِّب، مُتَنَفِّس، مُتَوَطِّن، مُتَعَلِّم، مُتَمَدِّن وغیرہ۔
دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ ان میں سے متعدد الفاظ کے چوتھے حرف کو زبر کے ساتھ (مفتوح) بولتے ہیں۔ ایسا کرنا سخت غلطی ہے۔

## ۱۰۔ مُتَفَعَّل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش، دوسرے اور تیسرے پر زبر، چوتھا مشدّد اور مفتوح جیسے۔ مُتَحَرَّر، مُتَخَیَّل، مُتَعَدَّد، مُتَعَیَّن، مُتَنَبَّہ

## ۱۱۔ مُفتَعَل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف (م) پر پیش، تیسرے اور چوتھے حرف پر زبر، جیسے مُنتَخَب، مُستَنَد، مُعتَبَر، مُحتَرَم، مُبتَلا، مُرتَضیٰ، مُقتَدا وغیرہ

اس قبیل کے بعض الفاظ کو کچھ لوگ چوتھے حرف کی زیر کے ساتھ بولتے ہیں بالخصوص مُنتَخَب کو مُنتَخِب اور مُحتَرَم کو مُحتَرِم بولتے ہیں ان کا یہ طرزِ عمل بالکل غلط ہے۔ افسوس کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اس غلطی کے مرتکب پائے گئے ہیں۔

## ۱۲۔ اِفتِعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا اور تیسرا حرف مکسور، چوتھا مفتوح دوسرا اور پانچواں ساکن جیسے اِحتِساب، اِرتِکاب، اِضطِراب، اِنتِخاب، اِزدِواج، اِفتِتاح، اِعتِقاد، اِشتِہار، اِنتِظار، اِلتِماس، اِعتِراض، اِحتِیاط، اِجتِماع، اِختِلاف، اِعتِدال، اِنتِقال، اِنتِظام، اِمتِحان، اِختِتام، اِہتِمام وغیرہ۔

بعض لوگ اس وزن کے پیشتر الفاظ کے تیسرے حرف کو مکسور کے بجائے ساکن بولتے ہیں۔ اس غلطی سے بچنا چاہئے۔

## ۱۳۔ اِتِّعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

یہ وزن بھی اصل میں اِفتِعال ہی ہے لیکن دوسرے اور تیسرے حرف کے ادغام سے اس کی صورت بدل گئی ہے۔

پہلا اور دوسرا حرف مکسور............ دوسرا حرف مکسور ہونے کے ساتھ مشدّد بھی ہے۔ موجودہ صورت میں تیسرا حرف مفتوح چوتھا اور پانچواں ساکن جیسے اِتِّحاد، اِتِّباع، اِتِّفاق، اِتِّصال، اِتِّہام، اِطِّلاع۔

اس وزن کے الفاظ بولتے وقت یہ احتیاط کرنا ضروری ہے کہ دوسرے مشدّد حرف کو مکسور کے بجائے ساکن نہ بولا جائے۔

## ۱۴۔ اَفعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے اور تیسرے حرف پر زبر، دوسرا چوتھا اور پانچواں ساکن جیسے اَشکَال، اَعمَال،

اَفعَال، اَمثَال، اَطفال، اَحبَاب، اَربَاب، اَسبَاب، اَصحَاب، اَلقَاب، اَموَات، اَزوَاج، اَفوَاج، اَعدَاد، اَبرَار، اَطوَار، اَنوَار، اَشخَاص، اَضلَاع، اَلطَاف، اَقسَام وغیرہ۔ بہت سے لوگ اَضلَاع کا تلفّظ اِضلَاع کرتے ہیں یہ غلط ہے۔

## ۱۵۔ فَعَالی کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے اور دوسرے حرف پر زبر تیسرا ساکن چوتھا مکسور پانچواں ساکن جیسے اَرَاضی، اَہَالی، اَسَامی، اَسَاسی، بَحَالی، بَرَاتی وغیرہ بعض لوگ ''اسامی'' کو آسامی لکھتے اور بولتے ہیں یہ غلط ہے۔

## ۱۶۔ مِفعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا حرف مکسور دوسرا ساکن تیسرا مفتوح چوتھا اور پانچواں ساکن جیسے مِحرَاب، مِعرَاج، مِقرَاض، مِیزَان وغیرہ۔

## ۱۷۔ اَفَاعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے دونوں حرف مفتوح تیسرا ساکن چوتھا مکسور اور پانچواں ساکن جیسے اَقَارِب، مَذَاہِب، مَطَالِب، مَنَاقِب، قَوَاعِد، مَعَابِد، مَفَاسِد، جَوَاہِر، مَدَارِس، نَتَائج، مَمَالِک، نَوَافِل، مَرَاسِم، مَحَاسِن وغیرہ۔

اس وزن کے بعض الفاظ کے چوتھے حرف کو کچھ لوگ غلطی سے مفتوح لکھتے اور بولتے ہیں۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

# چھ حرفی الفاظ

## (مُفاعَلَة کے وزن پر آنے والے مصادر)

## جو عربی سے اردو میں آئے

۱۔ اصلاً ان الفاظ کا پہلا حرف مضموم (پیش کے ساتھ) اور چوتھا مفتوح (زبر کے ساتھ) ہے۔ یہ الفاظ عربی زبان میں گول ۃ سے لکھے جاتے ہیں اور اردو اور فارسی میں ان میں سے بعض کی ۃ وقفی حالت میں ہاء ہوّز (ہ) میں تبدیل ہو جاتی ہے اور بعض کی تاء دراز (ت) میں۔

### (ا) اوّل الذکر قسم کے الفاظ

مُباحَثہ، مُبالَغہ، مُجادَلہ، مُجاہَدہ، مُحارَبہ، مُحاسَبہ، مُحاصَرہ، مُراسَلہ، مُرافعہ، مُراقَبہ، مُشاعَرہ، مُشاہَدہ، مُشاہَرہ، مُطالَبہ، مُطالَعہ، مُطایَبہ، مُعالَجہ، مُعامَلہ، مُعانَقہ، مُعاوَضہ، مُغالَطہ، مُقابَلہ، مُقاطَعہ، مُکالَمہ، مُلاحَظہ، مُناظَرہ، مُناقَشہ وغیرہ۔

### (ب) ثانی الذکر قسم کے الفاظ

مُجالَست، مُخاطَبت، مُخاصَمت، مُخالَفت، مُداخلت، مُدافَعت، مُحافَظت، مُتابَعت، مُراجَعت، مُراسَلت، مُزاحَمت، مُسامَحت، مُشارَکت، مُشاوَرت، مُشایَعت، مُصالَحت، مُصاحَبت، مُطابَقت، مُعاشَرت، مُفارَقت، مُنافَرت، مُنافَقت، مُمانَعت، مُنازَعت، مُناسَبت، مُواصَلت، مُوانَست، مُوافَقت، مُہاجَرت وغیرہ۔

اردو بولنے اور لکھنے والے اصحاب کے ایک طبقے کی رائے میں مذکورہ بالا دونوں قسم کے الفاظ کے حرف چہارم کو مکسور (زیر کے ساتھ) بولنا چاہیے یعنی مُباحَثہ کو مُباحِثہ اور مُجالَست کو مُجالِست، مُصالَحت کو مُصالِحت۔ مشہور ماہر لسانیات جناب رشید حسن خان لکھتے ہیں:-

(اگلا صفحہ دیکھیں)

”ان میں اکثر و بیشتر الفاظ بہ کسر حرف چہارم زبان زد ہیں اگر ان کو
بہ فتحِ چہارم بولا جائے تو ثقالت اور اجنبیت کا شدید احساس ہوگا۔“

(ماہنامہ فاران کراچی ستمبر ۶۹ء ص ۳۹)

ایک اور فاضل بزرگ جناب پروفیسر آسی ضیائی کا ارشاد ہے کہ ”مُفَاعَلَہ کے تمام مصادر کے چوتھے حرف پر اردو میں زیر آتا ہے جیسے مُباحِثہ' مُشاعِرہ' مُحاسِبہ' مُعاینَہ' مُکالِمہ' مُدافِعت' مُراسِلت وغیرہ۔

(درست اردو صفحہ ۱۲۶)

اس سلسلے میں ہم نے متعدد ماہرینِ لسانیات اور فُصحائے اردو سے گفتگو کی ہے۔ ان میں سے بیشتر کی رائے یہ ہے کہ ان الفاظ کو اصل اِعراب کے ساتھ ہی بولنا اور لکھنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے ثقالت اور اجنبیت کا شدید احساس ہرگز نہیں ہوتا (اس قسم کے احساس کو خواہ مخواہ اپنے اوپر طاری کرلیا جائے تو وہ الگ بات ہے) ان اصحاب کے خیال میں ان الفاظ کے چوتھے حرف کو مکسور بولنے سے ”جہالت“ کا اظہار ہوتا ہے۔

تقریباً تمام کُتبِ لغت میں بھی ان کا املا ان کی اصل صورت (یعنی حرفِ چہارم پر زبر کے ساتھ) کیا گیا ہے۔

ہماری ناچیز رائے میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ تحریر میں تو ان الفاظ کی اصل صورت (صحیح اِعراب کے ساتھ) برقرار رہنی چاہیے۔ البتہ جو اصحاب حرفِ چہارم کو مکسور بولیں' ان کو ہدفِ طعن بنانا مناسب نہیں۔ اگر عام (باہمی) بول چال میں بعض لوگ ان الفاظ کے حرفِ چہارم کو مکسور بولیں تو اس کو خوشدلی سے برداشت کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی علمی مقالہ پڑھتے وقت ایسا کیا جائے تو بہت سے اہلِ علم کے نزدیک یہ طرزِ عمل درست نہ ہوگا۔

## ۲۔ مُفَاعَاۃ کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش دوسرے اور چوتھے پر زبر جیسے مُلاقات' مُناجات' مُباہات' مُواخات' مُراعات' مُکافات' مُساوات' مُفاجات' مُوالات

ان میں سے بعض الفاظ کا پہلا حرف اردو میں زبر کے ساتھ بولا جاتا ہے جیسے
مَساوات، مَفاجات، مَوالات

بعض دفعہ ایسے الفاظ کی آخری ''ت'' کو گرا دیا جاتا ہے۔
جیسے مداوات (دوا اور علاج کرنا) کی جگہ مداوا، محابات (ڈر، خوف) کی جگہ محابا
لکھتے اور بولتے ہیں۔

## ۳۔ مُتَفَاعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش دوسرے اور تیسرے پر زبر اور پانچویں کے نیچے زیر جیسے
مُتَواتِر، مُتَبادِل، مُتَجاوِز، مُتَخاصِم، مُتَداوِل، مُتَعارِف، مُتَواضِع، مُتَناہِی، مُتَوازِی، مُتَقاضِی، مُتَلاشِی،
مُتَناسِب، وغیرہ۔

اس وزن کے کچھ الفاظ کو بعض لوگ پہلے حرف پر زبر یا پانچویں حرف پر زبر یا
پہلے اور پانچویں دونوں پر زبر کے ساتھ بولتے ہیں۔ مثلاً مُتَواتِر کو مَتَواتِر یا مُتَواتَر،
مُتَبادِل کو مَتَبادِل، مُتَوازِی کو مَتوازِی، مُتَلاشی کو مَتَلاشِی ......... اسے بے احتیاطی یا غلط
العوم ہی کہا جائے گا۔

## ۴۔ مُسْتَفْعِل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے حرف پر پیش تیسرے پر زبر اور پانچویں کے نیچے زیر جیسے مُسْتَقْبِل، مُسْتَغْرِق،
مُسْتَغْفِر، مُسْتَفْسِر، مُسْتَشْرِق، مُسْتَغْنِی، مُسْتَعْفِی وغیرہ۔

## ۵۔ اِفْتِعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا اور تیسرا مکسور چوتھا مفتوح جیسے اِرتِکاب، اِنتِخاب، اِضطِراب، اِختِلاج،
اِزدِواج، اِعتِقاد، اِعتِماد، اِضطِرار، اِنتِشار، اِعتِراض، اِعتِکاف، اِعتِدال، اِنتِقال، اِحتِرام، اِختِتام
اِہتِمام وغیرہ۔

''اِزدِواج'' کو بعض پڑھے لکھے اصحاب کی زبان سے اَزدواج سنا گیا ہے۔ یہ
غلط تلفظ ہے۔

اس وزن کے کچھ الفاظ کا تیسرا حرف بعض لوگ ساکن یا مفتوح بولتے اور

لکھتے ہیں۔ اس سے احتراز لازم ہے۔

## ۶۔ اِنفِعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

اِفتِعَال کے وزن کے طرح ان کا بھی پہلا اور تیسرا حرف مکسور اور چوتھا مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے اِنقِلاب، اِندِراج، اِنشِراح، اِنبساط، اِنقِطاع، اِنہماک، اِندِمال، اِنہِدام وغیرہ۔
اس وزن کے بھی کچھ الفاظ کا تیسرا حرف بعض لوگ ساکن یا مفتوح بولتے اور لکھتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل غلط ہے۔

## ۷۔ اَفَاعِیل کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے دونوں حرف مفتوح، چوتھا مکسور جیسے تَرَاکِیب، مَکَاتِیب، اَحَادِیث، تَرَاوِیح، تَفَاسِیر، تَقَارِیر، تَصَانِیف، تَکَالِیف، جَرَاثِیم، قَوَانِین، مَضَامِین، مَسَاکِین وغیرہ اس وزن کے الفاظ کا تلفظ بالعموم درست ہی کیا جاتا ہے۔

## ۸۔ اَفعِلَاء کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا حرف مفتوح، دوسرا ساکن تیسرا مکسور چوتھا مفتوح پانچواں الف آخر میں ہمزہ جو اردو اور فارسی میں لکھا نہیں جاتا۔ جیسے اَنبِیَا، اَتقِیَا، اَغنِیَا، اَقرِبَا، اَولِیَا وغیرہ
بعض اہلِ قلم ایسے الفاظ کے آخر میں ہمزہ لکھ دیتے ہیں اسے غلط تو نہیں کہا جاسکتا البتہ غیرضروری کہہ سکتے ہیں۔

## ۱۰۔ فُعُولِیّت (فُعُولِیہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلے اور دوسرے حرف پر پیش چوتھے کے نیچے زیر پانچویں پر زبر اور شدّ جیسے خُصُوصِیَّت، طُفُولِیَّت، عُبُودِیَّت، عُمُومِیَّت وغیرہ
بعض لوگ اس وزن کے الفاظ کے پہلے حرف کو مفتوح (زبر کے ساتھ) بولتے ہیں...... یہ تلفظ غلط ہے۔

# سات حرفی الفاظ

## ۱۔ اِسْتِفْعَال کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا اور تیسرا حرف مکسور پانچواں مفتوح، دوسرا، چوتھا اور آخری ساکن جیسے اِسْتِصْوَاب (رائے لینا، مشورہ) اِسْتِعْجَاب (تعجب، تعجب کرنا)، اِسْتِعْدَاد (لیاقت، قابلیت) اِسْتِمْدَاد (مدد طلب کرنا) اِسْتِغْفَار (بخشش چاہنا، توبہ) اِسْتِفْسَار (دریافت کرنا، پوچھنا) اِسْتِیْصَال (ختم کرنا، جڑ سے اکھاڑنا) اِسْتِدْعَاء (خواہش، درخواست) اِسْتِغْنَاء (بے نیازی) اِسْتِہْزَاء (ہنسی ٹھٹھا) اِسْتِیلاء (غلبہ) وغیرہ

(جن الفاظ کے آخر میں ہمزہ ہے، عربی میں تو یہ قائم رہتا ہے لیکن اردو میں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں)

بعض لوگ اس وزن کے کچھ الفاظ کا پہلا اور تیسرا حرف مفتوح (زبر کے ساتھ) بولتے ہیں مثلاً اِسْتِصْوَاب کو اَسْتَصْوَاب اور اِسْتِغْفَار کو اَسْتَغْفَار ...... ایسا کرنا سخت غلطی ہے۔

## ۲۔ اِسْتِفَالَۃ (اِسْتِفَالَہ) کے وزن پر آنے والے الفاظ

پہلا اور تیسرا حرف مکسور، چوتھا اور چھٹا حرف مفتوح دوسرا اور آخری ساکن جیسے اِسْتِرَاحَت (آرام، راحت) اِسْتِطَاعَت (بساط، طاقت، قدرت) اِسْتِقَامَت (استقلال، سیدھا ہونا، کسی امر پر مضبوطی سے قائم رہنا) اِسْتِغَاثَہ (داد، فریاد، دعویٰ) اِسْتِفَادَہ (فائدہ حاصل کرنا) اِسْتِفَاضَہ (فیض حاصل کرنا) وغیرہ۔

اس وزن کے الفاظ بولتے وقت بعض لوگ تیسرے حرف کو مفتوح یا ساکن بول جاتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

## سیرتِ نبوی ﷺ کے حوالے سے

# بعض تاریخی شخصیّتوں کے ناموں کا صحیح تلفّظ

رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبّہ کے موضوع پر گفتگو کرتے وقت بعض اصحاب احتیاط سے کام نہیں لیتے اور آنحضور ﷺ کے اجداد، صحابۂ کرامؓ (بشمول صحابیاتؓ) اور اس دَور کے عرب قبائل میں سے بعض کے ناموں کا غلط تلفّظ کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے ایسے غلط تلفّظ سننے کا بارہا اتّفاق ہوا ہے۔ یہاں اس قسم کے غلط تلفّظ کی مثالیں پیش کر کے ان کے سامنے صحیح بھی دے دیا گیا ہے۔

## (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَجْدَاد)

| غلط تلفّظ | صحیح تلفّظ |
|---|---|
| مُعْد | مَعَدّ |
| نَزَار | نِزَار |
| مَضر | مُضَر |
| مَدَرکہ | مُدرِکہ |
| کَنانہ | کِنَانَہ |
| نَضر | نَضْر |
| فِہر | فِہْر |
| لوئی یا لوئے | لُؤَیّ (ل ُ ا ی ّ) |
| مُرّہ | مُرَّۃ |
| کَلاب | کِلاب |
| قُصے | قُصَیّ (ق ُ صَ یّ) |
| عبدالمُطّلب | عَبْدالمُطَّلِب |

# (آنحضور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے بعض صحابۂ کرام کے اسماء

| غلط تلفظ | صحیح تلفظ |
| --- | --- |
| حضرت اَبیؓ بن کعب | حضرت اُبَیؓ بن کعبؓ |
| حضرت اَنسؓ | حضرت اَنَسؓ |
| حضرت بَلالؓ | حضرت بِلالؓ |
| حضرت بُشرؓ بن براء | حضرت بِشرؓ بن براء |
| حضرت ثمامہؓ بن آثال | حضرت ثمامہؓ بن اُثال |
| حضرت حبیبؓ بن مسلمہ | حضرت حبیبؓ بن مَسلمہ |
| حضرت حُکیمؓ بن حزام | حضرت حَکیمؓ بن حِزام |
| حضرت حنظلہؓ بن رَبیع | حضرت حنظلہؓ بن رُبَیع |
| حضرت حُوَیصہ انصاریؓ | حضرت حُوَیِّصہؓ انصاری |
| حضرت مُحَیصَہ انصاریؓ | حضرت مُحَیِّصَہ انصاریؓ |
| حضرت خالدؓ بن عرفَط | حضرت خالدؓ بن عُرفُطہ |
| حضرت زَبَرقانؓ بن بدر | حضرت زِبرقانؓ بن بَدر |
| حضرت سَراقہؓ بن جَعشم | حضرت سُراقہؓ بن جُعشم |
| حضرت سَلمہؓ بن اکوع | حضرت سَلَمہؓ بن اَکوَع (اَک وَ ع) |
| سَمرہؓ بن جُندَب | سَمُرہؓ بن جُندُب (سَم رَہ) |
| حضرت شرجیلؓ بن حسنہ | حضرت شُرَحبیلؓ بن حَسَنہ (شُرَح بِیل) |
| ظَہیرؓ بن رافِع | حضرت ظُہَیرؓ بن رافِع |
| حضرت عثمانؓ بن حَنیف | حضرت عثمانؓ بن حُنَیف |
| حضرت عَظیمؓ بن حارث محاربی | حضرت عُظَیمؓ بن حارِث محاربی |
| حضرت عَکاشہؓ بن محصن | حضرت عُکّاشہؓ بن مِحصَن |
| حضرت عُکرمہؓ بن ابی جہل | حضرت عِکرِمہؓ بن ابی جہل |
| حضرت عُمروؓ بن عاص | حضرت عَمروؓ بن عاص (واؤ نہیں پڑھی جاتی) |

حضرت عمرو الاَصرمؓ ---------------- حضرت عمرو الاُصَیرمؓ (عُم رُ وُل اُصَیرِم)

حضرت ضَرارؓ بن اَزور ---------------- حضرت ضِرارؓ بن اَزْوَر

حضرت مَجذرؓ بن زیاد ---------------- حضرت مُجَذَّرؓ بن زیاد

حضرت مَجمعؓ بن جاریہ ---------------- حضرت مُجَمِّعؓ بن جاریہ (مُ جَمِّع)

حضرت مَسطحؓ بن اَثاثہ ---------------- حضرت مِسْطَحؓ بن اُثاثہ (مِسْ طَح)

حضرت مُسلمہؓ بن مخلد انصاری ---------------- حضرت مَسلَمہؓ بن مُخَلَّد انصاری

حضرت مَصعبؓ بن عَمیر ---------------- حضرت مُصْعَبؓ بن عُمَیر

حضرت مَطیعؓ بن اَسود ---------------- حضرت مُطیعؓ بن اَسْوَدؓ

حضرت مَقدادؓ بن اَسوَد ---------------- حضرت مِقدادؓ بن اَسْوَدؓ

حضرت مَقدامؓ بن مَعدی کَرَب ---------------- حضرت مِقدامؓ بن مَعدی کَرِب

حضرت قَبیصہؓ بن مَخارِق ---------------- حضرت قَبِیصہؓ بن مُخارِق

حضرت نَفیرؓ بن حارِث عبدری ---------------- حضرت نُضَیرؓ بن حارِث عبدری

## (کُنیّت)

حضرت ابو بُصَیرؓ ---------------- حضرت ابو بَصِیرؓ

حضرت ابو جُیفہؓ ---------------- حضرت ابو جُحَیفہؓ

حضرت ابوذر غَفّاریؓ ---------------- حضرت ابوذر غِفاریؓ

حضرت ابو سُلمہؓ بن عبدالاَسَد ---------------- حضرت ابو سَلَمہؓ بن عَبْدُالاَسَد

## (اسماءِ صحابیاتؓ)

حضرت بُرَیرہؓ ---------------- حضرت بَرِیرہؓ

حضرت ثوبیہؓ ---------------- حضرت ثُوَیبہؓ (ث وَ ے ب ہ)

حضرت خَدَیجہؓ ---------------- حضرت خَدِیجہؓ (خَ دی جَ ہ)

حضرت رَبیعؓ یا رُبیع ---------------- حضرت رُبَیِّعؓ (رُ بَ یِّ عِ)

حضرت رَفیدہؓ ---------------- حضرت رُفَیدہؓ

حضرت زینبؓ بنتِ جَحش ---------------- حضرت زینبؓ بنتِ جَحْش (ج ح ش)

حضرت سَبیعہؓ ---------------------- حضرت سُبَیعہؓ
حضرت سعدیٰؓ بنتِ کریز ---------------------- حضرت سُعدیٰؓ بنتِ کریز
حضرت سَمیّہؓ ---------------------- سُمیّہؓ
حضرت شِیماؓ ---------------------- شَیماؓ
حضرت صَفیہؓ ---------------------- حضرت صَفِیّہؓ

## (کنیت)

حضرت اُمِّ سُلمہؓ ---------------------- حضرت اُمِّ سَلَمہؓ
حضرت اُمِّ سُلیمؓ ---------------------- حضرت اُمِّ سُلَیمؓ

## (عرب قبائل)

| غلط تلفّظ | صحیح تلفّظ | غلط تلفّظ | صحیح تلفّظ |
|---|---|---|---|
| بنو اَزد | بنو اَزْد | بَنُو حِمیَر | بنو حِمْیَر (حِم یَر) |
| بنو ثُقیف | بَنُو ثَقِیف | بَنُو خُزَاعہ | بَنُو خُزَاعہ |
| بَنُو زِبیان | بَنُو ذُبیَان | بَنُو سَلیم | بَنُو سُلَیم |
| بَنُو عَقِیل بن کعب | بَنُو عُقَیل بن کعب | بَنُو فَرَازہ | بَنُو فَزَارہ |
| بَنُو قَضاعہ | بنو قُضاعہ | بَنُو کَندہ | بنو کِندہ |
| بَنُو ہَوازن | بَنُو ہَوَازِن | بَنُو مزینہ | بَنُو مُزَینہ |
| بَنُو مُصطلَق | بَنُو مُصطَلِق | بَنُو نُضَیر | بَنُو نَضِیر |
| بنو قَینُن قَاع | بنو قَینُقَاع | بنو غَفَّار | بنو غِفار |

## حجاز مقدّس کے بعض مقامات (کے ناموں کا) صحیح تلفظ

تیماءٗ جُحفہ (اَلجُحفہ) جُرُف (اَلجُرُف)، حِجر (اَلحِجر)، ذُوالحُلَیفہ، شِعبِ ابی طالب، فَدَک، مُزدَلفہ، وَادِی القُریٰ، یَلَملَم

قرنِ اوّل کے ایک مشہور عرب شاعر کا نام فَرَزدَق (الفَرَزدَق) ہے لیکن ایک دفعہ ٹیلی ویژن پر ایک ڈاکٹر صاحب (پی ایچ ڈی) کے منہ سے فَرزُوق (فَ رُ زُ و ق) سن کر سخت تعجب ہوا اور افسوس بھی۔

# کتابیات

اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں جو کتابیں مؤلِّف کے پیشِ نظر رہی ہیں یا جن سے اس نے بطورِ خاص استفادہ کیا ہے' ان کے نام یہ ہیں:

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ | غیاث اللّغات | مولانا محمد غیاث الدین |
| ۲۔ | علمی لغات | جناب وارث سرہندی مرحوم |
| ۳۔ | فرہنگِ تلفّظ | جناب شان الحق حقی |
| ۴۔ | منشورات | پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی آنجہانی |
| ۵۔ | اردو املا | جناب رشید حسن خان |
| ۶۔ | ادبی معرکے | جناب ماہرالقادری مرحوم |
| ۷۔ | قلمی معرکے | جناب ماہرالقادری مرحوم |
| ۸۔ | اصلاحِ تلفّظ | مولانا محمد بشیر صدیقی مرحوم |
| ۹۔ | درست اردو | جناب پروفیسر امان اللہ خان آسی ضیائی |
| ۱۰۔ | جزیرۃ العرب | مولانا محمد رابع ندوی |

ان کتابوں کے علاوہ ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور' ماہنامہ نورالتّعلیم گکھڑ' ماہنامہ مخزن لاہور' ماہنامہ الحمرا لاہور اور ماہنامہ فاران کراچی کے مختلف شماروں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔
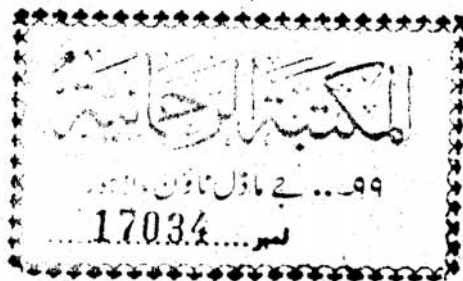
# طالب ہاشمی

## کی چند دیگر تصانیف

- رحمت دارین ﷺ
- حسنت جمیع خصالہ
- معجزات سرورِ کونین
- ارشادات دانائے کونین
- اخلاق پیمبری
- تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین
- حبیب کبریا کے تین سو اصحاب
- خیر البشر کے ایک سو پچاس چراغ
- حکایات سعدی
- حکایات رومی
- حکایات صوفیہ
- ملک شاہ سلجوقی
- یعقوب المنصور باللہ
- جنت کے پھول